78

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

تاریخ اسلام

جلد دوم ۲

اس میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل حالات درج ہیں

مصنفہ

عبدالرحمٰن دہلوی

قیمت ـــــــــ چار روپے

فہرست مضامین تاریخ اسلام جلد دوم

اُس نے قلعہ کے اوپر سے اجازت مانگی دیکیا میں نیچے اتر سکتا ہوں، حضورؐ نے اجازت دی بالآخر حضورؐ نے ان شرائط پر صلح کی (۱) قلعوں کے اندر اس وقت جتنے یہودی ہیں سب کی جان بخشی کی جاتی ہے (۲) ان کے اہل وعیال عورتیں اور بچے مسلمانوں کی قید سے رہا کئے جاتے ہیں (۳) یہ خیبر سے اہل وعیال اور اپنے بال بچے لیجا سکتے ہیں (۴) ہر قسم کے ہتھیار، اسلحہ، ہر قسم کی نقدی کل چیزوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہے کوئی چیز یہودی اپنے ہمراہ نہیں لیجا سکتے صرف اپنے بدن کے کپڑے ساتھ رکھ سکتے ہیں (۵) اگر وہ کوئی چیز چھپائینگے تو معاہدہ کالعدم ہو جائے گا۔

دوسری روایت میں ہے "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا خوب قتل عام کیا تو وہ اپنے محل میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے حضورؐ نے انکی زراعت اور کھجوروں کے باغات پر قبضہ کر لیا۔ حیی بن اخطب جب بنو نضیر کے ساتھ خیبر میں جلاوطن ہوا تھا تو اپنے ہمراہ ایک کھال لایا تھا جس میں اسکی نقدی اور زیورات تھے خیبر میں یہود نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسکو چھپا دیا تھا حضورؐ نے حیی ابن اخطب کے چچا سے دریافت کیا "وہ کھال کہاں ہے جو حیی بن اخطب بنو نضیر سے لایا تھا" اُس نے جواب دیا، متدارت ضروری اور فوجی طیاریوں میں خرچ ہو گئی۔ فرمایا، اس میں مال بہت تھا اور مدت بھی کچھ زیادہ نہیں گذری، حضورؐ نے اُسکو حضرت زبیرؓ کے حوالہ کیا حضرت زبیرؓ نے اُسکو سخت سزا دی حتیٰ کہ اُس نے اعتراف کیا کہ فلاں مقام پر کھنڈرات میں ایک اژدہا خزانہ کی حفاظت کر رہا ہے، مسلمان گئے اور اُس کو ڈھونڈ کر نکالا حضورؐ نے ابی الحقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا انہیں سے ایک حضرت صفیہ بن اخطب کا خاوند تھا جو بعد میں حضورؐ کے حرم میں داخل ہوئیں اور حضورؐ نے اُن سے نکاح کیا کیونکہ یہ حضرت ہارون ؑ کے خاندان سے تھیں اس معاہدہ کی خلاف ورزی میں حضورؐ نے یہودیوں کے تمام بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا اور انکو اسلامی سپاہیوں میں تقسیم کر دیا حضورؐ نے خیبر سے یہودیوں کو جلاوطن کرنا چاہا تو انہوں نے عرض کیا "ہم آپکی مملوکہ زراعت میں ہل چلائیں گے اور فصل کٹنے پر نصف حصہ کے حقدار ہونگے" مسلمانوں کے لئے غلام نہیں تھے جو وہ کھیتوں کو سنبھالتے اور نہ انکو فتوحات جیسی اہم چیز کے مقابلہ میں خود ہل چلانے فرصت تھی لہٰذا انہوں نے زراعتی اراضیات اور باغات کو انکے حوالہ کر دیا ملکیت مسلمانوں کی تھی فصل کٹنے اور پھل پکنے پر نصف حصہ انکو دے دیا جاتا تھا حضرت عبداللہؓ بن رواحہ اس محکمہ کے افسر مقرر ہوئے۔ حضورؐ نے یہودیوں میں سے ابن الحقیق کے بیٹوں اور کنانہ کے سوا کسی اور کو

قتل نہیں کیا وہ اسواسطے کہ انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مال مطلوبہ کو چھپا دیا تھا حضورؐ نے کنانہ کو حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے حوالہ کیا کہ وہ اُسکی گردن اڑادیں یہی کنانہ ہے جسنے انکی بھائی حضرت محمودؓ بن مسلمہ کو شہید کیا تھا حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب مسلمان ہوگئیں اور حضورؐ نے اُن سے نکاح کرلیا انہوں نے عرض کیا حضورؐ! آپکی تشریف آوری سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ چاند آسمان سے ہٹ کر میری گود میں آگیا ہے جب میں نے یہ خواب اپنے خاوند کنانہ کو سنایا تو اُس نے میرے مُنہ پر طمانچہ رسید کیا اور کہا تو مدینہ کے بادشاہ سے محبت کرتی ہے اور تو اُسکو اپنا خاوند بنانا چاہتی ہے، جب حضورؐ نے اپنے خیمہ میں ان سے شب زفاف (شبِ عروسی) کی تو حضرت ابوایوبؓ انصاری جنکی قبر قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے ہے تلوار سونت کر رات بھر پہرہ دیتے رہے جب حضورؐ باہر نکلے تو دریافت فرمایا، "ابوایوب! کیا بات ہے" عرض کیا، مجھکو خیال آیا کہ آپنے اُسکے باپ بھائی خاوند اور اسکی قوم کے اکثر افراد کو قتل کیا ہے مبادا اسکے دل میں غیرتِ قومی جوش مارے اور یہ آپکو دھوکہ سے قتل کر دے، حضورؐ نے تبسم فرماکر کہا، "اللہ تعالیٰ تمکو جزائے خیر دے" حضورؐ نے تین ہزار چھ سو ۳۶ غنیمت کے حصے لشکرِ اسلام میں تقسیم کیئے۔

(زاد المعاد صفحہ از ۲۹۴ تا ۲۹۵ جلد اول)

حضرت جعفرؓ کی آمد

حضرت جعفرؓ (حضورؐ کے چچا زاد بھائی) اور اشعری مسلمان یمن سے حبش میں آئے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں، "میں اور میرے بڑے بھائی اور تمام خاندان جنکی تعداد پچاس سے زیادہ تھی راہ خدا میں ہجرت کیلئے روانہ ہوئے ہم ایک جہاز پر سوار ہوئے جو ہمکو سیدھا ملک حبش لیگیا اور نجاشی کے دربار میں پہنچے یہاں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب پہلے سے موجود تھے انہوں نے فرمایا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہاں بھیجا ہے اور یہاں اقامت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے تم بھی ہمارے ساتھ رہو" حسب ارشاد ہمنے اُنکے ساتھ اقامت کی اور جب وہ حبش سے واپس عرب جانے لگے تو ہم بھی انکے ہمراہ خیبر میں پہنچے اس وقت حضورؐ خیبر من اولہ الیٰ آخرہ فتح کر چکے تھے اور تقسیم غنائم میں مصروف تھے ہمکو بھی غنیمت کا حصہ دیا حضورؐ نے ہم مہاجرین حبش کے علاوہ کسی ایسے مسلمان کو خیبر کی تقسیم میں شامل نہیں کیا جو اس لڑائی سے غیر حاضر ہو حضورؐ نے مہاجرین حبش کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، "مسلمانوں نے صرف ایک ہجرت کی ہے لیکن انہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں حضورؐ کے اس ارشاد سے ہمکو بہت

خوشی حاصل ہوئی۔ جب حضرت جعفرؓ قریب آئے تو آپؐ نے رفتار ایسی کر دی جس سے تعظیم وادب نمایاں ہو حضورؐ نے انکی پیشانی کا بوسہ لیا اور زبان سے ارشاد فرمایا "معلوم نہیں کہ مجھکو حضرت جعفرؓ کی آمد کی زیادہ خوشی ہے یا فتح خیبر کی"

بنو فزارہ کی ہزیمت

بنو فزارہ (عرب کا مشہور قبیلہ) یہودیوں کی امداد کیلئے خیبر آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مراسلہ بھیجا کہ اگر تم اپنی فوجیں یہاں سے ہٹالو اور یہودیوں کی امداد سے ہاتھ کھینچ لو تو میں غنائم خیبر سے تمکو اتنا اور اتنا مال دونگا۔ انہوں نے حضورؐ کا مشورہ قبول کرنے سے انکار کیا جب خدا نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی تو یہ فزاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ آپ حسب وعدہ خیبر کی غنیمت میں ہمکو بھی شامل کیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا "میں تمکو ذوالرقیبہ (خیبر کا مشہور پہاڑ) دیتا ہوں" فزاریوں نے کہا "تو اب ہم تم سے جنگ کرینگے" حضورؐ نے فرمایا "منظور ہے فلاں میدان جنگ میں آکر مجھسے مقابلہ کرلو" حضورؐ کی دھمکی کام کر گئی اور یہ فرار ہو گئے۔

عیینہ بن حصن (عرب کا مشہور افسر جسنے مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا) جب خیبر کے قریب پہنچا تو اپنے لشکریوں سے کہا "مینے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھکو ذوالرقیبہ ملگیا ہے خدا کی قسم مینے محمدؐ کی گردن پکڑ لی" جب وہ خیبر میں آیا تو اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام خیبر فتح کر چکے ہیں یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "غنائم خیبر میں مجھکو بھی شریک کیجئے کیونکہ میں خیبر سے اپنا لشکر ہٹا کر لے گیا تھا" حضورؐ نے جواب دیا "تم جھوٹ کہتے ہو کیا مینے تمہاری وہ آواز نہیں سنی جب تم نے اپنے لشکر کو میرے خلاف استعمال کرنے کیلئے للکارا تھا۔ اُسنے جواب دیا۔ اچھا مجھکو کچھ تو غنیمت دیجئے" حضورؐ نے فرمایا "میں تمکو ذوالرقیبہ دیتا ہوں۔ اُسنے کہا "ذوالرقیبہ کیا" فرمایا "خیبر کا مشہور پہاڑ جسکے قبضہ کو تمنے خواب میں دیکھا تھا" یہ جواب سُنکر عیینہ اپنے گھر واپس چلا آیا حرث بن عوف اُسکے پاس آیا کہا "میں نے تمکو پہلے سے مطلع نہیں کر دیا تھا کہ تم ہمیشہ غیر مفید اور غیر مناسب کام کرتے ہو خدا کی قسم مشرق سے مغرب تک محمدؐ کا اقتدار قائم ہو جائیگا یہودی ہمکو اسکی خبر دیتے تھے مینے خود ابورافع سلام بن ابی الحقیق کو یہ کہتے سنا تھا کہ ہم محمدؐ سے صرف اس وجہ سے حسد کرتے ہیں کہ نبوۃ ہمارے خاندان بنی ہارون سے نکلکر عربوں میں چلی گئی ہے محمدؐ خدا کا برحق رسول ہے لیکن یہودی میری اطاعت نہیں کرتے مسلمانوں نے ہمکو دو جگہ ذبح کیا ہے اول مدینہ (غزوہ خندق) دوم خیبر میں۔

حرث کہتا ہے میں نے سلام سے کہا محمدؐ روئے زمین کا مالک بنجائیگا اُس نے جواب دیا۔ ہاں قسم ہے توراۃ کی جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی یہودی میرے اس قول سے واقف ہو۔ (زادالمعاد صفحات از ۳۹۷ تا ۳۹۸ جلد اول)

حضورؐ کو قتل کرنے کی کوشش

ایک یہودی سلام بن مشکم کی عورت مسماۃ زینب بنت حرث نے بھنے ہوئے بکری کے گوشت میں زہر ملادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ گوشت کا کونسا حصہ آپکو بہت پسند ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "ران"، اُسنے ران میں بہت ہی زہر ملادیا جب حضورؐ نے دانتوں سے اسکو نوچا تو ران بول اُٹھی مجھ میں زہر ملا ہوا ہے حضورؐ نے اُسی دم کھانا چھوڑ دیا۔ باقی کھانے والوں میں سے حضرت بشرؓ بن براء انتقال فرما گئے حضورؐ نے حکم دیا اسی وقت سب یہودیوں کو جمع کرو، وہ جمع ہوگئے، فرمایا "میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں کیا تم مجھکو اُسکا صحیح صحیح جواب دوگے" سب نے کہا "بیشک" فرمایا "تمہارا باپ کونسا ہے" انہوں نے کہا "فلاں شخص" فرمایا "غلط کہتے ہو تمہارا باپ وہ ہے سب نے کہا آپ نے سچ کہا اور آپ اچھے آدمی ہیں فرمایا "میں تم سے دوسرا سوال کرتا ہوں کیا تم مجھکو صحیح صحیح جواب دوگے سب نے کہا ہاں صحیح جواب دینگے اگر ہم جھوٹ بولینگے تو آپ کو معلوم ہوجائیگا جسطرح ہمارا یہ جھوٹ آپکو معلوم ہوگیا فرمایا "دوزخ میں کون لوگ جائینگے" یہودیوں نے کہا "ہم دوزخ میں تھوڑی دیر ٹھہرینگے پھر ہم باہر نکل آئینگے لیکن تم مسلمان اسمیں ہمیشہ رہوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا تمکو دوزخ میں رکھے اللہ کی قسم ہم مسلمان اسمیں کبھی بھی نہیں رہینگے پھر فرمایا "اچھا اب میں تم سے تیسرا سوال کرتا ہوں کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے۔ سب نے کہا "ہاں"، فرمایا "کیوں" سب نے جوابدیا اسلئے کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہوئے تو ہمکو آپکے قتل ہونے سے راحت ملجائے گی اور اگر آپ خدا کے سچے نبی ہونگے تو آپ بچ رہیں گے اس کے بعد وہ عورت جسنے زہر ملایا تھا پیش کی گئی اُس نے بیان دیا میں نے آپکو جان سے مارنا چاہا فرمایا "خدا تمکو مجھپر مسلط نہیں کرسکتا اسکے بعد حضورؐ نے حضرت بشرؓ بن براء کے قصاص میں اُسکو قتل کردیا۔

(زادالمعاد صفحہ ۳۹۸ جلد اول)

بعض حالت میں جھوٹ بولنا جائز ہے

غزوۂ خیبر کے وقت مکہ میں مسلمانوں کے متعلق چہ میگوئیاں ہونے لگیں جنکے منافی

باتیں لگے سب اپنی اپنی ہانکنے بعض کافر کہنے یہودی غالب آجائینگے مکہ کے کافروں میں سے حجاج بن علاط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہوکر خیبر کی لڑائی میں شامل ہوئے یہ بہت مالدار تھے بنی سلیم میں انکی معدنیات (کانیں) تھیں انکی بیوی اس وقت مکہ میں تھی جب خیبر فتح ہوگیا تو حضرت حجاج رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے عرض کیا میری عورت کے پاس میرا سونا ہے اگر اسکو اور اُسکے رشتہ داروں کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہوگیا تو میں غریب ہوجاؤں گا مجھکو اجازت دیجئے کہ میں دوڑ کر خبر پہنچنے سے پہلے اپنے مال پر قبضہ کرلوں و نیز مجھکو یہ بھی اجازت دیجئے کہ میں اس کام میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے آپ کی شان میں چند گستاخانہ الفاظ استعمال کرلوں حضورؐ نے انکو اجازت دی یہ مکہ میں آئے اور اپنی بیوی سے کہا میں تمکو ایک خبر سناتا ہوں کسیکو مطلع نہ کرنا میرا سب زر نقد جمع کرکے میرے حوالہ کردو میں محمدؐ اور اُسکے اصحاب کی جائداد خریدنا چاہتا ہوں کیونکہ مسلمانوں کو ہزیمت ہو گئی ہے محمدؐ قید ہوگیا ہے اور اُسکے ساتھی منتشر ہوکر بھاگ گئے ہیں یہودیوں نے قسم کھالی ہے کہ وہ محمدؐ کو مکہ میں لاکر سرِ عام قتل کردینگے یہ افواہ دفعۃً و بغتۃً سارے شہر میں پھیل گئی اور مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا کافروں نے خوشی و مسرت کے شادیانے بجائے۔ جب حضرت عباسؓ (حضورؐ کے چچا) کو معلوم ہوا تو صدمہ سے انکی کمر رہگئی اُٹھنے پر قادر نہ ہوسکے اپنے بیٹے قثم کو جو حضورؐ کے مشابہ تھے طلب کیا انہوں نے اسطرح محفل گرم کی کہ گویا کوئی صدمہ ہی نہیں پہنچا تاکہ دشمنانِ اسلام کو اظہارِ سرور کا موقعہ نہ ملے تھوڑی دیر میں شہر کے بہت سے مسلمان اور مشرک اُن کے مکان میں جمع ہوگئے کافروں کے چہروں سے خوشی وانبساط کے آثار نمایاں تھے مسلمانوں کے چہروں پر مُردنی چھائی ہوئی تھی غم و غصہ سے بے حس و حرکت معلوم ہوتے تھے جب اُنہوں نے حضرت عباسؓ کا رجز یہ کلام سنا تب جان میں جان آئی اور مشرکوں نے محسوس کیا کہ انکو کوئی خفیہ اطلاع پہنچی ہے اسکے بعد حضرت عباسؓ نے اپنے غلام کو حضرت حجاجؓ کے پاس بھیجا کہ وہ فوراً مجھسے ملاقات کریں وہ یہ کیا خبر لائے ہیں خدا نے تو حضورؐ کو فتح و نصرۃ کا وعدہ دیا ہے جب غلام اُنکے پاس پہنچا تو اُنہوں نے فرمایا انکو میرا سلام کہو عرض کرو کہ اپنے مکان کے کسی حصہ میں میرے تخلیہ کیلئے کوئی جگہ مقرر کریں میں ابھی حاضر ہوتا ہوں میں انکو خوشخبری سناؤں گا جب غلام اپنے مکان کے دروازہ میں گھسا تو کہا ابو الفضل مبارک ہو، (حضرت عباسؓ کی کنیت ابو الفضل ہے) یہ سنتے ہی حضرت عباسؓ خوشی سے اُچھل پڑے،

گویا کہ انکو کوئی صدمہ پہنچا ہی نہیں اور اپنے غلام کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا (عربوں کا قاعدہ ہے کہ وہ جس سے خوش ہوتے ہیں اُسکی آنکھوں کے درمیان کا بوسہ لیتے ہیں) اور اس خوشخبری کے معاوضہ میں اُسکو آزاد کر دیا اُسنے عرض کیا حجاج ابھی آئے ہیں آپ اُنسے تخلیہ کرنے کیلئے طیار ہو جائیے جب حجاج اندر آئے تو سارا ماجرا سنایا اسکے بعد حضرت حجاج نے تو خیبر کی راہ لی تین روز بعد حضرت عباس رضؓ حجاج رضؓ کی بیوی کے پاس آئے اور خاوند کے حالات دریافت کئے اُسنے جواب دیا۔ وہ تو چلے بھی گئے آپکو حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو خبر ملی ہے ہمکو بھی اُسکا بہت افسوس ہے حضرت عباس رضؓ نے فرمایا۔ الحمدللہ حضورؐ زندہ ہیں خیبر فتح ہو گیا ہے غنائم تقسیم ہو چکی ہیں یہودیوں کے بادشاہ کی ملکہ حضرت صفیہ رضؓ نے حضورؐ سے عقد نکاح کر لیا ہے اگر تم اپنے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہو تو میں سہولتیں بہم پہنچا سکتا ہوں اُسنے کہا میں اپنے خاوند کو سچا سمجھتی ہوں آپکو کس نے خبر دی ہے حضرت عباس رضؓ نے فرمایا، تمہارے خاوند نے اسکے بعد حضرت عباس رضؓ مجالس (مجلس کی جمع) قریش میں آئے اور اصل حالات سے باخبر کیا حضرت حجاج رضؓ نے مجھسے اقرار لیا تھا کہ میں تین روز تک اس خبر کو چھپا رکھوں ؛ (زاد المعاد صفحہ ۲۹۸ - ۲۹۹ - جلد اول)

کافروں کی ہزیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے فارغ ہو کر وادئ قری میں آئے یہاں یہودیوں نے عربوں کی فوجیں مقابلہ کیلئے جمع کر رکھی تھیں یہودیوں نے تیر اندازی سے مسلمانوں کا اقبال کیا حالانکہ مسلمان ابھی اپنی صفیں بھی سیدھی نہ کر سکے تھے حضورؐ کا غلام مدعم مارا گیا لوگوں نے کہا یہ جنت میں پہنچا۔ حضورؐ نے فرمایا غلط ہے اللہ کی قسم اسنے خیبر کی غنیمت سے تقسیم سے پہلے ایک کمبل چرایا تھا یہی کمبل آگ کا شعلہ بنکر اسپر پڑا ہوا ہے یہ سنتے ہی سارے لشکر میں کھلبلی پڑ گئی ایک سپاہی نے جوتی کا ایک تسمہ پیش کر دیا جو اُسنے بلا اجازت اُٹھایا تھا حضورؐ نے فرمایا یہ آگ کا تسمہ ہے یعنی جس نے تقسیم غنیمت سے پہلے اسکو اٹھایا تھا وہ دوزخ میں جانے کا مستحق ہے اب حضورؐ نے صفوں کو سیدھا کیا لواء (بڑا جھنڈا) حضرت سعد رضؓ بن عبادہ کو تفویض ہوا ایک رایۃ (چھوٹا جھنڈا) حضرت خباب رضؓ بن منذر کو اور دوسرا حضرت سہل رضؓ بن حنیف کو اور تیسرا حضرت عباد رضؓ بن بشر کو لڑائی شروع کرنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو دعوت اسلام دی اور اسلام قبول کرنے کے فوائد سمجھائے کہا مسلمان ہونے سے تم اپنے اموال محفوظ کرا لوگے

لیکن انہوں نے انکار کیا اور انکی صف سے مبارزت (مقابلہ) کیلئے ایک شخص نکلا حضرت زبیرؓ بن عوام (حضور کے قریبی رشتہ دار) نے آگے بڑھکر اُسکی گردن صاف اتار دی پھر دوسرا نکلا حضرت زبیرؓ نے اسکو بھی موت کے گھاٹ اتارا پھر تیسرا نمودار ہوا حضرت علیؓ نے اُس کو قتل کیا اسطرح اُنکے گیارہ بہادر قتل ہو کر فی النار والسقر ہو گئے ہر کافر کے قتل کے بعد باقی کافروں کو اسلام کیطرف بلایا جاتا اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا حضور مسلمانوں کو نماز پڑھا کر پھر میدان جنگ میں آئے اور بدستور پہلے کافروں کو دعوتِ اسلام دی حتی کہ آفتاب غروب ہو گیا دوسرے روز سورج نے ابھی ایک نیزے کے برابر بھی اپنی صورت نہیں نکالی تھی کہ کافروں نے ہتھیار رکھدیئے مسلمانوں نے کل اموال پر قبضہ اور قیدیوں کو گرفتار کر لیا حضورؐ چار یوم تک وادیٔ قری میں مقیم رہے اور اسلامی سپاہیوں میں غنائم تقسیم کئے زراعتی اراضی اور باغات نصف حصہ پر محکوم یہودیوں کے حوالہ کئے جب تیماء کے یہودیوں کو خبر پہنچی کہ اہلِ خیبر فدک اور وادی قرای نے رسول اللہ صلی کی اتباع کر لی ہے تو انہوں نے حضورؐ کو زرمعاوضہ دیکر صلح کر لی جب لشکرِ اسلام مدینہ واپس آیا تو مہاجرین نے انصار کو وہ امداد واپس کر دی جو انہوں نے شروع ہجرۃ میں مہاجرین کو دی تھی کیونکہ اب مسلمان مالدار ہونے لگے اور فتوحات کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہو گیا داللہم زد فزد (زاد المعاد صفحات ۴۰۵-۴۰۶-جلد اول)

چھوٹی چھوٹی لڑائیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے آنے کے بعد مدینہ میں شوال تک مقیم رہے اس دوران میں مختلف دستے مختلف اطراف میں بھیجے مثلاً

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو ایک دستہ کا افسر بنا کر نجد کیطرف بنی فزارہ کی سرکوبی کیلئے بھیجا حضرت سلمہؓ بن اکوع بھی ان میں شامل تھے انکے حصہ میں ایک خوبصورت لونڈی آئی حضورؐ نے یہ لونڈی اُن سے لیکر مکہ کے کافروں کو دے کر بہت سے مسلمان قیدیوں کو چھڑایا

حضرت عمرؓ فاروق کو تیس ۳۰ سوار دیکر افسر بنا کر ہوازن کیطرف بھیجا دشمن انکی خبر سنتے ہی فرار ہو گیا یہ مدینہ واپس آنے پر مجبور ہوئے واپسی میں رہنمائے سفر نے عرض کیا کیا آپ خثعم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اسوقت وہ قحط میں مبتلا ہیں حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اسکا حکم نہیں دیا؛

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ تیس ۳۰ سواروں کے افسر بنا کر بشیر بن دارام یہودی کی

سرکوبی کیلئے روانہ کئے گئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلاع پہنچی کہ وہ مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے غطفان کی فوجیں جمع کر رہا ہے حضرت عبداللہ رضؓ بن انیس بھی اس دستہ میں شامل تھے مسلمانوں نے اسکو خیبر میں جالیا اس سے کہا حضورؐ نے ہمکو تمہارے پاس بھیجا ہے تم ہمارے ہمراہ چلو وہ تمکو خیبر کا حاکم بنائینگے بشیر تیس ۳۰ یہودیوں کے ہمراہ چلنے پر راضی ہو گیا۔ مسلمانوں نے ایک ایک یہودی اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا۔ جب مقام قرقرہ بنار میں جو خیبر سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے پہنچے تو بشیر کو اپنی حماقتی پر ندامت ہوئی اور حضرت عبداللہ رضؓ بن انیس کی تلوار کیطرف ہاتھ بڑھایا یہ سمجھ گئے اور اپنا اونٹ تیز ہنکا کر آگے بڑھے حتیٰ کہ بشیر پر قابو پالیا اور اسکا ایک قدم کاٹ لیا بشیر کے ہاتھ میں درخت شوحط کا جس سے عرب کمان بناتے ہیں ایک ڈنڈا تھا اس نے یہ ڈنڈا حضرت عبداللہ رضؓ کے چہرہ پر مارا وہ زخمی ہو گئے پھر کیا تھا سب مسلمانوں نے اپنا اپنا ردیف قتل کر دیا (جو شخص سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا ہو اسکو ردیف کہتے ہیں) صرف ایک یہودی بچکر بھاگ گیا مسلمانوں نے اسکو پکڑنے میں بہت کوشش کی لیکن کامیاب ہو سکے ایک مسلمان بھی شہید ہوا جسوقت یہ دستہ مدینہ منورہ پہنچا تو حضورؐ نے عبداللہ رضؓ بن انیس کے زخم پر اپنا لعاب (تھوک) پھینکا زخم بالکل اچھا ہو گیا۔

حضرت بشیر رضؓ بن سعد انصاری تیس ۳۰ پیدل سپاہیوں پر متعین کرکے فدک میں بنی مرہ کی سرکوبی کیلئے بھیجے گئے راہ میں دشمن کی بکریاں اور اونٹ ملے جنکو چرواہے چرا رہے تھے یہ جانوروں کو ہنکا کر مدینہ لیجانے لگے رات کے وقت دشمن نے آلیا۔ سخت لڑائی ہوئی مسلمانوں نے خوب تیر اندازی کی حتیٰ کہ حضرت بشیر رضؓ اور انکے کل ساتھیوں کے تیر ختم ہو گئے کچھ مسلمان شہید ہوئے کچھ بھاگ گئے، دشمن لینے جانوروں پر قبضہ حاصل کرنے پر کامیاب ہو گیا حضرت بشیر رضؓ سخت لڑائی کرتے ہوئے زخمی ہو گئے انکو اٹھاکر فدک میں لے گئے ایک یہودی کے پاس ٹھہرے جب سب زخم اچھے ہو گئے تو مدینہ واپس آگئے۔

حضرت اسامہ رضؓ بن زید رضؓ جہینہ کیطرف بھیجے گئے جب یہ دشمن کے علاقہ کے قریب پہنچے تو کافروں کے حالات معلوم کرنے کے لئے چند جاسوس بھیجے جب جاسوسوں نے پوری اطلاعات بہم پہنچائیں تو رات کیوقت یہ دشمن پر داخل ہوئے اپنے کل سپاہیوں کو جمع کرکے جہاد کا خوب جوش دلایا فرمایا۔

اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنْ تُطِیْعُوْنِیْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ وَلَا تُخَالِفُوْا اَمْرِیْ	میں تم کو خدائے وحدہٗ لاشریک سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں میری اطاعت کرو میری نافرمانی نہ کرو اور نہ میرے کسی حکم کی مخالفت کرو۔

اسکے بعد صفوں کو سیدھا کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح ترتیب سے کھڑے رہو کہ ہر شخص اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو کوئی شخص صف سے بھاگنے نہ پائے بعد میں یہ نہ کہو کہ جب میں تم سے جواب طلب کروں کہ تمہارا ساتھی کدہر ہے تو تم جواب دو۔ مجھکو معلوم نہیں۔ جب میں "اللہ اکبر" کا نعرہ لگاؤں تو سب اللہ اکبر کا نعرہ لگاؤ پھر تلواریں سوت کر اور دوسری دفعہ اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر ایکدم سے دشمن پر لوٹ پڑو۔ اسلامیوں نے آن واحد میں دشمن کا احاطہ کر لیا۔ اور گاجر مولی کیطرح اُنکو کاٹنا شروع کیا اس لڑائی میں مسلمانوں کا شعار (اتیاکی کلمہ) اَمِتْ اَمِتْ تھا۔ حضرت اُسامہؓ نہیک بن مرداس نامی ایک شخص کے تعاقب میں دوڑے جب اُسکے قریب پہنچے اور وہ تلوار کی زد میں آگیا تو فوراً بول اٹھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور اُس غریب کو قتل کر دیا دشمن کے قیدی اونٹ۔ بکریاں وغیرہ لیکر مدینہ کیطرف لوٹے ہر مسلمان سپاہی کے حصہ میں دس دس اونٹ اور بکریاں آئیں۔

جب حضرت اُسامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے تو نہیک بن مرداس کا واقعہ سنایا حضورؐ کو بہت صدمہ پہنچا اور فرمایا، تمنے اُسکو کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا انہوں نے عرض کیا، حضورؐ اُسنے اپنی جان بچانے کیلئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا تھا۔ فرمایا تمنے اُس کا دل چیر کر دیکھا تھا جب روزِ قیامت میں اسکا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تمہارا دامن پکڑیگا تو تم کیا جواب دوگے۔ حضورؐ نے متعدد بار یہ جملہ دُہرایا حتیٰ کہ حضرت اُسامہؓ کو اتنا افسوس ہوا کہ کاش آج انہوں نے اسلام قبول کیا ہوتا (کیونکہ اسلام قبول کرتے وقت تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مترجم) آخر انہوں نے یہ کہکر اپنی جان چھڑائی حضورؐ اب میں عہد کرتا ہوں میں اس شخص کو مطلق قتل نہ کروں گا جو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لے گا ؏

(زاد المعاد صفحات ۴۰۶ و ۴۰۷۔ جلد اول)

ایک مسلمان کی حیرت انگیز شجاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غالبؓ بن عبداللہ کلبی کو کدید (حجاز میں مکہ سے بیالیس۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) میں بنی ملوح پر غارت ڈالنے کا حکم دیا۔

حضرت جندبؓ بن کلیث جہنی فرماتے ہیں۔ میں خود اُس دستۂ فوج میں شامل تھا جب ہم مقام کدید میں پہنچے تو حرث بن مالک ہمکو ملا ہمنے اسکو گرفتار کر لیا۔ اُسنے کہا۔ میں اسلام قبول کرنے جارہا ہوں ہمارے امیر حضرت غالبؓ نے فرمایا اگر فی الواقع تم مشرف باسلام ہونے جارہے ہو تو ایک شب اور ایکدن تمکو بیڑیوں میں باندھنے سے تمہارا کچھ نقصان نہ ہوگا اور اگر تم نے ہمکو دھوکہ دیا ہے تو ہم تم کو قید کر چکے ہیں۔ یہ کہکر اُنکو بیڑیوں میں بند ہوا کر ایک قبیح صورت بدنما چھوٹے قدوالے سپاہی کو اُسپر متعین کر کے حکمدیا۔ ہماری واپسی تک اسکی نگرانی رکھو اگر یہ بھاگنا چاہے تو فورًا اسکی گردن اڑا دو۔ ہم آگے بڑھے حتیٰ کہ بطن کدید میں ہم سورج غروب ہونے سے کسیقدر پہلے پہنچے میرے ساتھیوں نے مجھکو دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا میں ایک بلند ٹیلے پر چڑھا جہاں سے دشمن کی آبادی صاف نظر آتی تھی میں منہ کے بل زمین پر لیٹ گیا ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا تھا۔ ایک دشمن نے مجھکو دیکھ لیا۔ اپنی بیوی سے کہا۔ میں اس ٹیلہ پر ایک ایسی چیز دیکھ رہا ہوں جو شروع میں مجھکو نظر نہ آئی تھی۔ ذرا تم بھی آکر نظر ڈالو۔ اُسنے کہا، مجھکو بھی کچھ نظر آرہا ہے۔ خاوند نے کہا، مجھکو کمان اور دو تیر پکڑا دو۔ بیوی نے اُسکو پکڑا دیئے اُس نے ایک نشانہ مارا ٹھیک میرے پہلو میں آکر لگا میں نے بغیر کسی حرکت کے تیر کو اپنے جسم سے نکالا اور اپنے سامنے رکھدیا اُس نے دوسرا نشانہ لگایا یہ ٹھیک میرے کندھے پر آکر لگا اسکو بھی میں نے اپنے جسم سے کھینچا اور مطلق حرکت نہ کی اُسنے اپنی بیوی سے خطاب کیا۔ اسکو میرے دو تیر لگ چکے ہیں اگر کوئی زندہ چیز ہوتی تو یقینًا حرکت کرتی تو فجر کو اُٹھتے ہی یہ دونوں تیر اُٹھا لانا تاکہ کتے انکو نہ چبا لیں۔ جب اُنکے جانور چر کر آگئے۔ دودھ دُھنے لگے اطمینان سے بیٹھ گئے، رات کا کچھ حصہ بھی گذر گیا، تو ہمنے ایک کامیاب شبخون مارا اُنکے کچھ آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد اُن کے اونٹوں کو ہنکا کر واپس پلٹے دفعتًہ وہ بھی طیار ہو گئے اور ہمارا تعاقب شروع کیا حتیٰ کہ ہم حرث بن مالک تک پہنچ گئے اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے، دشمن بہت زیادہ تعداد میں ہمارا تعاقب کر رہا تھا، اچانک کدید کیطرف سے ایک وادی چلتی نظر آئی اور اُس میں خدا نے بڑا سیلاب بھیجدیا حالانکہ اُس وقت چاروں طرف بارش کے کچھ آثار نہ تھے ہم تو جلدی جلدی اسکو عبور کر رہے تھے لیکن دشمن ہم تک نہ پہنچ سکا اور وہ کھڑا ہمکو دیکھتا رہا +

(زاد المعاد صفحات ۴۰۷، ۴۰۸ - جلد اول)

عیینہ کی شکست فاحش

حضرت حسیل رضہ بن نویرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ خیبر کی لڑائی میں لشکر اسلامی کے راہنما تھے حضور ص نے فرمایا کیا خبر لائے ہو۔ عرض کیا یمن۔ غطفان۔ اور حیان کی فوجیں جمع ہو رہی ہیں عیینہ نے انکو مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے طلب کیا ہے۔ کافروں کی یہ فوج آپ کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے حضور ص نے حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ کو طلب کر کے مشورہ کیا۔ دونوں نے بالاتفاق کہا۔ آپ حضرت بشیر رضہ بن سعد کو انکے مقابلہ میں بھیجیے حضور ص نے لواء (بڑا جھنڈا) انکو دیا اور تین ۳۰۰ سو مسلمان اُنکے ماتحت کر دیئے حضور ص نے حکم دیا۔ رات کو چلنا دن کو چھپے رہنا۔ حضرت حسیل رضہ بطور بدرقہ ہمراہ تھے۔ خیبر کے زیریں حصہ میں دشمن کی فوجوں کو جالیا اور اُن کے جانوروں کو قبضہ میں کر لیا۔ جب دشمن کو یہ اطلاع پہنچی تو اُن کے دلوں میں مسلمانوں کا اتنا رعب بیٹھا کہ وہ منتشر و متفرق ہو گئے حضرت بشیر رضہ نے اُن کی قیامگاہ پر حملہ کیا۔ وہاں کسی شخص کا پتہ نہ تھا۔ اُن کے سب اونٹ ہنکا کر لے آئے جب مقام لسلاح میں پہنچے تو عیینہ کا ایک جاسوس ملا۔ اسلامیوں نے اُسکو قتل کر دیا پھر آگے بڑھکر عیینہ کی فوج سے تصادم ہوا مسلمانوں نے غفلت سے انکو جالیا۔ خوب تیراندازی کی حتیٰ کہ عیینہ کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ صحابہ کرام نے انکا تعاقب کیا۔ اُنکے صرف دو آدمی گرفتار ہو سکے۔ اُن کو حضور ص کے سامنے پیش کر دیا انہوں نے اسلام قبول کیا تو حضور ص نے انکو رہا کر دیا۔ عیینہ ہزیمت کھا کر اپنے گھوڑے پر دوڑا جا رہا تھا کہ حرث بن عوف سے آنکھیں چار ہوئیں اُس نے کہا ٹھہر جاؤ۔ عیینہ نے جواب دیا۔ میں اسوقت نہیں ٹھہر سکتا اسلامی فوج میرے تعاقب میں ہے۔ حرث نے کہا۔ اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں محمد ص نے اتنے شہروں کو پامال کر دیا ہے لیکن تم ہو کہ اپنی غلطی پر اصرار کر رہے ہو۔ حرث کہتے ہیں اس روز میں زوالِ شمس (ظہر) سے شام تک کھڑا دیکھتا رہا۔ اور مسلمانوں کے رعب سے دشمنوں کا حال پتلا تھا۔ (زاد المعاد صفحہ ۴۰۸۔ جلد اول)

مینٹے اپنا مہر کہاں سے حاصل کیا

ایک شخص قیس بن رفاعہ نے اپنی قوم قیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے کھڑا کیا۔ حضور ص نے حضرت ابو حدرد اسلمی رضہ اور دو مسلمانوں کو تحقیق حالات کے لئے بھیجا یہ روانہ ہوئے راستہ میں ایک کلان سال اونٹنی ملی ان میں سے ایک اُسپر چڑھ گیا لیکن وہ کمزوری

کیوجہ سے کھڑی ہو سکی بہر کیف یہ تینوں آگے بڑھے اُن کے ساتھ ہتھیار تیر اور تلواریں تھیں دشمن کی بستی میں غروبِ آفتاب کے قریب پہنچے، حضرت ابو حدر چھپ گئے اور چونکہ یہ افسر تھے انہوں نے اپنے ماتحت دونوں مسلمانوں کو بھی دوسری طرف چھپنے کا حکم دیا حضرت ابو حدرؓ فرماتے ہیں میںنے یہ بھی تاکید کردی کہ جب تم مجھکو اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے سنو تم بھی باہر نکل آنا اور نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے میرے ساتھ دشمن کی فوج پر حملہ کر دینا، ہم موقعہ و فرصت کی انتظار میں رہے حتی کہ شب کا ایک حصہ گذر گیا اُن کے چرواہے نے دیر لگائی، دشمن کو اندیشہ لاحق ہوا قیس بن رفاعہ نے تلوار گردن میں لٹکا کر کہا میں اسکی تلاش میں جاتا ہوں ضرور وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اُس کے سپاہیوں نے کہا، آپکو جانے کی ضرورت نہیں۔ہم جاتے ہیں. اُسنے کہا، نہیں میں خود تنہا جاؤنگا، کوئی شخص میرے ساتھ نہ آئے جب یہ میرے قریب پہنچا تو میں نے ایک تیر کا نشانہ لگایا ٹھیک اُس کے دل پر بیٹھا بس اُسی دن اُسکا خاتمہ ہوگیا منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکال سکا میں اپنی جگہ سے کودا اور اسکا سر اتار لیا اسکے بعد میں نے اُسکی فوج پر حملہ کر دیا میرے دو ساتھیوں نے پے در پے حملے شروع کر دیئے خدا کی قسم دشمن کو فرار اور بھاگنے کے سوا اور کوئی صورت نجات کی نہ آئی وہ اپنی عورتوں اور بچوں کو اٹھا کر بھاگنے لگے ہم اُن کے اونٹ اور بکریاں ہنکا کر لائے میںنے یہ تمام مال اور قیس کا سر حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا حضورؐ نے مجھکو اُن میں سے میرے مہر میں تیرہ اونٹ عطا فرمائے میں نے اپنے رشتہ داروں میں نکاح کیا تھا بیوی کا دو سو درہم مقرر تھا میں حضورؐ کی خدمت میں مہر کی امداد کے لئے حاضر ہوا حضورؐ نے جواب دیا سردست میں تمہاری امداد کرنے سے قاصر ہوں۔ میں آپکے پاس مقیم ہوگیا بعد میں یہ واقعہ جنگ پیش آیا۔

(زاد المعاد صفحہ ۴۰۸-۴۰۹۔ جلد اول)

ایک ناخوش گوار واقعہ ۹ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہؓ و محلم بن جثامہ کو ایک دستۂ فوج کے ساتھ دشمنانِ اضم کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا راستہ میں عامر بن الضبط اشجعی ملگئے یہ سواری پر تھے کچھ سامان ساتھ تھا عامر نے مسلمانوں کو السلام علیکم کہا مسلمانوں نے جواب دیا اور اپنا راستہ لیا مگر محلم اور اُن کے درمیان سابقہ عداوت تھی محلم نے انکو قتل کر کے ان کا سامان قبضہ میں کر لیا جب یہ فوج

مدینہ واپس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماجری سنایا اسی وقت قرآن مجید کی یہ آئتیں نازل ہوئیں۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۱﴾

مسلمانو جب تم راہ خدا میں لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگوں پر حملہ کرنا چاہو انکا حال اچھی طرح تحقیق کر لو اور جو شخص اظہار اسلام کے لئے تمکو السلام علیکم کہے اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں یہ کہنے سے تمہارا مقصد زندگی دنیا کا ساز و سامان حاصل کرنا ہے تاکہ اُسکو دشمن ٹھہرا کر لوٹ لو خدا کے پاس تمہارے لئے بہت سی جائز غنیمتیں موجود ہیں پہلے بھی تم اسیطرح تھے خدا نے تم پر اپنا فضل کیا پہلے اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تو اُس سے باخبر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلّم سے کہا تم نے اسکو قتل کر دیا حالانکہ وہ مسلمان تھا۔

خیبر کی لڑائی میں عیینہ نے عامر کا خون (قصاص) طلب کیا حضور نے عامر کی قوم سے کہا۔ سر دست تم اس وقت ہم سے پچاس اونٹ لیلو باقی پچاس اونٹ ہم مدینہ پہنچکر ادا کر دیں گے (قتل کی دیت سو اونٹ ہے) عیینہ نے کہا "مطلقاً نہیں" ہم تو محلّم کی عورتوں کو ایسا ہی صدمہ پہنچائینگے جیسا صدمہ اُس نے ہماری عورتوں کو پہنچایا ہے (یعنی اُسکو قتل کرینگے) بالآخر مزید اصرار پر قوم عامر دیت قبول کرنے پر راضی ہو گئی محلّم حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ خدا سے میرے لئے دعاء مغفرۃ کر دیجئے حضور نے فرمایا "یا اللہ تو محلّم کو نہ بخش" یہ سُنکر محلّم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ اپنے دامن سے پوچھنے لگا۔ بعد میں حضور نے اُسکے لئے دعاء مغفرت کی ۔ (زاد المعاد صفحہ ۴۰۹۔ جلد اول)

طواف کعبہ کا شاندار منظر

خیبر کی لڑائی سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے مختلف اطراف میں دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے چھوٹے چھوٹے دستے بھیجے ماہ ذو القعدہ میں حسب معاہدۂ حدیبیہ حضور نے طواف کعبۃ اللہ کیلئے خروج کا اعلان کیا جب آپ مقام یاجج میں پہنچے تو ہر قسم کے ہتھیار رکھدیئے صرف سواروں کو اپنے ساتھ تلوار لیجانے کی اجازت تھی اس دوران میں آپ نے حضرت جعفر رض کی معرفت حضرت میمونہ رض کے پاس منگنی کا پیغام بھیجدیا حضرت عباس رض اُنکے

ولی تھے کیونکہ انکی بہن حضرت عباسؓ کی بیوی تھی حضرت عباسؓ نے حضورؐ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کا نکاح کر دیا۔ طواف شروع کرتے وقت حضورؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا کندھوں کو کھلا رکھو اور خوب دوڑو تاکہ مشرکین تمہاری جسمانی طاقت سے مرعوب ہو جائیں۔ تمام مشرکین انکی عورتیں اور بچے مسلمانوں کا طواف دیکھ رہے تھے حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ تلوار سونتے ہوئے حضورؐ کے آگے رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے جنکا ایک شعر یہ ہے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ } کافرو حضورؐ کا راستہ چھوڑ دو۔
قد انزل الرحمٰن فی تنزیلہ } اللہ تعالیٰ نے اپر قرآن مجید نازل کیا ہے۔

حضورؐ نے تین روز مکہ میں قیام کیا چوتھے روز شہر سے باہر نکل آئے۔

(زاد المعاد۔ صفحات ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ جلد اول)

۸ھ

اس سنہ میں حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت عمروؓ بن عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔

عیسائیوں سے پہلی لڑائی

اسی سنہ میں غزوہ موتہ ہوا۔ موتہ علاقہ شام میں بلقاء کے نزدیک ایک مقام کا نام ہے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں یہ لڑائی ہوئی سبب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں دنیا کے سب بادشاہوں کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے اُن کے پاس اپنے سفیر بھیجے تھے حضورؐ نے حضرت حرثؓ بن عمیر ازدی کو اپنا سفیر بنا کر شاہِ روم کے پاس بھیجا راستہ میں شرجیل بن عمرو غسانی (یہ سارا قبیلہ عیسائی تھا اور اسلام کا سخت دشمن) نے انکو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ دیا پھر گردن ماردی مسلمانوں کا صرف یہ سفیر دشمنانِ اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوا ہے جب حضورؐ کو یہ جانکاہ خبر ملی تو آپکو بہت غصہ آیا اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں تین ہزار فوج بھیجی اور ہدایت کر دی کہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو فوج کی قیادت حضرت جعفرؓ بن ابی طالب سنبھالیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ فوج کے قائد اعظم بنیں یہ فوج تعداد میں صرف تین ہزار تھی خود حضورؐ بنفس نفیس

اسکو الوداع کہنے کے لئے مدینہ کے باہر تک آئے سب اُمراءِ اسلام حضورؐ کو السلام علیکم کہکر رخصت ہوئے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ رونے لگے، عرض کیا گیا، آپ کیوں رو رہے ہیں۔ فرمایا، مجھکو کچھ دنیا کی محبت نہیں لیکن میں ایک آیت یاد کرکے روتا ہوں جسکو حضورؐ پڑھتے تھے اور جسمیں دوزخ کا ذکر ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ اور تم میں سے کوئی ایسا بشر نہیں جو جہنم پر ہوکر نہ گذرے یہ وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے۔

نہیں معلوم اس پر سے گذر کر میرا انجام کیا ہوگا مسلمانوں نے لشکر اسلام کو اس دعا سے رخصت کیا۔

صَحِبَكُمُ اللّٰهُ بِالسَّلَامَةِ وَدَفَعَ عَنْكُمْ وَرَدَّكُمْ اِلَيْنَا صَالِحِيْنَ ۔ خدا تم کو سلامت رکھے۔ دشمن کو تم سے دفع کرے اور تمکو صحیح وسالم ہمارے پاس واپس لے آئے۔

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لٰكِنَّنِيْ اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً — لیکن میں خدا سے دو چیزیں مانگتا ہوں ایک تو اس کی مغفرت و بخشش دوسرے

وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا — تلوار کی ایک کاری ضرب جو مجھے ٹھنڈا کردے (جان مار دے)

اَوْ طَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً — یا ایسے کافر کا ایک نیزہ جو میرے خون کا پیاسا ہو وہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا

بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا — مجھپر ایسا نیزہ مارے جو میرے اندرونِ جسم کو چیرتا ہوا میرے کلیجہ پر جا لگے

حَتّٰى يُقَالَ اِذَا مَرُّوْا عَلٰى جَدَثِيْ — یہاں تک کہ جب وہ میری قبر سے گذریں تو (بے ساختہ) کہہ اٹھیں

يَا اَرْشَدَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا — اے خدا کے وہ خوش نصیب بندے جس نے راہِ خدا میں جہاد کیا اور خوب کیا۔

جس وقت مسلمان مقام معان میں پہنچے تو یہ خبر ملی کہ ہرقل (شاہ یورپ) بلقار میں ایک لاکھ فوج لئے پڑا ہے اور عربی قبائل مثلاً لخم۔ جذام۔ بلقین۔ بہرا نے بھی ایک لاکھ لشکر جمع کرلیا ہے یعنی عیسائی دو لاکھ فوجوں سے مسلمانوں کا استیصال کرنا چاہتے ہیں مسلمان معان میں دو دن تک ٹھہر گئے تاکہ مدینہ سے حضورؐ کی تازہ ہدایات طلب کیجائیں اور انکو صحیح حالات سے مطلع کرکے مزید امدادی فوج کی استدعا کر بیجائے۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے مسلمانوں کو جوش دلاتے ہوئے کہا۔ تم مدینہ سے صرف جامِ شہادت پینے کیلئے نکلے ہو دشمن کی کثرتِ تعداد یا قلتِ تعداد کا کچھ لحاظ نہ کرو ہم تو صرف تبلیغ اسلام اور اسلامی جھنڈے کو بلند کرنے کی نیت سے نکلے ہیں، مسلمانو آگے بڑھو ہمکو ان فتح

چیزوں میں سے ایک ضرور حاصل ہوگی ظفر فتح ونصرۃ یا شہادت ان جامع الفاظ سے مسلمان متاثر ہو کر آگے بڑھے اور بلقاء کے قریب مشارف بستی میں دشمن کے لشکروں سے تصادم ہوا مسلمان مقامِ موتہ میں جمع ہو گئے اور صفیں سیدھی کیں رایۃ (بڑا جھنڈا) حضرت زید رضؓ بن حارثہ کے ہاتھ میں تھا سخت خونریز جنگ شروع ہوئی حضرت زید رضؓ شہید ہو گئے حضرت جعفرؓ نے جھنڈا سنبھالا یہ گھوڑے پر سوار تھے جب دشمن نے زیادہ ہجوم کیا تو انہوں نے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ کر نیچے اُتر کر دشمن کا خوب مقابلہ کیا یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے میدان جنگ سے نہ بھاگنے کی نیت سے اپنے گھوڑے کی ٹانگیں قطع کر دیں جب انکا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ سے جھنڈا سنبھالا جب دشمن نے اسکو بھی اُڑا دیا تو منہ اور بدن سے جھنڈا مضبوط پکڑ لیا اور اسکی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہو گئے اس وقت آپ کی عمر تینتیس ۳۳ برس تھی اور صرف سینہ و کندھے کے درمیان نوّے ۹۰ زخم تھے پھر حضرت عبد اللہ رضؓ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور دشمن کیطرف بڑھے گھوڑے پر سوار تھے متردد تھے کہ گھوڑے پر سوار ہو کر لڑوں یا پیدل بالآخر گھوڑے سے اتر آئے چچازاد بھائی نے کچھ گوشت پیش کیا کہ اسکو کھا کر اپنی کمر سیدھی کر لیجئے کیونکہ آج آپکو بہت سخت محنت کرنی پڑی ہے اُنہوں نے گوشت لیکر اُسکو مُنہ سے نوچا ہی تھا کہ صف کے ایک حصہ سے حملہ کی آواز سنی فرمایا۔ ابھی تم دنیا میں ہو۔ یہ کہکر گوشت کو پھینکا اور تلوار لیکر آگے بڑھے اور کفار کا خوب مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے اس کے بعد حضرت ثابت رضؓ بن ارقم نے جھنڈا ہاتھ میں لیکر کہا۔ اے اسلامیو تم اپنا افسر انتخاب کرو بالاتفاق سب نے حضرت خالدؓ بن ولید کو سپہ سالارِ اعظم بنایا انہوں نے جھنڈا ہاتھ میں لیکر فوج کی قیادت سنبھالی اور دشمن کی مدافعت کرتے ہوئے اسلامی فوج کو ایک طرف لے آئے صحیح بخاری کے قول کے موافق عیسائیوں کو ہزیمت ہوئی اللہ تعالےٰ نے میدانِ جنگ کا پورا نقشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور آپ تمام معرکہ بخوبی لاحظہ فرماتے رہے جب حضرت یعلیٰ رضؓ بن منیہ نے مدینہ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ بیان کیجئے۔ جب حضورؐ نے میدان جنگ کی پوری کیفیت بیان کی تو انہوں نے کہا۔ آپنے حرف بحرف صحیح بیان کیا سب کچھ اسی طرح ہوا حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے میدانِ جنگ میرے سامنے رکھدیا۔ میں نے تمام معرکہ اول سے آخر تک دیکھ لیا

اس لڑائی میں مندرجۂ ذیل افسر شہید ہوئے۔

حضرت جعفرؓ	حضرت وہبؓ بن سعد	حضرت کلیبؓ بن عمرو
حضرت زیدؓ بن حارثہ	حضرت عبادؓ بن قیس	حضرت جابرؓ بن عمرو
حضرت عبداللہؓ بن رواحہ	حضرت حارثہؓ بن نعمان	حضرت عامرؓ بن سعید
حضرت مسعودؓ بن اوس	حضرت سراقہؓ بن عمرو	حضرت عمروؓ بن سعید

(زادالمعاد صفحات ۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-جلد اول)

غزوۂ ذات السلاسل

یہ لڑائی وادئ قریٰ میں ہوئی تھی جو مدینہ سے دس دن کے فاصلہ پر واقع ہے جمادی الآخر ۸ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قضاعہ کی فوجیں جمع ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہونا چاہتی ہیں حضورؐ نے حضرت عمرو بن عاص (فاتح مصر) کو لوائے ابیض (سفید جھنڈا) اور رایۂ سودا (کالا جھنڈا) دیکر تین سو مہاجرین و انصار کے بہترین سپاہیوں اور افسروں پر متعین کر کے اس طرف بھیجا تیس سوار تھے حضورؐ نے حکم دیا ان قبائل سے امداد حاصل کرنا۔ بلی۔ عذرہ۔ بلقین حضرت عمرو رات کو چلتے اور دن بھر چھپے رہتے جب دشمن کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ کافروں کی فوجیں بہت زیادہ ہیں حضرت رافعؓ بن مکیث جہنی کو مزید کمک حاصل کرنے کے لئے مدینہ بھیجا۔ حضورؐ نے حضرت عبیدہؓ بن جراح کے ماتحت مہاجرین و انصار کے بہترین اور آزمودہ افسر دو سو کی تعداد میں مقرر کر دیئے جنمیں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں حکم دیا۔ تم عمرو بن عاص سے جا ملو۔ جب یہ کمک میدان جنگ میں پہنچ گئی تو حضرت ابو عبیدہؓ مع اپنے بہترین فوج کے حضرت عمروؓ بن عاص کے ماتحت تھے اسلامی فوج نے قضاعہ کی بستیوں کو بالکل پامال کر دیا حتی کہ وہ بھاگنے پر مجبور اور مختلف جہات و سمت میں متفرق و منتشر ہو گئے حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا کہ ہم صحیح و سالم و غانم ہو کر مدینہ آرہے ہیں۔ اس لڑائی کا نام ذات السلاسل اس واسطے ہے کہ اسلامی فوج ایک کنویں (بستی) پر اُتری تھی جسکا نام سلسل تھا اسی مناسبت سے اس لڑائی کا نام ذات السلاسل پڑ گیا۔ اس جنگ میں شبکو حضرت عمروؓ بن عاص محتلم ہو گئے (احتلام ہو گیا) چونکہ سردی کے ایام تھے اور شام کی سردی مشہور ہے انہوں نے صرف تیمم کر کے ساری فوج کی نماز پڑھائی وجہ یہ بیان کی کہ قرآن شریعت میں ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا۔ تم اپنے نفسوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے نہ قتل کرو خدا تم پر مہربان ہے، یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور سکوت اختیار فرمایا (یعنی اُنکے اجتہاد کو تسلیم کیا اللہ اکبر اسلام میں اتنی سہولت ہے)

(زاد المعاد صفحہ ۲۱۶ جلد اول)

پتے کھانے والی فوج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب ۸ھ میں حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے ماتحت تین سو سوار ساحل بحر کے قریب قبیلہ جہینہ کی جو مدینہ سے پانچ رات کی مسافت پر رہتے تھے، سرکوبی کیلئے بھیجے راستہ میں بھوک کی شدت سے مسلمان سپاہیوں کو پتے کھانے پڑے اور بہت تکلیف کے ساتھ منزل طے کی بالآخر خدا نے انکے رزق کیلئے دریا سے ایک بہت بڑی مچھلی باہر پھینکدی اسکی ضخامت طول و عرض کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے اُسکی ایک ہڈی پُل کی طرح کھڑی کر کے ایک اونچے اونٹ پر ایک لمبے سوار کو اُسکے نیچے سے گذرنے کا حکمدیا۔ وہ سوار صاف اُسکے نیچے سے گذر گیا بہت دنوں تک یہ اُسکا گوشت کھاتے رہے اور مدینہ میں بھی ساتھ لیگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تذکرہ آیا تو فرمایا خدا نے تمہارے لئے غیب سے یہ رزق باہر پھینکا تھا اسکا کچھ حصہ تمہارے پاس باقی ہے تو میرے پاس بھی لاؤ تاکہ میں بھی اللہ کی اس نعمت سے محروم نہ رہوں حسب الحکم اسلامیوں نے اسکا گوشت حضورؐ کی خدمت میں بھیجا اور آپ نے کھایا ❖

(زاد المعاد صفحہ ۴۱۷ جلد اول)

فتح مکہ

عرب کے دو مشہور قبیلے بنو بکر و بنو خزاعہ کے درمیان ابتدا ار اسلام سے قبل ہی سخت عداوت چلی آرہی تھی معاہدۂ حدیبیہ کے بعد اعلان کر دیا گیا۔ عرب کی کل قوموں کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ خواہ قریش کے ساتھ ملجائیں یا مسلمانوں سے اتحاد پیدا کرلیں۔ اس منادی کے بعد عرب کی یہ دو مشہور قومیں بنو بکر قریش سے اور بنو خزاعہ مسلمانوں سے ملگئیں اسکے معنے یہ تھے کہ اگر بنو بکر پر بنو خزاعہ حملہ کردیں تو قریش بنو بکر کا ساتھ دینگے اور اگر بنو بکر بنو خزاعہ پر ظلم روا رکھیں تو مسلمانوں کی تلواریں قریش و بنو بکر کے خلاف نیام سے نکل

آئینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا مکہ کے زیرین حصہ میں خزاعہ کا ایک کنواں تھا جسکو وتیر کہتے تھے۔ نوفل بن معاویہ دیلی نے بنو بکر کے سپاہی ہمراہ لیکر بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا قریش نے علانیہ اسلحہ سے اور خفیہ سپاہیوں سے مدد کی قریش کے مشہور افسر صفوان بن امیہ اور حویطب بن عبد العزیٰ و مکرز بن حفص نے لڑائی میں شامل ہو کر بنو خزاعہ کو قتل کرنا شروع کیا اور انکو گھیرتے ہوئے حرم تک لے آئے بنو بکر کے بعض سمجھدار لوگوں نے کہا بھی۔ نوفل اب ہم حدودِ حرم میں داخل ہو چکے ہیں اب تو خوفِ خدا کرو اور حرمتِ بیت اللہ کو پیشِ نظر رکھکر لڑائی بند کردو۔

اُس نے جواب دیا۔

لا الہ لہ الیوم یا بنی بکر اصیبوا ثارکم۔ آج اسکا کوئی خدا نہیں بنو بکر دشمن سے خوب انتقام لو۔

خزاعہ کا مشہور شاعر عمرو بن سالم دوڑا ہوا مدینہ آیا اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد النبی میں تشریف فرما تھے اُسنے کھڑے ہو کر رقت آمیز درد انگیز لہجہ میں کہنا شروع کیا۔

یارب انی ناشدٌ محمداً	اے رب میں تیرا واسطہ دیکر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فریاد کرتا ہوں۔
حلف ابینا وابیہ الاتلدا	کیونکہ ہمارا اور انکا ہمیشہ سے بلکہ خاندان کی ولادت کے وقت سے اتحاد چلا آتا ہے۔
قد کنتم ولدا وکنا والدا	اے محمد تم ہمارے بچے تھے اور ہم تمہارے والد تھے۔
ثمۃ اسلمنا ولم ننزع یدا	پھر ہمنے تمہاری اطاعت قبول کرلی مسلمان ہو گئے اور اسکے بعد تمہاری اطاعت سے ہاتھ کھینچنے کا نام نہیں لیا
فانصر ھداک اللہ نصرا ابدا	تو ہماری ایسی مدد کر جو دیرپا ہو خدا تجھکو ہدایت کرے
وادع عباد اللہ یاتوا مددا	اور پکار اللہ کے بندوں کو تیرے پاس مدد لیکر آئینگے۔
فیہم رسول اللہ قد تجردا	ایسا امدادی لشکر جسمیں اللہ کا رسول تلوار کھینچکر چلا آرہا ہے۔
ابیض مثل البدر یسمو صعدا	(یعنی) چودھویں رات کے چاند کیطرح خوبصورت بلند مقامات پر چڑھکر چلا آرہا ہے۔
ان قریشا اخلفوک الموعدا	قریش نے تیرے معاہدہ کی خلاف ورزی کی
ونقضوا میثاقک المؤکدا	اور تیرے تاکیدی وعدے واقرار کو توڑ ڈالا
وزعموا ان لست تدعو احدا	انہوں نے یہ خیال کیا کہ تو کسی مظلوم کی امداد کیلئے اپنے کسی سپاہی کو نہیں بلا سکتا۔
وھم اذل واقل عددا	حالانکہ یہ قریش بہت ذلیل اور (ہماری بلند ہمتوں کے مقابلہ میں) تھوڑی تعداد میں ہیں
ھم بیتونا بالوتیر ھجدا	انہوں نے راتوں رات تہجد کے وقت ہمکو وتیر پر آلیا
وقتلونا رکعا وسجدا	اور ہمکو رکوع وسجود کرتے ہوئے قتل کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہم تمہاری ضرور امداد کرینگے خازن میں ہے

اگر میں تمہاری امداد نکردوں تو خدا میری کبھی بھی مدد نہ کرے یہ فرماکر مسلمانوں کو حکم دیا۔ جلدی جلدی فوجی طیاریوں میں مصروف ہو جاؤ۔ یا اللہ قریش کو ہماری فوجی طیاریوں اور پیشقدمی کی کچھ بھی خبر نہ ملے حتی کہ ہم انکی حدود میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے کہا۔ سفر کا سامان طیار کرو۔ حضرت ابو بکر رضہ صدیق اپنی صاحبزادی (حضورؐ کی بیوی) حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے تو انکو سامان سفر طیار کرتے دیکھا فرمایا۔ "بیٹی حضورؐ نے اسکا حکم دیا ہے" عرض کیا۔ جی ہاں اباجان، فرمایا۔ تمکو معلوم ہے کہ حضورؐ کس طرف کا ارادہ رکھتے ہیں، عرض کیا۔ جی نہیں حضورؐ نے کچھ نہیں بتلایا۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام منادی کرادی ہیں سرزمین مکہ کا رُخ کرونگا سب مسلمان پورے طور سے مسلح ہو جائیں۔

پھر خزاعہ کے مشہور رئیس بدیل بن ورقا اپنے قومی وفد کے ساتھ مدینہ میں حاضر ہوئے اور تمام تفصیلی حالات سے حضورؐ کو مطلع کیا اسکے بعد یہ خزاعی وفد مکہ واپس چلا گیا۔ اب قریش کو ندامت ہوئی کہ انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے بہت نقصان کیا ہے۔ ابو سفیان کو نمائندہ بنا کر مدینہ بھیجا تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدتِ معاہدہ میں مزید توسیع کرالے حضورؐ نے مسلمانوں سے فرمایا۔ ابو سفیان معاہدہ کی میعاد بڑھانے اور اسکو مضبوط کرنے کے لئے آرہا ہے اور واقعۂ دیتر کے نتائج سے وہ خوفزدہ ہیں راستہ میں ابو سفیان کو بدیل ملا اسکو یقین تھا کہ بدیل کا قومی وفد مدینہ ضرور گیا ہوگا۔ اسنے پوچھا۔ بدیل کہاں سے آرہے ہو۔ بدیل نے جواب دیا۔ میں اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ کسی کام کے لئے اس ساحلِ سمندر پر گیا تھا۔ اُسنے کہا تم محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئے تھے بدیل نے جواب دیا۔ نہیں۔

بدیل تو مکہ واپس چلا آیا۔ اور ابو سفیان نے مدینہ کا رخ کیا یہ حضورؐ کا خسر بھی تھا سیدھا اپنی صاحبزادی حضرت ام حبیبہ رضہ کے گھر میں داخل ہوا حضورؐ کا بستر بچھا ہوا تھا یہ اُسپر بیٹھنے لگا حضرت ام حبیبہ نے فوراً بستر لپیٹ دیا۔ اُس نے کہا۔ بیٹی کیا تجھکو مجھسے نفرت ہوگئی ہے جواب دیا۔ یہ حضورؐ کا بستر ہے اور تم کافر مشرک اور نجس ہو تم جیسے ناپاک آدمی کو اسپر بٹھانا میں پسند نہیں کرتی۔ ابو سفیان نے کہا بیٹی تم یہاں آکر خراب ہوگئی ہو یہ کہکر گھر سے نکل آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے اُسکے کسی کلام کا جواب نہیں دیا۔ یہ وہاں سے اُٹھکر حضرت صدیق رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ حضورؐ کی خدمت میں میرے متعلق سفارش کر دیجئے۔ انہوں نے جواب دیا میں اس معاملہ میں دخل نہیں دے سکتا یہاں سے

بھی اسکو کورا جواب ملا تو پھر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی درخواست پیش کی انہوں نے فرمایا۔ میں تمہارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کروں میں تمہاری گردن اُڑانے کے درپے ہوں اگر تمکو ہلاک کرنے کیلئے مجھکو دنیا میں کوئی چیز میسر نہ آئی تو میں چیونٹیوں کے ساتھ تمہارے مقابلہ میں نکلوں گا۔ اسکے بعد وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گھر میں حضرت فاطمہؓ بھی موجود تھیں آپکا جگر گوشہ حضرت حسنؓ بھی سامنے اُچھل رہے تھے حضرت علیؓ سے خطاب کرکے کہا کل تک تم ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہے اور تم ہمارے قریبی رشتہ دار بھی ہو میں ایک ضروری کام کے لئے یہاں آیا ہوں مجھکو یہاں سے مایوس ہو کر نہیں جانا چاہیئے تم میرے متعلق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سفارش کردو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا خدا تمکو ہدایت دے۔ حضورؐ نے ایک ایسے کام کا عزم کرلیا ہے جسکے متعلق ہم لب کشائی نہیں کرسکتے میری کیا جرأت کہ میں تمہارے متعلق حضورؐ سے سفارش کرسکوں۔ حضرت فاطمہؓ سے مخاطب ہو کر ابوسفیان بولا۔ آپ اپنے اس بچہ کو سکھلایئے کہ یہ کھلے مجمع میں میرے لئے امن و پناہ کا اعلان کردے۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا۔ ابھی میرا بچہ اس قابل نہیں ہوا کہ وہ لوگوں کیلئے امان طلب کرے علاوہ ازیں کس کی جرأت ہے۔ کہ حضورؐ سے کسی کے متعلق امان طلب کرے اور حضورؐ کی مرضی کے خلاف لب کشائی کرے ابوسفیان نے حضرت علیؓ سے کہا۔ میں بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں خدارا مجھے نیک مشورہ دیجئے حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میری سمجھ میں تو تمہارے بچنے کی کوئی صورۃ نظر نہیں آتی۔ البتہ یہ کر سکتے ہو کہ چونکہ تم قریش کے سردار ہو مسجد میں جاکر جرأت کرکے اعلان کردو مسلمانو مجھکو امان دو یہ کہکر اپنی سرزمین کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ ابوسفیان نے کہا۔ کیا اس سے میرا مقصد حاصل ہو جائیگا حضرت علیؓ نے فرمایا امید تو نہیں لیکن اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ابوسفیان مسجد میں گیا اور کھلے مجمع میں کہا مسلمانو میں تم سے امان کی درخواست کرتا ہوں یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کیطرف روانہ ہو گیا جب قریش کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا۔ کیا خبر لائے اُسنے سارا ماجرا بیان کردیا جب حضرت عمرؓ کا ذکر آیا تو کہا وہ ہمارا سخت دشمن ہے آخر کار علیؓ کے پاس گیا یہ بہت نرم دل تھے قریش نے کہا جب تم نے مسجد میں اپنے امن کا اعلان کیا تھا۔ تو محمدؐ نے منظور کیا تھا اُسنے کہا نہیں قریش نے کہا یار تم بھی کھلونا ہو علیؓ نے تمہارا مذاق اُڑایا تھا۔

۳/۸۹

واقعہ حاطبؓ بن ابی بلتعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی طیاریوں میں مصروف تھے کہ دفعۃً قریش کی مشہور لونڈی سارہ مکہ سے مدینہ میں آئی حضورؐ نے اس سے دریافت کیا مسلمان ہو کر آئی ہو اُس نے جواب دیا نہیں آپنے کہا ہجرۃ کرکے آئی ہو اُس نے کہا نہیں آپنے فرمایا تو پھر کیوں آئی ہو اُسنے کہا فقر و فاقہ اور سخت مفلسی کیوجہ سے آئی ہوں کھانے کے لئے کچھ دو اور پہننے کے لئے کپڑا دیجئے آپنے فرمایا تمہارے چاہنے والے مکہ کے نوجوان کہاں گئے (سارہ گانے والی تھی) اُس نے کہا غزوۂ بدر کے بعد مجھکو سب بھول گئے اُسپر قریش کے مسلمانوں نے اسکو خرچہ دیا اور کپڑے دیئے اسکے بعد مشہور صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ اُسکے پاس آئے اُس سے کہا۔ تم میرا یہ مکتوب مکہ لیجاؤ میں اسکے معاوضہ میں تمکو چند دینار اور ایک چادر دونگا۔ اس خط میں یہ لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر فوجکشی کرنے والے ہیں تم اپنی مدافعت کا سامان طیار کر لو، سارہ یہ مکتوب لیکر روانہ ہو گئی ادہر حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضورؐ نے اُسی دم مندرجہ ذیل سوار طلب کئے حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت عمارہؓ حضرت طلحہؓ حضرت مقدادؓ بن اسود حضرت ابو مرثدؓ انکو حکمدیا اسی وقت مکہ کی سڑک پر ہو لو۔ روضۂ خاخ میں تمکو ایک سانڈنی سوار عورت ملے گی اُس کے پاس حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا اُس سے یہ مکتوب لیکر اُسکو چھوڑ دینا اگر وہ انکار کرے تو اُسکی گردن اڑا دینا۔ حسب الحکم یہ سپاہی اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور معینہ مقام پر سارہ ملگئی اُس سے کہا مکتوب کہاں ہے اُس نے قسم کھائی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے انہوں نے اُسکی تلاشی لی کوئی خط برآمد نہ ہوا حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بول سکتے یہ کہکر تلوار سوت لی اُور اُس سے کہا خط نکالو ورنہ میں تمکو برہنہ کرتا ہوں اور تمہاری گردن مارتا ہوں جب اُس نے زیادہ اصرار دیکھا تو اپنی چوٹی سے خط نکالکر سامنے رکھدیا سواروں نے اسکو چھوڑ دیا اور خط لیکر مدینہ روانہ ہو گئے اور حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا حضورؐ نے حضرت حاطبؓ کو طلب کیا فرمایا یہ خط پہچانتے ہو عرض کیا جی ہاں فرمایا تم سے یہ حرکت کیوں سرزد ہوئی عرض کیا خدارا میرے خلاف اپنا فیصلہ صادر فرمانے میں جلدی نہ کریئے میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مینے اسلام اور مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا خیال بھی نہیں کیا اور نہ مجھکو کفر سے

کسی قسم کی محبت ہے اور نہ میں اُنکی طرف مائل ہوں اور نہ مرتد ہوا ہوں بفضلہ تعالیٰ سچے دل سے مسلمان ہوں، لیکن عرض یہ ہے کہ میں یہ خط لکھنے پر مجبور تھا مکہ میں ہر مہاجر کے اہل و عیال کو بچانے والا کوئی نہ کوئی شخص ضرور موجود ہے میں مکہ کا باشندہ نہیں ہوں مکہ میں بطور مسافر مقیم تھا میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں جو میری بیوی اور بال بچوں کی حفاظت کرے مینے صرف اس خیال سے قریش کو اطلاع دی ہے کہ وہ میرا یہ احسان سمجھکر میرے بال بچوں کی حفاظت کریں حالانکہ یہ میرا پکا عقیدہ ہے کہ خدا کافروں کو ضرور شکست دیگا اور میرا یہ خط اُنکو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکیگا یہ بیان سُنکر حضور ؐ نے فرمایا، حاطب رضؓ سچ کہتے ہیں یہ سچے دل سے مسلمان ہیں انکا بیان قابل سماعت ہے حضرت عمر رضؓ فوراً بول اٹھے مجھکو اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں حضور ؐ نے جواب دیا یہ بدری ہیں اور بدریوں کے متعلق خدا فرما چکا ہے۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ۔ بدریو! میں تمکو بخش چکا اب تم جو چاہو کرو

یہ سُنکر حضرت عمر رضؓ کی آنکھوں سے آنسوں ٹپک پڑے اور عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول اپنی مصلحتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ حضرت حاطب رضؓ کے شان میں خدا تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا	صالح مسلمانوں میرے اور اپنے دشمنوں (کافروں)
عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاۗءَ	کو اپنا دوست مت تصور کرو الخ

(قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ میں سورۂ ممتحنہ میں پورا بیان دیکھو)

لشکر اسلام کی روانگی

اس کے بعد دس رمضان المبارک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اور حضرت کلثوم رضؓ بن حصین غفاری کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا لشکر اسلام کی تعداد دس ہزار تھی خود حضور ؐ اور سب مسلمان روزہ دار تھے تمام مہاجرین اور انصار آپکے ہمرکاب تھے جبوقت آپ مقام کدید جو عسفان اور قدید کے مابین واقع ہے آئے تو آپنے روزے رکھنے چھوڑ دیئے حتی کہ مرالظہران میں پہنچے قریش اسلامی پیشقدمی سے بالکل غافل اور بیخبر تھے لیکن اپنے جرم (بنو بکر کی امداد) کے نتائج سے خوفزدہ ضرور تھے ابوسفیان روزانہ مکہ سے باہر نکلکر مسافروں سے مدینہ کی خبریں دریافت کرتا تھا۔ ایکروز وہ اور حکیم بن حزام

اور بدیل بن ورقا اس کام کیلئے مکہ سے باہر نکلے حضرت عباسؓ اپنے اہل و عیال سمیت مسلمان ہو کر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے جب مرالظہران میں پہنچے تو لشکر اسلامی دیکھا اور بلند آواز سے کہا کاش کوئی شخص قریش کو مسلمانوں کے جارحانہ اقدام سے مطلع کر دے اگر مکہ میں مسلمانوں کے داخلہ سے قبل قریش نے ہتھیار نہ ڈالے" اور اُن سے امان کی درخواست نہ کی تو سب قریشی من اولہ الی آخرہ ہلاک ہو جائینگے۔ وینز اتفاقاً ابوسفیان بن حرث (یہ دوسرے ابوسفیان ہیں) اور عبداللہ بن ابی امیہ حضورؐ کی خدمت میں پہنچ گئے یہ دونوں حضورؐ کے چچا زاد اور پھوپھی زاد بھائی ہیں حضورؐ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ بے التفاتی کی کیونکہ اُنہوں نے حضورؐ کو زبانی و جسمانی ایذا بہت پہنچائی تھی ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا حضورؐ یہ آپکے قریبی رشتہ دار آپکے بے نظیر عفو و رحم سے محروم نہ ہیں حضرت علیؓ نے ابوسفیان سے کہا تم حضورؐ کے منہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور وہی کلمات عرض کرو جو حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے اُن سے کہے تھے وہ الفاظ یہ ہیں۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ٥	بخدا کچھ شک نہیں کہ اللہ نے تمکو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور بے شک ہم قصوروار تھے۔

تمہارے یہ کلمات حضورؐ کو بہت ہی نرم کر دینگے ابوسفیانؓ نے اس پر عمل کیا حضورؐ نے یہ کلمات سنکر وہی جواب دیا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو دیا تھا۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ٥	اب تم پر کچھ الزام نہیں میں نے معاف کیا خدا بھی تمہارے قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے

ابوسفیان نے اسی وقت فی البدیہہ یہ اشعار پڑھے۔

لعمرك انی حین احمل رایة	مجھکو اپنی عمر کی قسم جب میں کفر کی حالت میں جھنڈا اٹھایا کرتا تھا
لتغلب خیل اللات خیل محمد	تاکہ لات (بت) کی فوج محمدؐ کی فوج پر غالب آجائے
هدانی هاد غیر نفسی ودلنی	مگر اب تو خدا نے مجھکو ہدایت کر دی ہے اور اس شخص کی خدمت
علی الله من طردته کل مطرد	میں بھیجدیا جسکو میں ہر موقعہ پر دھکیلا کرتا تھا۔

حضورؐ نے انکے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا "تو فی الواقع ہر موقعہ پر تونے مجھکو دھکیلا ہے" اسکے بعد حضرت سفیانؓ بن حرث نے اسلام کی بڑی اعلیٰ خدمات سرانجام دیں غزوہ حنین

میں جبکہ سارا لشکرِ اسلام بھاگ گیا تھا۔ یہی تھے جنہوں نے حضورؐ کی سواری کی لگام تھام رکھی تھی اور ایک لمحہ کیلئے بھی حضورؐ سے علیحدہ نہ ہوئے عمر بھر شرم کیوجہ سے حضورؐ کے چہرہ کیطرف نہیں دیکھا اسلام قبول کرنے کے بعد حضورؐ انکو بہت دوست رکھتے تھے اور بشارت سنائی کہ تم جنتی ہو فرمایا مجھکو امید ہے کہ یہ سفیان (جنت میں) حضرت حمزہ رض کے بھتیجے ہوں گے جب یہ حضرت سفیانؓ بن حارث حالت نزع میں تھے تو حاضرین سے فرمایا۔ مجھپر کوئی شخص نہ روئے کیونکہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے گناہ کا ایک کلمہ بھی اپنے منہ سے نہیں نکالا حضورؐ کا لشکر مرالظہران میں عشاء کے وقت پہنچا۔ حکم دیا۔ تمام سپاہی آگ روشن کریں۔ دس ہزار لشکریوں نے آگ جلائی۔ لشکر کی حفاظت کے لئے حضرت عمرؓ کو مقرر فرمایا حضرت عباسؓ فرماتے ہیں حضورؐ سے ملاقات کرنے کے بعد میں آپکے سفید خچر پر سوار ہو کر مکہ کیطرف اس نیت سے روانہ ہوا کہ راستہ میں کوئی لکڑیاں اٹھانے والا یا مویشی چرانے والا یا اور کوئی شخص ملجائے تو میں اس سے کہوں۔ اسی وقت دوڑے ہوئے قریش کے پاس جاؤ اور ان سے کہو لشکرِ اسلام مکہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ مکہ میں مسلمانوں کے داخلہ سے پہلے حضورؐ سے امان کی درخواست کر دیں اس فکر میں جا رہا تھا کہ دفعتہً ابوسفیان امیر معاویہؓ کے والد اور بدیل بن ورقاء باتیں کرتے ہوئے سنے گئے ابوسفیان بدیل سے کہہ رہا تھا میں نے آجتک اتنا بڑا لشکر نہیں دیکھا۔ بدیل نے جوابدیا۔ یہ خزاعہ کا لشکر ہے۔ جو تم سے انتقام لینے کیلئے جمع ہو رہا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ بھلا خزاعہ کو اتنی توفیق کہاں کہ وہ ہمارے مقابلہ میں اتنا بڑا لشکر فراہم کر سکیں۔ میں نے اسکو آواز دی۔ ابو حنظلہ (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے) اُسنے میری آواز پہچان کر کہا۔ ابوالفضل (حضرت عباسؓ کی کنیت) ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اُسنے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ یہاں کیسے آئے۔ میں نے جوابدیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دس ہزار کا لشکر ہے تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اے قریش والو! اب تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اُسنے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اب خلاصی کی صورت ہے۔ میں نے کہا اگر انہوں نے تمکو دیکھ لیا تو فوراً تمہاری گردن اڑا دینگے اس خچر پر میرے پیچھے سوار ہو جاؤ۔ میں تم کو انکے پاس لیجاتا ہوں اور تمہارے لئے امان کی درخواست کرتا ہوں۔

ابوسفیان کا اسلام

وہ میرے پیچھے سوار ہو گیا اور اُسکے دونوں ساتھی (حکیم بن

حزام اور بدیل بن ورقار) واپس مکہ چلے گئے میں خچر دوڑاتا ہوا لشکرِ اسلام کیطرف روانہ ہوا اسلامی فوجوں کے درمیان سے ہمارا گذر ہوا سب ہمکو بنظر غور دیکھتے اور آپس میں کہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر اُنکے چچا سوار ہیں۔ جب ہم حضرت عمر رض کے حلقہ میں پہنچے تو انہوں نے دریافت فرمایا، تمہارے ساتھ یہ کون ہے۔ جب اُنکی نظر ابوسفیان بن حرب پر پڑی تو چلا اٹھے یہ تو خدا کا دشمن ابوسفیان ہے۔ الحمدللہ کہ تم اسکو کوئی ضمانت و ذمہ داری دینے کے بغیر اس کو گرفتار کرنے پر قادر ہو گئے (یعنی کسی مسلمان نے اسکی جان بخشی کی ضمانت و ذمہ داری نہیں دی اور یہ واجب القتل ہے) یہ کہکر حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دوڑے میں فوراً خچر سے اُترا اور اُن سے پہلے دوڑ کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچگیا حضرت عمر رض بعد میں پہنچے اور عرض کیا حضورؐ ابوسفیان دشمن خدا یہاں ہے مجھکو اجازت دیجئے کہ میں اُسکی گردن اڑا دوں۔ مینے عرض کیا حضورؐ مینے انکو اپنی حفاظت میں لیا ہے۔ یہ کہکر میں حضورؐ کے قریب ہو گیا اور سر مبارک پکڑ کر کہا آج میرے سوا کوئی اور شخص سرگوشی نہیں کر سکتا جب حضرت عمر رض نے ابوسفیان کے قتل پر زیادہ اصرار کیا تو مینے کہا آپ ذرا تحمل سے کام لیجئے۔ اگر ابوسفیان آپکا رشتہ دار ہوتا تو آپ اُس کے قتل کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالتے حضرت عمر رض نے جوابدیا۔ آپکو مجھپر فضیلت حاصل ہے اسلئے کہ حضورؐ کو میری نسبت آپ سے زیادہ محبت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا، عباس تم انکو اس وقت اپنے خیمہ میں لیجاؤ۔ کل صبح میرے سامنے پیش کرنا حسب الحکم میں ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں لے گیا۔ دو صبح کو حضورؐ کے سامنے لیگیا جب اُسپر حضورؐ کی نظر پڑی تو فرمایا، ابوسفیان کیا ابھی تمہارے مسلمان ہونے کا وقت نہیں آیا اُس نے عرض کیا، حضورؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ بہت ہی رحمدل بہت ہی شریف اور رشتہ داروں سے بہت اچھا سلوک کرنے والے (ابوسفیان حضورؐ کا خسر ہے اور امیر معاویہ رض کی ہمشیرہ حضورؐ کی بیوی ہیں) یہ تو مجھے یقین ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر آپکو خدا کا رسول تسلیم کرنے میں ابھی تک میرے دل میں کسیقدر خلش باقی ہے حضورؐ نے پھر وہی اپنے الفاظ دُہرائے اُسنے بھی وہی جواب دیا مینے جھنجلا کر غضب آلود لہجہ میں اس سے کہا، کمبخت اس سے قبل کہ تیری گردن اُڑے تو اپنے منہ سے کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے اُسنے کلمہ شہادت پڑھکر اسلام قبول کر لیا اُسکے ساتھ حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا نے اسلام قبول کر لیا اسکے بعد میں نے

عرض کیا حضورؐ ابوسفیان دنیادار ہے دنیاوی وجاہت وعزت کا بہت متمنی ہے آپ کبھی اُسکی کچھ تھوڑی سی عزت افزائی کیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ گزین ہوگا اس کی جان بخشی ہے (۲) جو شخص مسجدالحرام میں پناہ گزین ہوگا اُسکی بھی جان بخشی ہے (۳) جو شخص اپنے مکان کے دروازے بند کرکے اندر ہو بیٹھے گا اُس کی بھی جان بخشی ہے (۴) جو شخص حکیمؓ بن حزام کے مکان میں پناہ گزین ہوگا اُسکی بھی جان بخشی ہے۔

عباس وادی کے تنگ حصہ میں ابوسفیان کو کھڑا رکھو اسکے سامنے سے ہماری فوجیں گذرینگی حسب الحکم میں نے ابوسفیان کو معینہ مقام پر کھڑا کرلیا اور ایک ایک کرکے تمام اسلامی فوجیں اپنے نمایاں جھنڈوں کے ساتھ ہمارے سامنے سے گذرنے لگیں سب سے پہلے قبیلہ سلیم کی فوج گذری ابوسفیان نے مجھسے پوچھا یہ کونسی فوج ہے میں نے جوابدیا۔ قبیلہ سلیم کی فوج۔ ابوسفیان نے کہا۔ ان سے میری کوئی عداوت نہیں اسکے بعد قبیلہ مزینہ کی فوج آئی اُسنے کہا انسے بھی میری کوئی دشمنی نہیں الغرض ہر فوج کے متعلق اسنے یہی کہا۔ انسے میری کوئی دشمنی نہیں حتیٰ کہا آخری بہتر لشکر آیا اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف فرما تھے تمام مہاجرین اور انصار اسی لشکر میں تھے اور سب سرسے قدم تک لوہے میں ڈوبے ہوئے تھے صرف آنکھیں نظر آتی تھیں۔ ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ کیا اعلیٰ لشکر ہے یہ کون ہے میں نے کہا۔ یہ حضورؐ کا لشکر ہے جس میں صرف مہاجرین اور انصار ہیں ابوسفیان نے کہا۔ دنیا میں کوئی شخص اس لشکر کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ابوالفضل مبارک ہو تمہارا بھتیجا آج دنیا کا ایک زبردست بادشاہ بنگیا میں نے کہا۔ خدا تمکو ہدایت دے یہ بادشاہی نہیں ہے یہ نبوت ہے اُسنے کہا۔ ہاں یہ نبوت ہے میں نے اُس سے کہا۔ اب تم شہر میں جاؤ اور قریش کو ڈراؤ یہ سنتے ہی ابوسفیان دوڑا ہوا مکہ میں گیا اور بیت اللہ کے صحن میں پکار کر کہا۔ قریش۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑا بھاری لشکر لیکر آیا ہے تم کسی طرح اُسکا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ عتبہ کی بیٹی ہند فوراً دوڑی ہوئی آئی اور ابوسفیان کی مونچھیں پکڑ کر کہا۔ اس نالائق کو قتل کردو دیکھیں یہ کیسی بری خبر لایا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ اے میری قوم اسکے الفاظ کی پرواہ نہ کرو محمدؐ کے ساتھ اتنا بڑا لشکر ہے کہ کوئی طاقت اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی قریش نے کہا۔ تو پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے متعلق کیا احکام صادر کئے ہیں۔

داخلہ سے پہلے حضورؐ کا اعلان

ابوسفیان نے کہا، انہوں نے اعلان کیا ہے جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لیگا اسکی جان بخشی کیجائیگی ۔ ت نے کہا خدا تجھکو غارت کرے سارا شہر اتنی سی جگہ میں کس طرح سما سکتا۔ ہے اسنے کہا (۲) جو شخص بیت اللہ میں پناہ لیگا اسکی جان بخشی کیجائیگی (۳) جو شخص اپنے مکان کے اندر دروازے بند کرکے بیٹھ جائیگا اُسکی بھی جان بخشی کی جائیگی (۴) جو شخص حکیمؓ بن حزام کے گھر میں پناہ لیگا اسکی بھی جان بخشی کیجائیگی +

اسکے بعد حکیمؓ بن حزام اور بدیل بن ورقار کو مبلغ اسلام بناکر مکہ میں بھیجا اسکے بعد آپنے مکہ کیطرف حرکت کی اور مندرجہ ذیل فوجوں کو اسطرح آگے بڑھنیکا حکمدیا۔

(۱) حضرت زبیرؓ کو اپنا جھنڈا عنایت کرکے مہاجرین و انصار کی کل سوار فوجیں آپکے ماتحت کردیں اور حکمدیا مکہ کے بالائی حصہ میں داخل ہوکر مقام حجوں میں میرا جھنڈا گاڑ نا۔

(۲) حضرت خالدؓ بن ولید کو قضاعہ اور بنو سلیم کی فوجوں پر متعین کرکے حکمدیا۔ تم مکہ کے زیریں حصہ سے اندر داخل ہونا۔

(۳) حضرت سعدؓ بن عبادہ کو ایک فوج دیکر حکمدیا۔ تم کدٰی سے اندر داخل ہونا۔ فوجوں کو روانہ کرتے وقت حضورؐ نے تمام اسلامی افسروں کو ہدایت کردی جو شخص تمہاری مزاحمت کرے یا تمہارا مقابلہ کرنے کیلئے ہتھیار اُٹھائے اُسکو وہیں قتل کردینا کسی اور شخص کو نہ قتل کرنا۔ ہاں مندرجہ ذیل اشخاص اور عورتیں جہاں بھی ملیں خواہ وہ کعبۃ اللہ کے غلاف کے نیچے ہوں انکو ضرور قتل کردینا۔

(۱) عبداللہ بن ابی سرح یہ مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تھا اور کافروں سے ملگیا تھا (۲) عبداللہ بن خطل۔ حضورؐ نے اسکو ایک کام کیلئے باہر بھیجا اُسکا غلام جو مسلمان تھا اسکے ہمراہ تھا راستہ میں اپنے غلام کو حکمدیا ایک بھیڑ ذبح کرکے میرے لئے کھانا طیار کردیہ کہکر سوگیا جب جاگا تو غلام نے ابھی تک کھانا طیار نہیں کیا تھا اُسنے اُس بے قصور غلام کو قتل کردیا اور پھر خود مرتد ہوگیا (۳) عبداللہ بن خطل کی دو گانے والی لونڈیاں یہ دونوں اپنے گانے میں حضورؐ کی ہجو بیان کرتی تھیں (۴) حویرث بن نقید یہ مکہ میں حضورؐ کو ایذا پہنچاتا تھا (۵) مقیس بن صبابہ یہ پہلے مسلمان تھا اسنے ایک انصاری کو قتل کردیا جسنے اس کے بھائی کو دھوکہ سے مارڈالا تھا۔ پھر یہ مقیس اُس انصاری کو قتل کرکے مرتد ہوگیا۔

(۶) سارہ قریش کی مشہور لونڈی جو حضورؐ کو بہت تکلیف پہنچاتی تھی (۷) عکرمہ بن ابی جہل
لشکر اسلام کے میمنہ پر اسلم۔ سلیم۔ غفار۔ مزینہ۔ جہینہ اور عرب کے مختلف قبائل کی فوجیں
متعین تھیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ پیدل فوج، دراُن لوگوں پر مقرر تھے جو غیر مسلح تھے مثلاً
بال بچے عورتیں۔ حضورؐ نے حضرت خالدؓ کو یہ حکم بھی دیا تھا۔ اگر مکہ والوں میں سے کوئی
قوم تمہارا تعرض کرے تم اسکا قتل عام کر دینا اور شہر میں مجھسے صفا پر ملنا آخر یہی ہوا۔
جو شخص اُنکے لشکر سے متصادم ہوا اُنہوں نے اسکو وہیں ٹھنڈا کر دیا۔ انصاری فوج
کا جھنڈا حضرت سعدؓ بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا جب وہ ابو سفیان کے سامنے سے
گذرے تو کہا، آج الانصار نے قریش کو ہاتھوں ہاتھ لینا ہے آج خونریز جنگ ہوگی۔
خدا آج قریش کو ذلیل کر دیگا۔ ابو سفیان نے حضورؐ کو حضرت سعدؓ کے کلمات سے مطلع
کیا حضورؐ نے فرمایا، آج کے دن تو خدا قریش کو عزت بخشیگا یہ فرما کر حضرت سعدؓ کو طلب
کر کے اُن سے جھنڈا چھین کر انکے بیٹے حضرت قیسؓ کے حوالہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شہر کے بالائی حصہ سے مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے لئے خیمہ نصب کیا گیا۔ حضرت
زبیرؓ بغیر کسی مزاحمت کے مکہ کے بالائی حصہ سے داخل ہو گئے لیکن حضرت خالدؓ
بن ولید کے راستہ میں مکہ کے زیرین حصہ خندلہ میں قریش کے چند بیوقوف افراد نے صفوان
بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو کے ماتحت ایک فوج جمع کر کے اسلامی فوج
کی مزاحمت کی حضرت خالدؓ بن ولید نے سخت حملہ کر کے انکو شکست دی دشمن کے تیرہ
آدمی قتل ہوئے حضرت خالدؓ کی سوار فوج سے صرف ایک سپاہی حضرت سلمہؓ بن میلاء
شہید ہوئے حضرت خالدؓ بن ولید کے صاحبزادے حضرت خنیسؓ اور حضرت کرزؓ بن
جابر اپنی غلطی سے شہید ہو گئے اسلئے کہ یہ دونوں معینہ راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر
چلے گئے تھے حماس بن قیس مکہ میں لشکر اسلام کے داخلہ سے پہلے اسلحہ فراہم کر رہا تھا
اسکی بیوی نے دریافت کیا۔ یہ کیوں جمع کر رہے ہو۔ اُسنے کہا۔ میں آج محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) کی فوج سے جنگ کرونگا۔ بیوی نے کہا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فوج سے کوئی
شخص مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اُسنے کہا۔ مجھکو یقین واثق ہے کہ میں لڑائی میں ضرور کامیاب
ہوں گا اور کسی مسلمان کو قید کر کے اُس سے تیری خدمت کراؤں گا۔ یہ کہکر خندمہ کی لڑائی
میں شریک ہوا حضرت خالدؓ بن ولید نے ایک ہی حملہ میں انکو شکست دیدی دشمن کے کچھ

آدمی مارے گئے باقی بُری طرح بھاگ گئے حماس بھی بھاگ کر دوڑا ہوا اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا جلدی سے دروازے بند کر دو۔ بیوی نے کہا۔ اب وہ تمہارے الفاظ کہاں ہیں اُس نے کہا۔

انك لو شهدت يوم الخندمة	اگر تم خندمہ کی لڑائی دیکھتیں
اذ فر صفوان و فر عكرمه	جسوقت صفوان اور عکرمہ نے راہ فرار اختیار کی
وحيث زيد قائم كالمؤتمه	اور زید رضؓ ماتم پھیلانے والی تلوار لئے کھڑے تھے
واستقبلتنا بالسيوف المسلمه	اور گردن اڑانے والی تلواریں ہمارا استقبال کر رہی تھیں
يقطعن كل ساعد و جمجمه	کلائیاں اور کھوپڑیاں اڑا رہی تھیں
ضربا فلا تسمع الا غمغمه	چاروں طرف سے بہادروں کی شمشیر زنی کی آواز آرہی تھی
لم تنطقي في اللوم ادنى كلمه	تو تم اسوقت مجھکو طعنہ دینے میں ایک ادنیٰ کلمہ بھی استعمال نہ کرتیں

حضورؐ کا داخلہ حضورؐ سر جھکائے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اور مکہ کے بالائی حصہ میں اپنا خیمہ نصب کیا اسوقت حضورؐ کے سر مبارک پر کالی پگڑی تھی اور خود پہنے ہوئے تھے جسوقت آپنے اُسکو اُتارا تو ایک شخص (سپاہی) نے عرض کیا ابن حنظل خانہ کعبہ کے غلاف میں لٹکا ہوا ہے فرمایا اسکو فوراً قتل کر دو یہ شخص اسلام سے مُرتد ہو گیا تھا۔ ایک مسلمان کو قتل کیا جو اسکا خادم تھا ایک ایسی لونڈی رکھی تھی جو اپنے گانے میں حضورؐ کی ہجو بیان کرتی تھی صحابۂ کرام اور احکام اسلام کا مضحکہ اڑاتی تھی قریش کے اوباش وبدمعاش افراد ایک جگہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کو طلب کیا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا لبیک وسعدیک (حاضر خدمت ہوں) حضورؐ نے حکم دیا۔ انصار کو میرے سامنے طلب کرو۔ انصار کے علاوہ اور کوئی شخص نہ آئے حسب ارشاد حضرت ابوہریرہؓ نے انصار کو ندا دی وہ سب جمع ہو گئے حضورؐ نے اُنسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم نے قریش کے اوباش کو دیکھا وہ جمع ہو رہے ہیں (ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا) انکو گاجر مولی کیطرح کاٹ کر رکھ دو صفا پر مجھسے ملنا پھر تو مسلمان قریش کے متعلق خاطر خواہ کارروائی کرنے کیلئے دلیر ہو گئے اور جسکو قتل کرنا چاہتے بے دریغ قتل کر دیتے جب تمام فوجی کارروائیوں سے فراغت حاصل ہوئی تو حضورؐ سوار ہو کر آگے بڑھے مسجد الفتح کے قریب مقام حجون میں اپنا جھنڈا گاڑا اسکے بعد بیت اللہ کا رُخ کیا آپکے چاروں طرف

مہاجرین و انصار تھے سواری کی حالت میں بیت اللہ کا سات دفعہ طواف کیا۔ طواف سے فارغ ہو کر کعبۃ اللہ کے قدیمی کلید بردار عثمان بن طلحہ کو طلب کیا اور اُن سے کنجیاں لیں دروازہ کھولا گیا اور حضور اندر تشریف لے گئے سامنے ایک کبوتر کی مورت نظر آئی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی حضور نے اپنے ہاتھ سے اُسکو توڑا اور پھینکدیا آپکے ہاتھ میں کمان تھی اس وقت بیت اللہ میں تین سو ساٹھ بت نصب تھے آپنے اپنی کمان سے انکو توڑنا شروع کیا اور زبان سے یہ ارشاد فرماتے جاتے۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ	حق آیا اور باطل نیست و نابود ہوا
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا	اور باطل تو مٹنے والی چیز ہے
جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ	حق آیا باطل کو نہ شروع میں ٹھہرنے کی طاقت ہے اور نہ آخر میں۔

اب بت ہیں کہ دھڑا دھڑ گرتے چلے جا رہے ہیں اور مختلف تصاویر تھیں ایک صورت دیکھی کہ حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل (جنسے عرب کی نسل چلتی ہے) اپنی کمانیں سیدھی کر رہے ہیں حضور نے فرمایا خدا ان کافروں کو غارت کرے ان دونوں بزرگوں نے عمر بھر کمان اپنے ہاتھ میں نہیں لی تمام تصاویر کو مٹانے اور محو کرنے کا حکم دیا اور اسی دم اسکی تعمیل ہوئی اسکے بعد دروازہ بند کرنیکا حکم دیا اسوقت کعبہ کے اندر صرف آپ حضرت اُسامہ اور حضرت بلال تھے اور اس دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر جو دروازہ کے بالمقابل تھی۔ نماز پڑھی پھر چاروں طرف چکر لگایا اور اللہ اکبر کے نعرے خوب آواز سے بلند کئے اور توحید کے کلمات مثلاً لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وغیر ذلک ارشاد فرمائے اس کے بعد دروازہ کھولا اور باہر حرم میں تمام قریش کھڑے ہوئے نظارہ دیکھ رہے تھے حضور نے دروازہ کھولتے ہی کعبۃ اللہ کی دونوں چوکھٹیں پکڑلیں اس وقت تمام قریش آپکے نیچے تھے (کعبۃ اللہ زمین سے کافی اونچا ہے) حضور نے زبان سے ارشاد فرمایا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ	خدا تو صرف ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اُسنے اپنا وعدہ فتح سچ کر دکھایا اُسنے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی نصرت و امداد کی اور تنہا کافروں کے تمام لشکروں کو شکست فاش دی۔

جاہلیت وکفر کی تمام سابقہ رسومات ومعاہدات آج میں اپنے قدموں کے نیچے پائمال کرتا ہوں۔ اے جماعت قریش آج خدا نے تمہاری خاندانی نخوت تکبر غرور اور شرافت کو خاک میں ملادیا۔ تمام بنی نوع انسان حضرت آدمؑ کی اولاد میں اور خود حضرت آدمؑ مٹی سے بنے ہیں اسکے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

لوگو ہمنے تم سبکو ایک مرد آدمؑ اور ایک عورت حوّاؑ سے پیدا کیا پھر تمکو مختلف خاندان اور قبائل میں تقسیم کردیا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو خدا سے بہت ہی ڈرے اللہ تعالیٰ تمام باتوں کو جاننے والا اور خبردار ہے۔

قریش میرے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کرونگا سب نے کہا ہم سبکو یہی توقع ہے کہ آپ ہمارے ساتھ نیک سلوک کرینگے آپ ہمارے شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے صاحبزادے بلند اقبال ہیں حضورؐ نے فرمایا میں تو بھی آج تم سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف ؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔

جاؤ میں تم سبکو رہا کرتا ہوں یہ فرماکر بیٹھ گئے حضرت علی رضؓ نے کعبہ کی کنجیاں ہاتھ میں لیکر عرض کیا حضورؐ خانہ کعبہ کی کلید برداری اور اسکی خدمت گذاری ہمارے خاندان میں محدود کردیجئے یعنی ہمکو اسکا متولی بنادیجئے حضورؐ نے فرمایا عثمان بن طلحہ کہاں ہیں۔ انکو طلب کرکے پیش کیا گیا حضورؐ نے فرمایا عثمان تم اپنی کنجیاں سنبھالو آج نیک سلوک کرنیکا دن ہے حضرت عثمان بن طلحہ فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں (قبل از اسلام) کعبۃ اللہ دوشنبہ اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک روز حضورؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہونیکا ارادہ کیا کچھ مسلمان بھی آپکے ہمراہ تھے مینے فوراً دروازہ بند کردیا اور دل کھولکر حضورؐ کو مغلظات (گالیاں) سنائیں حضورؐ نے تحمل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عثمان عنقریب تم دیکھو گے کہ یہ کنجیاں میرے ہاتھ میں ہونگی اور اسوقت میں جسکو چاہوں گا یہ کنجیاں دونگا مینے عرض کیا اس روز تمام قریش ہلاک ہوچکے ہونگے فرمایا نہیں بلکہ اُس روز انکی عزت افزائی ہوگی یہ کلمات سُنکر مجھکو یقین ہوگیا کہ عنقریب ایک ایسا دن آنے والا ہے جب فتح مکہ کا

دن آیا تو مجھ سے فرمایا عثمان کنجیاں میرے حوالہ کردیں مینے کنجیاں آپکے سامنے پیش کردیں پھر مجھکو واپس عنایت کر کے ارشاد فرمایا اب تم ہمیشہ کیلئے بیت اللہ کے خادم و مہتمم مقرر کئے جاتے ہو جو شخص تم سے ظلماً یہ کنجیاں چھینیگا وہ خداتعالیٰ کی گرفت میں آئیگا۔ عثمان خدا نے تمہارے خاندان کو اسکا والی و مہتمم مقرر کیا ہے تم اسکی آمدنی اپنے خرچ کے مطابق لے سکتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو بیت اللہ کی چھت پر چڑھکر اذان دینے کا حکم دیا۔ ابو سفیان بن حرب (امیر معاویہ رضؓ کے والد) عتاب بن اسید۔ حارث بن ہشام۔ و دیگر اشراف قریش کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے عتاب نے کہا خدا نے میرے باپ اسید کو یہ اکرام بخشا کہ وہ یہ اذان سننے سے قبل ہی فوت ہوگیا اگر وہ یہ کلمات اذان سنتا تو اسکی روح کو صدمہ پہنچتا۔ حارث نے کہا کاش میں آج کے دن سے پہلے مرگیا ہوتا جویریہ ابوجہل کی بیٹی نے کہا خدا نے میرے والد کو یہ اکرام بخشا کہ وہ بلال کی ڈھینچو ڈھینچو دگدھے کی آواز سننے سے پہلے ہی مرگیا۔ ابو سفیان نے کہا میں تو کچھ کہتا ہی نہیں میں اپنے منہ سے جو کچھ کہونگا یہ کنکریاں بھی (میرے خلاف) بول اٹھینگی دفعتہً حضور نمودار ہوئے فرمایا مجھکو تمہاری گفتگو کا علم ہوگیا حارث و عتاب نے عرض کیا اب ہمکو یقین ہوگیا کہ آپ فی الواقع خدا کے سچے رسول ہیں کیونکہ صرف خدا ہی نے آپکو ہمارے ملفوظات سے مطلع کیا ہے اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی رضؓ (حضرت علی رضؓ کی ہمشیرہ) کے گھر میں تشریف لیگئے۔ غسل کر کے فتح کی خوشی میں آٹھ رکعتیں بطور شکرانہ ادا کیں اب یہ رسم جاری ہوگئی کہ جو مسلمان فاتح کسی شہر یا قلعہ کو فتح کرتا وہ بھی یہ رکعتیں شکریہ کے طور پر ادا کرتا حضرت ام ہانی رضؓ نے عرض کیا مینے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے میرے بھائی حضرت علی رضؓ انکے تعاقب میں تھے مینے جھٹ اندر سے دروازہ بند کرلیا انہوں نے مجھسے اصرار کیا میں ان دونوں کو ضرور قتل کرونگا میں اسی وقت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی حضورؐ اس وقت ایک لگن سے جسمیں ابھی آٹے کے نشانات کافی تھے غسل کررہے تھے اور حضورؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضؓ پردہ ڈالے کھڑی تھیں غسل سے فارغ ہوکر میری طرف متوجہ ہوئے تم کون ہو مینے عرض کیا حضورؐ میں ہوں ام ہانی (انکے خاوند کا نام ہبیرہ بن ابی وہب ہے) آپ نے فرمایا مرحبا خوش آمدید ام ہانی تمکو مبارک ہو مینے اپنے دونوں دیوروں کا اور حضرت علی رضؓ کے اصرار کا تذکرہ کیا حضورؐ نے فرمایا جنکو تم نے اپنی حفاظت میں لے لیا در اصل وہ ہماری حفاظت میں آگئے جنکی تمنے جان بخشی

کی بہنے بھی اسکی جان بخشی کی اسکے بعد حضورؐ لوگوں سے بیعت لینے کیلئے کوہ صفا پر بیٹھ گئے حضرت عمرؓ فاروق آپ سے نیچے کھڑے تھے بیعت کی تمام رسوم اور شرائط آپ ہی ادا کر رہے تھے اسکے بعد حضورؐ نے اعلان کیا میں تمام کافروں کی جان بخشی اور عفوِ عام کا اعلان کرتا ہوں مگر یہ نو اشخاص جہاں بھی ملیں حتیٰ کہ اگر کعبۃ اللہ کا غلاف تھامے ہوئے بھی پائے جائیں انکو قتل کر دیا جائے

(۱) عبداللہ بن ابی سرح (۲) عکرمہ بن ابی جہل (۳) عبدالعزیٰ بن خطل (۴) حارث بن نقید (۵) مقیس بن صبابہ (۶) ہبار بن اسود (۷) و (۸) ابن خطل کی دونوں لونڈیاں جو حضورؐ کی ہجو کرتی تھیں (۹) سارہ قریش کی مشہور لونڈی عبداللہ بن ابی سرح اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمانؓ بن عفان کے گھر میں چھپ گئے حضرت عثمانؓ انکو حضورؐ کے سامنے لائے اور اُن کے لیئے امان کی درخواست پیش کی پہلے تو آپ نے منہ پھیر لیا تاکہ کوئی مسلمان کھڑے ہو کر اسکو قتل کر دے لیکن جب کسی نے نہیں سمجھا تو آپ نے معافی کی درخواست قبول کر لی حضورؐ نے مسلمانوں سے فرمایا میں نے اسواسطے منہ پھیر لیا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر اسکو قتل کر دے مسلمانوں نے عرض کیا آپ نے اشارہ کر دیا ہوتا حضورؐ نے فرمایا آنکھ سے اشارہ کرنا انبیا کا شیوہ نہیں انکا جرم یہ تھا کہ پہلے مسلمان تھا کاتب وحی تھا پھر مرتد ہو کر مدینہ سے بھاگ گیا اور کافروں سے جا ملا۔ عکرمہ بن ابی جہل مکہ سے بھاگ کر یمن چلے گئے تھے انکی بیوی حکیم بنت حرث مسلمان ہو گئی تھیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خاوند کی جان بخشی کی درخواست پیش کی حضورؐ نے درخواست قبول فرمائی یہ امان نامہ لیکر انکے پیچھے یمن گئیں اور اپنے خاوند کو وہاں سے لاکر حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور خوب اسلامی خدمات سرانجام دیں حتیٰ کہ یرموک کی لڑائی میں عیسائیوں سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے یہ مشہور دشمن اسلام ابوجہل کے بیٹے ہیں۔ ابن خطل حارث مقیس اور ابن خطل کی لونڈی یہ سب قتل کر دیئے گئے مقیس کا یہ قصور تھا کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گیا تھا اور مکہ میں مشرکوں سے جا ملا تھا ابن خطل کو حضرت سعید بن حریثؓ اور ابو برزہ اسلمی دونوں نے ملکر قتل کیا ابن خطل کی دو گانے والی لونڈیوں میں سے ایک قتل کر دی گئی دوسری بھاگ گئی بعد میں اسکے لئے حضورؐ کی خدمت میں جان بخشی کی درخواست پیش کی گئی جو قبول کر لی گئی حویرث بن نقید کو حضرت علیؓ نے قتل کیا مقیس بن صبابہ کو اسی کے ایک رشتہ دار حضرت غیلہؓ بن عبداللہ نے قتل کیا۔ ہبار بن اسود کا قصور یہ تھا کہ اس نے حضورؐ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ہجرت کرتے

وقت نیزہ سے قتل کیا تھا اُسنے حضرت زینبؓ کو اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ سواری سے گر کر ایک سخت پتھر پر جا پڑیں نہ صرف انکی جان گئی بلکہ حمل بھی باہر نکل آیا یہ اسوقت بھاگ گیا تھا بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اور حضورؐ نے خون معاف کر دیا سارہ کی جان بخشی کے لئے بھی سفارش پیش کیگئی حضورؐ نے قبول فرمائی دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع کے سامنے یہ خطبہ دیا۔

دنیا کے اول روز سے قیامت تک خدا نے مکہ میں ہر قسم کی خونریزی کرنا حرام کر رکھی ہے خدا نے مجھکو اس حرمت سے مستثنیٰ کر کے صرف چند گھنٹوں کی خونریزی کی اجازت دی تھی سو وہ حرمت آج پہلے کیطرح لوٹ آئی ہے جتنے اشخاص یہاں حاضر ہیں وہ سب اُن لوگوں کو جو یہاں سے غائب ہیں مطلع و باخبر کر دیں کہ آئندہ مکہ میں قیامت تک ہر طرح کی خونریزی قطعاً حرام ہے۔ حضورؐ صفا پر دعا مانگ رہے تھے کہ انصار آپسمیں کہنے لگے حضورؐ اب اپنے وطن (مکہ) میں سکونت اختیار کر لینگے آپ نے دعا سے فارغ ہو کر اُن سے دریافت کیا تمنے کیا کہا اسنے بتانے سے انکار کیا جب حضورؐ نے زیادہ اصرار کیا تو بتا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا

معاذ اللہ المحیا محیاکم والممات مماتکم۔	استغفر اللہ میں تمہارا ساتھ چھوڑ سکتا ہوں میں تمہارے ساتھ زندہ رہوں گا اور تمہارے ساتھ مروں گا۔

فضالہ بن عمیر نے حضورؐ کو طواف کرنے کی حالت میں قتل کرنے کا ارادہ کیا جب یہ حضورؐ کے قریب پہنچا تو فرمایا فضالہ ہیں اُسنے جواب دیا جی ہاں فرمایا ابھی تم کیا ارادہ کر رہے تھے۔ عرض کیا کچھ نہیں میں تو خدا کا ذکر کر رہا تھا حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا خدا سے استغفار (بخشش) مانگو پھر اسکے سینہ پر ہاتھ رکھا۔ اُسکا دل ٹھر گیا۔ حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں جب حضورؐ نے میرے سینہ سے ہاتھ ہٹایا تو آپکے مقابلہ میں دنیا کی کل چیزیں میری نظر میں حقیر ہو گئیں اور مجھکو آپ سے انتہائی محبت ہو گئی جب میں اپنے مکان کیطرف جا رہا تھا تو راستہ میں میری محبوبہ ملی جسکے عشق کے اندر میں گرفتار تھا اُسنے کہا آؤ دل بہلائیں میں نے کہا اب وہ فضالہ نہیں رہا اللہ کا اسلام ایسی لغو باتوں سے منع کرتا ہے۔

اَرَاَیْتِ محمدًا وقبیلہ ؕ	اگر تو فتح مکہ کے روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے قبیلہ کو دیکھتی
بالفتح یومَ تُکسّرُ الاَصنامُ	جس روز بُت (دھڑ دھڑ) توڑے جا رہے تھے۔
لَرَاَیتِ دِینَ اللہِ اَضحیٰ بَیِّنًا	تو اللہ کے دین اسلام کو روشن و منور دیکھتی اور اس روز

وَالشِّرْكُ يُغَشِّي وَجْهَهُ الْاَظْلَامُ | شرک بت پرستی کے منہ پر اندھیریاں ظلمت وسیاہی چھائی ہوئی تھی،

صفوان بن امیہ مکہ سے بھاگ کر جدہ چلا گیا تھا وہ منتظر تھا کہ اگر کوئی جہاز نظر آئے تو اسپر سوار ہو کر سرزمین یمن میں چلا جائے حضرت عمیرؓ بن وہب جمحی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضورؐ صفوان قریش قوم کا سردار ہے آپ سے بھاگ کر جدہ چلا گیا ہے اور اپنے آپکو سمندر کے حوالہ کرنا چاہتا ہے آپ اسکو امان دیجئے حضورؐ نے فرمایا میں اسکو امان دیتا ہوں عرض کیا مجھکو ایک ایسی چیز عنایت کیجئے جس سے یہ معلوم ہو کہ آپنے اسکو امان دیدی حضورؐ نے اپنا وہ عمامہ عطا فرمایا جو مکہ میں داخلہ کے وقت آپکے سر مبارک پر تھا حضرت عمیرؓ فرماتے ہیں میں یہ عمامہ لیکر جدہ میں گیا اور صفوان سے کہا تم اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو امان دیدی ہے صفوان نے کہا دور ہو مجھسے بات نہ کر میں نے کہا حضورؐ دنیا بھر کے لوگوں سے بہت اچھے ہیں لوگوں سے بہت نیکیاں کرتے ہیں خلق خدا پر بہت رحمدل اور مہربان ہیں و نیز تمہارے رشتہ دار بھی ہیں صفوان نے کہا مجھکو ان سے ہر وقت خطرہ ہے مینے کہا استغفر اللہ ایسا خیال بھی دل میں نہ لاؤ وہ تو بڑے شریف ہیں الغرض میرے اصرار سے وہ میرے ساتھ ہو گیا مینے اسکو حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا اس نے حضورؐ سے کہا عمیر کہتا ہے کہ آپنے مجھکو امان دیدی ہے حضورؐ نے فرمایا سچ کہتے ہیں صفوان نے کہا میرے امان کی مدت دو مہینہ تک بڑھا دیجئے حضورؐ نے فرمایا بلکہ چار ماہ تک میں مدت امان میں توسیع دیتا ہوں اسکے بعد حضورؐ نے ابو سعید خزاعی کو حدود حرم کی تجدید کے لئے مقرر فرمایا اور مختلف مندروں کے انہدام کیلئے مختلف فوج کے دستے ارسال فرمانے اعلان فرمایا۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدَعُ فِيْ بَيْتِهٖ صَنَمًا اِلَّا كَسَرَهٗ | جو شخص اللہ پر ایمان لایا اور قیامت کو برحق جانتا ہے اسکو اپنے گھر میں کوئی بت نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اسکو توڑ دینا چاہیئے،

بروز جمعہ ۲۰ رمضان المبارک کو مکہ فتح ہوا۔

(ابو الفدار صفحات ۱۴۴-۱۴۴-۱۴۵- جلد اول)

زاد المعاد صفحات ۴۱۹ تا ۴۲۵- جلد اول-

تفسیر خازن صفحات ۴۱۸-تا ۴۲۴ جلد ۴

معجم البلدان صفحہ ۷۰۴ جلد ۳

مختلف مندروں کو مسمار کرنا

حضرت خالدؓ بن ولید کو تیس سواروں کا افسر بنا کر رمضان المبارک میں مشہور بت عُزّٰی کو منہدم کرنے کے لئے ارسال فرمایا حسب الحکم یہ گئے اور مندر کو توڑ کر واپس چلے آئے حضورؐ نے فرمایا تمنے دیوی کے پاس کچھ دیکھا عرض کیا کچھ نہیں فرمایا ابھی تم نے اصل بُت نہیں توڑا پھر واپس جاؤ اور بت توڑو یہ دوبارہ گئے غصہ میں بھرے ہوئے تلوار سُوت لی ایک کالے رنگ کی عورت برہنہ اپنے سر کے بال منتشر کرتے ہوئے باہر نکلی مہنت (مندر کے پجاری) نے للکار کر اسکو ورغلایا حضرت خالدؓ نے تلوار مار کر اُس عورت کے دو ٹکڑے کر دیئے اور واپس جا کر حضور کو مطلع کیا حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہی عُزّٰی دیوی تھی جسکو تم نے قتل کیا ہے عُزّٰی دیوی کا مندر مقام نخلہ میں تھا عرب میں یہ سب سے بڑا بُت کہلاتا تھا قریش اسکی پوجا کرتے تھے اُسکا خادم (مہنت) قبیلۂ بنی شیبان سے تھا۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص کو قبیلۂ ہُذیل کے بُت سواع کو مسمار کرنے کے لئے بھیجا حضرت عمروؓ فرماتے ہیں میں حسب ہدایت مندر میں گیا۔ مہنت نے کہا کیا چاہتے ہو مینے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اس دیوی کو گرادوں پجاری نے کہا تم کامیاب نہیں ہو سکتے میں نے کہا کیوں اُسنے کہا دیوی تمکو روکے گی میں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے ابھی تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ یہ دیوی نہ سُن سکتی ہے اور نہ بول سکتی ہے میں دیوی کے قریب گیا اور اپنے ماتحت سپاہیوں کو اُسپر چڑھکر مسمار کرنیکا حکم دیا۔ انہوں نے چشم زدن میں اسکو گرادیا کچھ بھی نظر نہ آیا مینے مہنت سے کہا کہو دوست ہمنے اسکو گرادیا اُس نے کہا میں کلمۂ شہادت پڑھکر مسلمان ہوتا ہوں۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ بن زید اشہلی کو بیس۲۰ سوار دیکر مقام مشلل کے مشہور بُت مناۃ کو مسمار کرنیکے کیلئے بھیجا۔ اوس۔ خزرج۔ اور غسان اسکو پوجتے تھے۔ جب یہ مندر میں پہنچے تو مہنت نے کہا کیا ارادہ ہے فرمایا منات دیوی کو گراؤں گا اُسنے کہا تم جانو ہم تو کچھ نہیں کہتے حضرت سعدؓ اسکی طرف بڑھے ایک کالی عورت اپنے سر کے بال پھیلاتی ہوئی دہائی دیتی ہوئی اور اپنے سینہ کو پیٹتی ہوئی باہر نکلی مہنت نے کہا اے دیوی منات تو اپنے اس دشمن کو سزا دے حضرت سعدؓ نے اسی دم اس عورت کو قتل کر دیا۔

اسکے بعد مندر کی اینٹ سے اینٹ بجادی اسکے خزانہ سے کچھ نہ نکلا +

صحابۂ کرام کی فضیلت

جب حضرت خالدؓ بن ولید عزیٰ بت کو گرا کر مکہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو قبیلۂ بنی جذیمہ کی ہدایت کیلئے بھیجا انپر حملہ نہ کرنا صرف انکو دعوتِ اسلام دینا حضرت خالدؓ حسب الحکم یہ تین سو ۳۵۰ پچاس مہاجرین وانصار کے سپاہی ساتھ لیکر روانہ ہوئے ان میں بنو سلیم بھی تھے جب یہ انکے سامنے پہنچے تو دریافت فرمایا تم کون ہو انہوں نے جوابدیا ہم مسلمان ہیں نماز پڑھتے ہیں ہمنے مسجد بنا رکھی ہے جسمیں ہم باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں فرمایا تم مسلح کیوں ہو جواب دیا عرب کے قبائل سے ہماری عداوت و دشمنی ہے ہم پہلے تم کو اپنا دشمن سمجھے ہوئے تھے اسواسطے ہم نے ہتھیار سنبھال لیے حضرت خالدؓ نے فرمایا اچھا تو پھر ہتھیار رکھدو انہوں نے ہتھیار رکھدیئے اور انکو قید کرلیا جب سحری کا وقت آیا تو حضرت خالدؓ نے اپنی فوج کو حکمدیا۔ اپنے اپنے قیدی قتل کردو بنو سلیم کے سپاہیوں نے اپنے قیدی قتل کردیئے لیکن مہاجرین وانصار نے اپنے قیدی چھوڑ دیئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دہشتناک خبر پہنچی تو فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ۔ یا اللہ میں خالد کے اس جرم سے بری الذمہ ہوں۔

اور حضرت علیؓ کو مقتولین کی دیت ادا کرنے کیلئے بھیجا اس سانحہ کے متعلق حضرت خالدؓ و حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے درمیان سخت کلامی تک نوبت پہنچگئی حضورؐ نے حضرت خالدؓ کو سمجھاتے ہوئے فرمایا۔

مَهْلًا یَا خَالِدُ دَعْ عَنْكَ اَصْحَابِیْ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ لَكَ اُحُدٌ ذَهَبًا ثُمَّ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا اَدْرَكْتَ غَدْوَةَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ وَلَا رَوْحَتَهٗ۔

خالد ٹھیر جاؤ میرے اصحاب کو چھوڑ دو اُن سے جھگڑا نہ کرو خدا کی قسم اگر تمہارے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو پھر تم اسکو راہِ خدا میں جہاد کیلئے خرچ کرو تو میری ایک صحابی کی صرف صبح یا شام کی خدمت جو اُسنے جہاد فی سبیل اللہ میدان جنگ میں سرانجام دی ہے کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتے۔

(زاد المعاد صفحات از ۴۱۹ تا ۴۲۰ جلد اول)

غزوۂ حنین

اس لڑائی کے تین نام ہیں غزوۂ حنین۔ غزوۂ اوطاس۔ غزوۂ ہوازن حنین واوطاس دو مقام کے نام ہیں جو مکہ اور طائف کے مابین واقع ہیں

ہوازن اُس قوم کافر کا نام ہے جو اس لڑائی میں شامل ہوئی تھی مالک بن عوف نے مسلمانوں سے فتح مکہ کا بدلہ لینے کیلئے ہوازن اور ثقیف کے لشکر جمع کئے جنمیں مضر جشم وغیرہ سب قبائل شامل ہیں جشم کا سردار درید بن صمہ بہت ہی ضعیف تھا زیادہ بڑھاپے کیوجہ سے آنکھوں سے اندھا ہوگیا تھا مگر تجربہ کار بہادر اور شجاع تھا مالک نے اپنے لشکر کو آگے بڑھنے کا حکمدیا ہر قسم کے مال مویشی عورتیں اور بچے سب ہمراہ تھے جب اوطاس میں پہنچے تو درید بن صمہ نے دریافت کیا اسوقت تم کس وادی میں ہو لشکریوں نے کہا اوطاس میں اُس نے کہا یہ خوب میدان ہے یہاں گھوڑے اچھی طرح جولانی کرسکتے ہیں۔ اونٹوں کی آواز گدہوں کی ڈھینچو ڈھینچو بکریوں کی ہیں ہیں بچوں کے رونے کی آواز سن رہا ہوں۔ فوج نے جوابدیا مالک فوج کے ہمراہ ہر قسم کے مال مویشی بچوں اور عورتوں کو بھی لے آیا ہے کہا اسکو بلاؤ مالک حاضر خدمت ہوا بوڑھے نے کہا تم مال مویشی بچوں اور عورتوں کو کیوں ہمراہ لائے ہو مالک نے جواب دیا اسلئے کہ میں ہر سپاہی کے پیچھے اُسکے بال بچے اور مال کھڑے کردوں تاکہ وہ اُن کی حفاظت میں میدانِ جنگ سے بھاگنے کا نام بھی نہ لیں بھیڑوں کے چرواہے نے کہا شکست خواہ سپاہی کو کوئی چیز روک سکتی ہے جنگ میں صرف تلواریں اور نیزے کارآمد ہوتے ہیں اگر ہزیمت ہوگئی تو اے مالک تو بہت ذلیل ہوگا اور گھر والوں کی نظر سے گر جائیگا درید نے پوچھا کعب و کلاب کہاں ہیں؟ فوج نے کہا ان میں سے ایک فرد بھی شامل نہیں ہوا بوڑھے نے کہا اگر یوم رفعت و عزت افزائی کا دن ہوتا تو وہ ضرور شامل ہوتے (مگر چونکہ شکست ہونی ہے اسواسطے انہوں نے شرکت سے انکار کردیا) کاش تم بھی اُنکے نقش قدم پر چلتے اور مسلمانوں کے خلاف فوجکشی نہ کرتے آخر اُن میں سے کوئی نہ کوئی تو ضرور شامل ہوا ہوگا جواب ملا صرف عمرو اور عوف بن عامر دونوں بھائی شامل ہوئے ہیں بوڑھے نے کہا انکے شامل ہونے سے کوئی فائدہ نہیں الغرض درید بن صمہ کی گفتگو طویل تھی مالک نے اُسکی ایک بات کے جواب میں کہا میں تمہارا مشورہ قبول نہیں کرتا تم بوڑھے ہوگئے ہو تمہاری عقل سلب (ضائع) ہو چکی ہے اگر ہوازن نے میری اطاعت سے انکار کیا تو میں اس تلوار پر اپنا پیٹ رکھدونگا حتی کہ وہ میرے بدن کو چیرتی ہوئی پیٹھ کیطرف نکل آئے (اور میرا خاتمہ ہوجائے) درید نے کہا میں تو اس لڑائی میں شامل ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ مالک نے اپنے لشکر کو ہدایت کی جب تم مسلمانوں کو دیکھ لو تو تلواروں کی نیام توڑ ڈالو اور دفعتہً انپر ٹوٹ پڑو اسکے بعد اُسنے اپنے جاسوس

لشکرِ اسلام کیطرف بھیجے انہوں نے اسکو مطلع کیا سفید پگڑیاں والے اعلیٰ گھوڑوں پر سوار ہیں ہم تو اُنسے ڈر کر بھاگے مگر مالک نے کچھ پرواہ نہ کی اور سیدھا بڑھتا چلا آیا ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کو اپنا جاسوس بناکر کافروں کی فوجوں میں بھیجا اور تاکید کردی۔ پوری خبر لانا۔ حسب ہدایت یہ ہوازن کے لشکر میں آئے اور تمام حالات دریافت کر کے حضورؐ کو باخبر کیا۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنا تو صفوان بن امیہ سے اسلحہ عاریتاً مانگے کیونکہ اس کے پاس فوجی سامان کا کافی ذخیرہ موجود تھا اس وقت یہ صفوان مسلمان نہیں تھا اُسنے کہا حضورؐ کیا آپ مجھسے یہ اسلحہ غصب کرنا چاہتے ہیں حضورؐ نے جوابدیا نہیں بلکہ مستعار لینا چاہتا ہوں اُسنے سو زرہیں حوالہ کردیں حضورؐ کا خیال تھا۔ کہ صرف اتنی زرہیں کافی ہوں گی اب حضورؐ بارہ ہزار مسلمانوں کا جرار لشکر لیکر دشمن کے مقابلہ میں نکلے دس ہزار اصل مسلمان (مدینہ کے مہاجرین و انصار) اور دو ہزار مکہ کے نومسلم ایک مسلمان نے اتنے بڑے لشکر کو دیکھکر کہا ان مسلمانوں کو قلتِ تعداد کیوجہ شکست نہ ہوگی حضورؐ نے مکہ پر حضرت عتاب بن اسید کو اپنا نائب مقرر کیا اور دشمن کیطرف روانہ ہوئے حضرت جابر رضؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں ہمارا لشکر ایک وادی میں اُتر رہا تھا کہ اچانک کافروں نے بہت سختی سے ہم پر حملہ کردیا مندرجہ ذیل بزرگوں کے سوا کل مسلمان بھاگ گئے حضرت ابوبکر رضؓ عمر رضؓ علی رضؓ عباس رضؓ ابوسفیان رضؓ بن حرث اور ان کے صاحبزادے فضل رضؓ بن عباس رضؓ ربیعہ بن حرث اسامہ رضؓ بن زید رضؓ ایمن رضؓ بن ام ایمن رضؓ (یہ اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے) اور حضورؐ مسلمانوں کو آواز دے رہے تھے مسلمانوں ادھر آؤ میں یہاں موجود ہوں آپنے خچر پر کھڑے ہوکر کافروں سے خطاب کیا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب - میں سچا نبی ہوں (میری فتح یقینی ہے)

انا ابن عبد المطلب - میں عبدالمطلب جیسے بہادر کا بیٹا ہوں (میدان جنگ سے فرار ہونیوالا نہیں)

حضرت ابوسفیان بن حرث (امیر معاویہ رضؓ کے والد کا نام ابوسفیان بن حرب ہے) حضورؐ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا انصار اور مہاجرین کو آواز دو جس وقت یہ ندا مسلمانوں کے کانوں میں پہنچی وہ اُلٹے پاؤں پھرے۔ اور چشم زدن میں سو مسلمان حضورؐ کے اردگرد جمع ہو گئے پھر ان مسلمانوں نے کافروں پر بڑھ بڑھ کر حملے کئے اور سخت محنت اُٹھا کر اُنکو پیچھے دھکیلا حضورؐ نے اپنی رکاب میں قدم رکھکر دشمن کیطرف دیکھا فرمایا (الآن) اب گرم ہوئی

ہے۔ اسکے بعد حضورؐ نے نیچے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر کافروں کی طرف پھینکی زبان سے فرمایا
اِنْهَزَمُوْا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ - محمدؐ کے رب کی قسم اب انکو ہزیمت ہو گئی۔
جتنے کافر تھے سبکی آنکھوں میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ پہنچا اور شکست خوردہ ہو کر بھاگنے لگے
شروع میں جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو مکہ کے بڑے بڑے سرداروں نے مختلف چہ میگوئیاں
کیں ابو سفیان بن حرب (امیر معاویہ کے والد) نے کہا اب ساحل سے ورے مسلمانوں کے قدم
نہیں رک سکتے (یعنی مسلمان شکست کھا کر بھاگ جائینگے) جبلہ نے چلا کر کہا آج محمدؐ کا جادو باطل ہو گیا
اسکے بھائی صفوان بن امیہ نے جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ کہا بدبخت چپکا رہ میں غیروں کے
ہاتھ سے قریش کی ہزیمت نہیں دیکھ سکتا (حضورؐ قریش تھے اور ہوازن غیر قریش) شیبہ رضؓ بن عثمان
حجبی کہتے ہیں جس وقت مکہ سے مسلمانوں کا لشکر حنین کی طرف بڑھا تو میں صرف یہ خیال لیکر انکی فوج
میں مخلوط ہو گیا کہ میں موقعہ پا کر حضورؐ کو دھوکہ سے قتل کر کے سارے قریش کا بدلہ لے لونگا اسوقت
تمام عرب و عجم حضورؐ کے مطیع و منقاد ہو گئے تھے مگر میں صرف ایک شخص تھا جو ابھی تک انکا مطیع
نہیں ہوا تھا میں اپنے موقعہ کی تلاش میں رہا جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی اور چند افراد کے سوا کل مسلمان
حضورؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور حضورؐ اپنے خچر سے نیچے اترے تو میں تلوار سونت کر قتل کے ارادہ سے
حضورؐ کے قریب ہوا دفعتہً آگ کا ایک بڑا شعلہ بجلی کیطرح میری طرف بڑھا قریب تھا کہ وہ
مجھکو جھلس دے میں نے خوف سے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا حضورؐ میری طرف متوجہ
ہوئے فرمایا شیبہ میرے پاس آؤ میں حضورؐ کے قریب گیا حضورؐ نے میرے سینہ پر اپنا دست شفقت
رکھکر فرمایا۔
اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ - یا اللہ اسکو شیطان سے بچا۔
خدا کی قسم اسی وقت میری حالت تبدیل ہو گئی اور حضورؐ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھنے لگا اس کے
بعد حضورؐ نے فرمایا آگے بڑھکر کافروں سے خوب لڑو میں حسب الحکم حضورؐ کے سامنے کھڑے
ہو کر کافروں سے شمشیر زنی کرنے لگا میرے دل کی کیفیت یہ تھی کہ اگر اسوقت میرا ماں باپ بھی سامنے
آجاتا تو میں اسکا سر قلم کر دیتا پھر میں نے حضورؐ کی خوب مدافعت کی حتی کہ تمام مسلمان ازسرِ نو جمع ہو گئے
اور سب نے ملکر کافروں پر متفقہ حملہ کیا۔

حنین طائف کے قریب ایک وادی ہے فتح مکہ کے بعد چند ہی ایام گذرے تھے کہ
رمضان المبارک کے آخر میں قبائل ہوازن و ثقیف سے جنگ کرنے کے لئے جانا پڑا اس غزوہ میں

مسلمانوں کی بارہ ہزار فوجیں شامل تھیں دس ہزار مہاجرین و انصار باقی دو ہزار تمام مسلمانوں میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں کسی میدانِ جنگ میں مسلمانوں کی اتنی کثیر تعداد کبھی نہیں ہوئی تھی دشمن کی کل تعداد چار ہزار تھی ہوازن کی فوج کا سپہ سالار مالک بن عوف نصری اور ثقیف کا قائد اعظم کنانہ بن عبد یالیل تھا اسلامی لشکر میں سے ایک انصاری حضرت سلمہ بن اقیس نے کہا۔ آج ہم ہرگز مغلوب نہیں ہوں گے کیونکہ ہم کثیر التعداد ہیں۔ حضورؐ کو یہ جملہ شاق گذرا اور خدا بھی ناراض ہوا قرآن مجید میں ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ	مسلمانو! خدا نے بہت سے میدانہائے جنگ میں تمہاری مدد کی
كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ	اور حنین کی لڑائی میں بھی جبکہ تمکو اپنی کثرتِ تعداد پر گھمنڈ تھا (خدا پر
كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا	تم نے مطلق بھروسہ نہ کیا) اس کثرت تعداد سے تمہارا کچھ نہ بنا
وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا	(بلکہ دشمن کے شدید حملہ کیوجہ سے) زمین تمپر تنگ ہو گئی اور تم
رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ	پیٹھ موڑ کر بھاگ گئے۔

بالآخر جب دونوں لشکر بالمقابل ہوئے تو کافروں کو ہزیمت ہوئی اور وہ اپنی عورتیں اور بچے چھوڑ کر بھاگ گئے مگر جب اُنکو اپنی فضیحت و رسوائی کا خیال آیا تو پھر انہوں نے مڑکر مسلمانوں پر سخت حملہ کیا اس دفعہ لشکر اسلامی منتشر ہوگیا اور مسلمان شکست کھا گئے۔ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے ایک شخص حضرت براءؓ (صحابی) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ تم حنین میں بھاگ گئے تھے انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بھاگنے کا نام بھی نہیں لیا صرف وہ مسلمان بھاگے تھے جو کم سن تھے جلد باز تھے اور جن کے بدن پر کسی قسم کا کوئی ہتھیار نہ تھا دشمن بڑے تیر انداز تھے انہوں نے ایکدم سے مسلمانوں پر تیروں کا مینہ برسانا شروع کیا اس نازک حالت میں شکست خوردہ مسلمانوں نے حضور کا رخ کیا اور یہ قاعدہ تھا کہ ہم ہمیشہ سخت لڑائی کیوقت حضورؐ ہی کی پناہ و حفاظت میں آتے تھے۔ کیونکہ حضورؐ بہت ہی بہادر و شجاع تھے اسوقت حضورؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے آپکے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیانؓ بن حرث لگام پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضورؐ خچر سے اُترے خدا سے دعا مانگی اور نصرۃ کی استدعا کی پھر فرمایا۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ۔ میں جھوٹا نبی نہیں (خدا میری ضرور مدد کرے گا)

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔ میں عبد المطلب جیسے بہادر کا بیٹا ہوں (میدان جنگ سے بھاگنے والا نہیں)

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ۔ یا اللہ اپنی مدد بھیج۔

کلبی فرماتے ہیں اس وقت حضورؐ کے اردگرد صرف تین سو مسلمان باقی رہ گئے تھے باقی سب بھاگ گئے تھے۔ بعض مورخ بیان کرتے ہیں صرف یہ اشخاص حضورؐ کے پاس رہ گئے تھے آپکے چچازاد بھائی حضرت سفیانؓ بن حرث آپکے چچا حضرت عباسؓ حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کی ہمشیرہ حضرت ایمنؓ اس کے بعد حضورؐ نے از سر نو مسلمانوں کی صفیں باندھیں حضرت عباسؓ فرماتے ہیں میں اور حضرت ابو سفیانؓ بن حرث حضورؐ کے بالکل قریب ہو گئے حضورؐ اسوقت اپنے سفید خچر جسکو فروہ بن نفاثہ جزامی نے تحفۃً دیا تھا۔ سوار تھے جبوقت مسلمان ہزیمت کھا کر بھاگنے لگے تو حضورؐ نے کفار کیطرف اپنا خچر بڑھانا شروع کیا میں نے اس وقت اُسکا لگام پکڑا اسکو روکنے لگا تاکہ وہ آگے نہ بڑھے اور حضرت ابو سفیانؓ بن حرث حضورؐ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے حضورؐ نے مجھسے فرمایا۔ اُن مسلمانوں کو ندا دو۔ جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے مجھسے بیعت جہاد کی تھی میری آواز خوب بلند تھی مینے بہت ہی بلند آواز سے پکارنا شروع کیا اَیْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَۃِ (کیکر کے درخت والے کہاں ہیں) جسطرح گائے اپنے بچھڑے کیطرف دوڑتی ہے اسیطرح گویا یہ سب مسلمان یہ کہتے ہوئے دوڑے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ (ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں) پھر تو مسلمانوں نے خوب جمکر کافروں کا مقابلہ کیا (اللہ اللہ وہ نظارہ بھی عجیب تھا۔ مترجم) چاروں طرف سے یہ ندا آرہی تھی یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ (انصاریو جمع ہو جاؤ) پھر تو مسلمانوں نے آگے بڑھ بڑھ کر کافروں کو گاجر مولی کیطرح کاٹنا شروع کیا یہ دیکھکر حضورؐ نے فرمایا لڑائی اب خوب گرم ہوئی ہے۔ اسکے بعد حضورؐ اپنے خچر سے اُترے اور مٹی کی ایک مٹھی لیکر کافروں کیطرف بڑھے اُنکی طرف مٹی پھینک کر فرمایا۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ (یہ منہ خراب ہو جائیں محمدؐ کے رب کی قسم اب انکو ہزیمت ہوگی) اسی وقت اللہ تعالےٰ نے کافروں کو شکست دیدی اور پیٹھ دکھاکر بھاگ گئے۔

ہزیمت کے بعد کافروں کے قدم اُکھڑ گئے مالک بن عوف کے لشکر نے طائف میں پناہ لی۔ بعض مشرک اوطاس کیطرف بھاگے بعض نخلہ میں حضورؐ نے اوطاس کیطرف حضرت ابو عامرؓ اشعریؓ کو تعاقب میں بھیجا ایک کافر نے تیر سے انپر حملہ کیا یہ جانبر نہو سکے اور جھنڈے کو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ انکے چچازاد بھائیؓ نے سنبھالا انہوں نے کافروں پر پے در پے حملے کئے خدا نے فتح عطا فرمائی۔ اور حضرت ابو عامرؓ کا قاتل مارا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ عَامِرٍ وَاَهْلِهٖ وَاجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ (یا اللہ تو ابو عامرؓ اور ان کے گھر والوں کو بخش اور ابو عامر کو روز قیامت میں اپنی مخلوق کی بہت سی تعداد پر رتبہ و درجہ عطا فرما۔

اسکے بعد حضورؐ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کیلئے بھی دعا مانگی مالک بن عوف نے ثقیف کے قلعہ میں پناہ حاصل کی حضورؐ نے عام غنائم کو جمع کرنیکا حکم دیا یہ سب غنائم مقام جعرانہ میں پہنچا دیئے گئے۔ صرف قیدیوں کی تعداد چھ ہزار تھی اونٹ چوبیس ہزار بکریاں چالیس ہزار سے زیادہ چاندی چار ہزار اوقیہ یہ حضورؐ نے پہلے غنائم کو تقسیم کیا اور نومسلموں کو زیادہ حصہ دیا ابوسفیان بن حرب (امیر معاویہؓ کے والد) کو چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ عطا فرمائے اُس نے عرض کیا۔ میرے بیٹے یزیدؓ کا حصہ حضورؐ نے حکم دیا یزیدؓ کو بھی چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دو۔ اُسنے پھر عرض کیا۔ میرے دوسرے بیٹے معاویہ کو۔ فرمایا معاویہ کو بھی چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دو حکیم بن حزام کو سو اونٹ عطا فرمائے انہوں نے اتنے ہی اور مانگے حضورؐ نے سو اونٹ اور دے دیئے نضر بن حرث کلدہ کو سو اونٹ اور علاء بن حارثہ ثقفی کو پچاس اونٹ عطا کئے عباس بن مرداس کو چالیس اونٹ عطا کئے تو اسنے اسلام کی شان میں فی البدیہ ایک قصیدہ پڑھا حضورؐ نے سو کی تعداد پوری کردی حضورؐ نے صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اقرع بن حابس کو سو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس کو سو سے کم عطا نے کیا۔

اتجعل نہبی ونہب العبید بین عیینۃ والاقرع

کیا آپ مجھ کو عیینہ اور اقرع جیسے غلاموں کے مقابلہ میں لوٹ کا مال کم دے رہے ہیں۔

فما کان حصن ولا حابس   یفوقان مرداس فی مجمع

حالانکہ انکے باپ حصن اور حابس میرے باپ مرداس کے مقابلہ میں کسی مجمع میں فوقیت نہیں رکھتے تھے۔

وما کنت دون امرئ منہما   ومن یخفض الیوم لا یرفع

اور میں ان دونوں سے کسی حیثیت میں کم نہ تھا آج جو شخص نیچے ہو گیا آئندہ اُسکو رفعت (بلندی) حاصل نہ ہوگی

اسکے بعد حضورؐ نے حضرت زیدؓ بن ثابت کو حکم دیا سب کو غنیمت تقسیم کردو۔ اسکی تفصیل کی گئی ہر سپاہی کو چار اونٹ اور چالیس بکریاں ملیں اور ہر سوار کو بارہ اونٹ اور ایک سو بیس بکریاں حاصل ہوئیں حضورؐ نے یہ سب مال قریش اور قبائل عرب میں تقسیم کیا انصار کو ایک حبہ بھی نہیں دیا۔ وہ حضورؐ سے ناراض ہو گئے حتی کہ علانیہ حضورؐ کے متعلق چہ میگوئیاں ہونے لگیں حضور سب مال اپنی قوم میں تقسیم کر رہے ہیں اب ہم کو بھول گئے۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ انصار آپ سے ناراض ہیں۔ کیونکہ آپنے کل غنیمت اپنی قوم میں تقسیم کردی اور قبائل عرب کو بڑے بڑے انعامات عطا فرمائے اور انصار کو ایک حبہ بھی نہیں دیا حضورؐ نے جواب دیا۔ "سعد! تمہارے مذہب

یہ شکایت مناسب نہ تھی۔ عرض کیا۔ حضورؐ آخر میں بھی تو اپنی قوم کا ایک فرد ہوں۔ فرمایا اچھا تو اپنی قوم کو اس خطیرہ (اونٹ اور بکریوں کی قیام گاہ) میں جمع کرو۔ انصار کے سوا کوئی اور شخص اس خاص مجلس میں شامل نہ ہو۔ جب سب انصار جمع ہو گئے اور حضرت سعدرضؓ نے اطلاع دی تو حضورؐ تشریف لائے۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ برادرانِ انصار تم میرے متعلق آپس میں کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہو۔ تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ میرے آنے سے پہلے تم گمراہ تھے خدا نے میرے ذریعہ تمکو ہدایت دی تم تنگدست تھے میرے ذریعہ خدا نے تمکو مالدار کیا آپس میں تمہاری سخت عداوت و دشمنی پھیلی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہارے دلوں کو ملا دیا۔ انصار نے جواب دیا آپ جو کچھ فرماتے ہیں بالکل صحیح ہے خدا اور رسول کا ہم پر بہت احسان اور فضل ہے حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں تم مجھسے اپنی یہ شکایت کر سکتے ہو اور تمہاری یہ شکایت بجا ہوگی کہ آپکو قریش نے مکہ سے نکالدیا سب طرف سے آپکو دھکے ملے تو ہمنے آپکو اپنے شہر میں پناہ دی اور آپکا دین قبول کر کے آپ کی اطاعت کی جب آپکو کسی طرف سے امداد حاصل نہ ہوئی تو ہمنے آپکا ہاتھ پکڑا آپ بے سر و سامانی کی حالت میں آئے تھے ہمنے ہر طرح سے آپکو مالی امداد دی برادرانِ انصار دنیا جیسی نامراد اور فنا ہونے والے مال کے متعلق تم مجھسے ناراض ہوتے ہو میں ان نو مسلموں کو مال دیکر انکی تالیف قلوب کرتا ہوں تاکہ یہ اسلام پر قائم رہیں اور تمکو تو میں اسلام کے عین خزانہ میں لیجا رہا ہوں برادرانِ انصار کیا تم اس سے راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر چلے جائیں اور تم رسولِ خدا کو اپنے گھر لیجاؤ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے دنیاوی مال کے مقابلہ میں میرا تمہارے ساتھ جانا زیادہ اولیٰ اور مناسب ہے اگر ہجرۃ نہ ہوتی تو میں اپنے آپکو انصار میں شامل کرتا اگر ایک وادی میں لوگ جا رہے ہوں اور دوسری وادی سے انصار گزر رہے ہیں تو میں انصار کے ساتھ گزروں گا سب لوگ سطحی اسلام رکھتے ہیں اور انصار عین قلبِ اسلام ہیں یا اللہ تو انصار کو انصار کے بیٹوں کو انصار کے پوتوں کو اپنی رحمت میں شامل کر انصار حضورؐ کا یہ رقت انگیز وعظ سنکر رو پڑے اور اتنے آنسو نکلے کہ انکی داڑھیاں تر ہو گئیں سب نے کہا ہم دنیا کے مقابلہ میں حضورؐ کو اپنے حصہ میں لیتے ہیں اور اس تقسیم پر راضی ہیں حضورؐ نے فرمایا۔ اے جماعتِ انصار میرے انتقال کے بعد تمہارے جائز حقوق سختی کے ساتھ پامال کئے جائینگے تم صبر کرنا اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے مطلق کوشش نہ کرنا حتیٰ کہ تم حوضِ کوثر پر اللہ اور اسکے رسول سے ملاقات کرو۔ سب انصار نے کہا۔ ہم صبر کرینگے۔ حضورؐ کی رضاعی بہن شیما بنت حرث حاضر خدمت ہوئیں اور عرض

کیا حضورؐ میں آپکی رضاعی بہن ہوں" فرمایا "اسکا ثبوت" عرض کیا "آپنے اپنے دانتوں سے میری پشت پر کاٹا تھا اُسکا نشان ابتک موجود ہے۔ حضورؐ نے وہ نشان پہچانا اسی دم اپنی چادر بچھائی اور انکو اسپر بٹھا دیا۔ خوشی سے پیش آئے فرمایا۔ اگر آپ میرے پاس قیام کریں تو میں ہر طرح آپکی خدمت کرنے کو طیار ہوں اور اگر واپس جانا چاہیں تو میں حتی الوسع آپکی مالی امداد کرتا ہوں عرض کیا میں واپس جانا چاہتی ہوں میرے ساتھ سلوک کیجئے حضورؐ نے انکو کافی مال دیا اور بخیر و خوبی واپس کیا حضورؐ نے انکو تین غلام ایک لونڈی اونٹ اور بکریاں عنایت کیں انہوں نے اسلام قبول کر لیا حضورؐ نے انکا نام خدامہ تجویز کیا شیماء لقب تھا۔

حضورؐ قیدی واپس کرتے ہیں

منجملہ دیگر قیدیوں کے دشمن کے صرف سات ہزار بچے مسلمانوں کے ہاتھ قید تھے شکست خوردہ دشمن کا ایک وفد زہیر بن صرد کی سرکردگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انکی کل تعداد چودہ افراد پر مشتمل تھی حضورؐ کے رضاعی چچا ابو برقان بھی ان میں شامل تھے عرض کیا حضورؐ ہمارے قیدی اور کل اموال غنیمت واپس کرکے ہم پر احسان کیجئے۔ فرمایا۔ تمکو معلوم ہے کہ میں تنہا اس معاملہ میں مختار نہیں تمام مسلمان اسمیں شامل ہیں ہلکی لپٹی باتیں نہیں جانتا۔ صاف بات کہدینا مناسب ہے دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں۔ صرف ایک چیز واپس ہو سکتی ہے یا قیدی چھڑالو یا مال واپس لے لو۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہم مال چھوڑتے ہیں اپنے بال بچے اور عورتیں واپس مانگتے ہیں۔ فرمایا کل صبح جب میں نماز سے فارغ ہوں تم کھڑے ہو کر یہ الفاظ کہنا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی خدمت میں ہمارے بال بچوں اور عورتوں کی رہائی کے متعلق ہماری سفارش پیش کردیں اور مسلمانوں سے عرض کرتے ہیں کہ وہ حضورؐ سے اسکے متعلق ہماری سفارش کردیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اپنا اور اپنے رشتہ داروں کا حصہ تمکو واپس کرتا ہوں مسلمانوں سے بھی اسکے متعلق درخواست کرونگا۔ مہاجرین و انصار نے فرمایا ہم اپنے کل حصے حضورؐ کی خدمت میں برضا و رغبت واپس کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشخاص اور قبائل نے اپنے حصے واپس کرنے سے انکار کردیا (۱) اقرع بن حابس (۲) بنو تمیم (۳) عیینہ بن حصن (۴) بنو فزارہ (۵) عباس بن مرداس۔ عباس بن مرداس نے یہ بھی کہا۔ میں اپنے قبیلہ بنی سلیم کے حصے بھی واپس نہ ہونے دونگا۔ بنو سلیم بول اُٹھے ہم اپنے کل حصے برضا و رغبت حضورؐ کی خدمت میں واپس کرتے ہیں۔ عباس نے کہا۔ قوم۔ تمنے میری کمر توڑدی۔ حضورؐ نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ اسلام قبول

کر چکے ہیں انہوں نے اپنے قیدی اور اموال غنیمت واپس لینے کی مجھ سے درخواست کی۔ میں نے کہا دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں انہوں نے اپنے بال بچے اور عورتوں کی رہائی کو ضروری قرار دیا جو شخص خوشی سے اپنے قیدی واپس کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے یہ نادر موقعہ ہے اور جو لوگ اپنے قیدی واپس کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے قیدی واپس کر دیں ہم دوسری لڑائی میں ایک ایک قیدی کے بدلے چھ چھ قیدی انکو معاوضہ میں دینگے۔ سب مسلمانوں نے کہا۔ ہم خوشی سے اپنے حصے واپس کرتے ہیں اور انکا کچھ معاوضہ نہیں مانگتے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یوں مناسب نہیں۔ تم سب اپنے اپنے خیموں میں جاؤ اور اپنے افسروں سے درخواست کرو پھر وہ باقاعدہ میرے سامنے تمہاری فہرست پیش کریں اس حکم کی تعمیل کیگئی اور سب نے اپنے قیدی واپس کر دیئے صرف عیینہ بن حصن نے اپنا حصہ جو ایک بڑھیا تھی واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ لعد میں اس نے بھی واپس کر دیا حضورؐ نے سب قیدیوں کو اپنی طرف سے قبطی لباس (جو اعلیٰ درجہ کا تھا) پہنا کر با حسن وجوہ واپس کیا۔ (زاد المعاد صفحات از ۴۵۵ تا ۴۹۹۔ جلد اول)

(خازن صفحات ۲۰۹ - تا ۲۱۱ - جلد ۲)

غزوہ طائف

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف پر فوجکشی کا ارادہ کیا تو حضرت طفیل بن عمروؓ کو قبیلہ دوس کا بتخانہ توڑنے کے لئے ارسال فرمایا حکمدیا اسکو مسمار کر کے اپنے قبیلہ کی امدادی فوج لیکر طائف میں مجھ سے ملو حسب ارشاد بتخانہ دوس کو مسمار کرنے کے بعد اپنی قوم کے چار سو سپاہی لیکر جلدی سے طائف میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُدھر سے حضرت خالدؓ بن ولید بھی اپنا مقدمۃ الجیش لے آئے جب حضورؐ نے قلعہ طائف کے سامنے اپنی فوجیں پھیلادیں تو دشمن نے قلعہ پر سے سخت تیر اندازی کی جس سے بہت مسلمان زخمی ہوئے اور بارہ مسلمان شہید ہو گئے حضورؐ نے قلعہ کے سامنے سے اپنی فوجیں ہٹا کر اُس مقام پر لے آئے جہاں آج مسجد ہے اور سختی سے دشمن کا محاصرہ کیا اور قلعہ شکن آلات (منجنیق) نصب کیئے یہ پہلا موقعہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے کافروں کے مقابلہ میں قلعہ شکن آلات نصب کئے جا رہے ہیں چھبیس روز تک محاصرہ قائم رہا۔ مسلمانوں نے ایک طرف سے قلعہ کے قریب پہنچکر اسکی دیوار نذر آتش کرنا چاہی دشمن نے اوپر سے لوہا پگھلا کر پھینکا۔ جب مسلمان وہاں سے بھاگے تو اوپر سے تیروں کا مینہ برسایا۔ حضورؐ نے حکم دیا۔ دشمن کے انگوروں کے باغات جڑ سے اُکھاڑ کر پھینکدو۔ جب اسکی تعمیل ہونے لگی تو دشمن نے عاجزی

کے ساتھ درخواست کی کہ للّٰہ اور رشتہ داری کو پیش نظر رکھکر یہ تخریبی کام نہ کریئے حضورؐ نے فرمایا اچھا میں خدا کے واسطے اور رشتہ داری کا لحاظ کر کے باغات کی بیخکنی سے دست بردار ہوتا ہوں۔ بالآخر حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا اسلامی فوجوں کو مدینہ کیطرف حرکت کرنے کی منادی کر دو۔ جب مسلمان مدینہ واپس جانے لگے تو حضورؐ نے حکم دیا یہ الفاظ زبان سے کہو۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ	ہم خدا کی طرف لوٹنے والے اسکی بندگی کرنے والے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں۔

حضورؐ طائف سے مقام جعرانہ میں تشریف لائے اور یہاں سے عمرہ کا احرام باندھکر مکہ کیطرف روانہ ہوئے اور عمرہ پورا کر کے رمضان المبارک میں مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وفد ثقیف (غزوۂ حنین کے شکست خوردہ دشمن) حاضر خدمت ہوا اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقہ سے لشکر اسلام واپس لائے تو عروہ بن مسعودؓ نے راستہ میں حضورؐ کو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے جا لیا اسلام قبول کیا۔ اور استدعا کی کہ خاکسار کو اپنی قوم ثقیف میں تبلیغ اسلام کی اجازت دیجائے حضورؐ نے فرمایا۔ تمہاری قوم بہت سخت ہے وہ تمکو قتل کر دے گی عرض کیا حضورؐ میں اپنی قوم کی نظر میں انکی باکرہ لڑکیوں سے بھی زیادہ محبوب ہوں۔ الغرض یہ ثقیف میں آئے اور قوم کو دعوت اسلام دی۔ ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اور قوم سے بھی یہی استدعا کی انہوں نے چاروں طرف سے اس پر تیر برسائے ایک تیر لگا اور جسد عنصری سے انکی روح پرواز کر گئی حالتِ نزع میں انسے دریافت کیا گیا۔ آپ کے جسم سے خون جاری ہے فرمایا۔

کَرَامَۃٌ اَکْرَمَنِیَ اللّٰہُ بِہَا وَشَہَادَۃٌ سَاقَہَا اللّٰہُ اِلَیَّ	یہ کرامت ہے جسکے ساتھ خدا نے مجھکو بزرگ کیا ہے یہ شہادت ہے جسکو خدا نے میری طرف دھکیلا ہے۔

میں انہی شہداء میں داخل ہوں جو اسی میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہوئے تھے مجھکو بھی انہی کے ساتھ دفن کرنا۔ حضورؐ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے حضرت عروہؓ کی تعریف بیان کی چند ماہ بعد ثقیف میں حرکت ہوئی اور انہوں نے آپس میں ایک مؤتمر (جلسہ) منعقد کیا سب نے یہ خیال ظاہر کیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ بہت سے قبائل عرب مسلمان ہو چکے۔ اور ان کا لشکر قوی ہو گیا ہے مناسب یہی ہے کہ صلح کی گفت و

شنید کیلئے قوم کا ایک معتبر شخص انکی خدمت میں بھیجا جائے۔ یہ خدمت عبدیالیل بن عمرو کے سپرد کیگئی یہ حضرت عروہ رضکے سن میں تھے جب اُنسے اسکے متعلق عرض کیا گیا تو صاف انکار کردیا اور ڈرے کہ مبادا میرے ساتھ وہی سلوک ہو جو عروہ رضکے ساتھ ہوا اتنا فرمایا۔ میں اس خدمت کو اسی وقت سرانجام دے سکتا ہوں کہ آپ بطور ضمانت چند اشخاص میرے ہمراہ کردیں قوم نے اسکو منظور کیا اور مندرجہ ذیل اشخاص سپرد کیئے گئے (۱) حکم بن عمرو (۲) شرحبیل بن غیلان (۳) عثمان بن ابی العاص (۴) اوس بن عوف (۵) نمیر بن خرشہ۔ جب یہ مدینہ کے قریب پہنچے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ اُنسے ملاقی ہوئے اور حضور کو بشارت سنانے کیلئے مسجد النبی کیطرف دوڑے حضرت ابوبکر رض نے دیکھ لیا۔ فرمایا۔ تمکو خدا کی قسم ذرا ٹھہرو۔ مجھکو اجازت دو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بشارت سناؤں حضرت مغیرہ رض نے قبول کیا حضرت صدیق رض نے حاضر خدمت ہوکر حضور کو بشارت سنائی حضرت مغیرہ رض اپنی قوم ثقیف کے پاس آئے اُنکو ہدایت دی کہ اس طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا لیکن انہوں نے اپنے ہی جاہلانہ طریقہ سے سلام کیا حضور صلعم نے مسجد کے ایک گوشہ میں انکے لئے ایک خیمہ نصب کروایا حضور صلعم اور وفد کے درمیان حضرت خالد رض بن سعید سفارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور تمام گفت و شنید کے یہی ذمہ دار تھے۔ بالآخر ایک معاہدہ قرار پایا اور حضرت خالد رض بن سعید نے اسکو لکھا جب حضور صلعم کی طرف سے کھانا پہنچتا تو جبتک حضرت خالد رض پہلے اسمیں ہاتھ نہ ڈالتے وہ کھانے کا نام تک نہ لیتے۔ ثقیف نے چند مطالبات پیش کیئے تھے مثلاً اُنکے مشہور بت لات کو تین برس تک مسمار نہ کیا جائے حضور صلعم نے یہ مطالبہ مسترد کردیا انہوں نے بہت اصرار کیا عرض کیا اچھا ایک سال تک اُسکو چھوڑ دیا جائے۔ حضور صلعم نے اس سے بھی انکار کیا۔ تو انہوں نے کہا حضور صلعم صرف ایک ماہ تک اسکو رہنے دیا جائے۔ حضور صلعم نے فرمایا۔ میں ایک لمحہ کیلئے بھی اسکو نہیں چھوڑ سکتا۔ انکا یہ مطلب تھا کہ آہستہ آہستہ قوم کو اسلام کیطرف بلایا جائے اور قوم کے سفیہ و بیوقوف افراد کو بھڑکنے سے روکا جائے حضور صلعم نے قطعاً انکار کیا اور اسکے انہدام کیلئے حضرت ابوسفیان بن حرب اور حضرت مغیرہ رض بن شعبہ کو مقرر کیا۔ انہوں نے یہ بھی عرض کیا۔ ہمکو نماز سے مستثنےٰ کیا جائے ہمکو مجبور نہ کیا جائے کہ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے بتوں کو توڑیں۔ حضور صلعم نے فرمایا دوسری شق منظور ہے مگر شق اول سے تمکو مستثنےٰ نہیں کیا جا سکتا۔

فَلَا خَيْرَ فِي دِيْنٍ لَا صَلٰوةَ فِيْهِ۔ اس مذہب میں کوئی نیکی ہی نہیں جسمیں نماز نہیں۔

جب وفد کے تمام ارکان مسلمان ہوگئے اور معاہدہ پر دستخط ہوچکے تو حضور صلعم نے حضرت عثمان رض بن

ابی العاص کو انکا افسر و حاکم مقرر کیا یہ کم سن اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے بڑے شائق تھے جب یہ واپس جانے لگے تو حضور ؐ نے لات کے مندر کو مسمار کرنے کیلئے حضرت ابو سفیان رضؓ بن حرب اور حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ کو انکے ہمراہ کیا جب یہ طائف میں آئے تو حضرت مغیرہ رضؓ نے حضرت ابو سفیان رضؓ کو مندر گرانے کیلئے آگے کیا۔ اہنوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کیا۔ تم ہی اپنی قوم کو سنبھالو حضرت مغیرہ رضؓ نے مندر کی چھت پر چڑھ کر کدال سے اُسکو گرانا شروع کیا ثقیف کے کچھ افراد حضرت مغیرؓ کے چاروں طرف حفاظت کیلئے کھڑے ہو گئے مبادا انکا بھی وہی حشر ہو جو اس سے قبل حضرت عروہؓ کا ہوا تھا۔ ثقیف کی عورتیں برہنہ ہو کر روتی پیٹتی سامنے آئیں حضرت سفیان رضؓ اور حضرت مغیرہ رضؓ یہ کہتے جاتے تھے اے بُت لات تیرے لئے تباہی و بربادی ہے۔ جب حضرت مغیرہ رضؓ اسکی اینٹ سے اینٹ بجا چکے اور سونے کی مورتی پر قبضہ کر چکے تو مندر کا تمام مال و متاع سونا چاندی اور جواہرات جمع کر کے حضرت ابو سفیان رضؓ کے پاس بھیجدیا مدینہ میں وفد ثقیف کی آمد سے پہلے ثقیف کے یہ دو بزرگ ابو ملیح بن عروہ۔ قارب بن اسود۔ حضرت عروہؓ کے قتل کے بعد حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ ہم تمام عمر کیلئے اپنی قوم ثقیف کو الوداع کہتے ہیں۔ اب ہمارا اُنسے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ کہکر دونوں بزرگ مسلمان ہو گئے حضور ؐ نے فرمایا۔ تم شوق سے میرے پاس رہ سکتے ہو۔ جب تمام قوم مسلمان ہو گئی تو حضرت ابو ملیح رضؓ نے عرض کیا۔ حضور ؐ مندر کے مال سے میرے باپ عروہؓ کا قرض ادا کیا جائے۔ حضور ؐ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ حضرت قاربؓ نے بھی عرض کیا۔ حضور ؐ اور میرے باپ اسود کا قرض بھی پورا کیا جاوے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے۔ حضور ؐ نے فرمایا۔ اسود کو تو مشرک ہو کر مرے ہیں قاربؓ نے عرض کیا۔ یہ درست ہے لیکن درخواست کرتا ہوں۔ حضور ؐ نے حضرت ابو سفیانؓ کو حکم دیا۔ عروہ و اسود دونوں کا قرض مندر کے مال سے ادا کیا جاوے۔

(زاد المعاد صفحات ۵۷۴ تا ۵۹۴ جلد اول)

غزوہ حنین سے فارغ ہو کر شوال ۸ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوج لیکر طائف کیطرف چلے اہل طائف فوراً قلعہ میں چھپ گئے اور نہایت مضبوطی سے اندر ہو بیٹھے۔ قلعہ میں گھسنے کیلئے کوئی راستہ نہ تھا۔ آپنے انکی تسخیر کے لئے قلعہ شکن آلات نصب کئے اہل طائف نے آگ سے اُنکو اڑا دیا۔ آپنے یہ فرما کر کہ ابھی تک مجھکو فتح طائف کا حکم نہیں ہوا اسلامی فوج لیکر جعرانہ (مکہ اور طائف کے درمیان مکہ سے قریب ایک مقام ہے یہاں ایک مسجد بھی تھی آپنے غزوہ حنین کی حاصل کردہ غنائم یہیں تقسیم فرمائی تھیں اور اسی مقام سے آپنے مکہ کیلئے احرام باندھا تھا) تشریف

لے آئے آپکی مراجعت کے بعد ثقیف (طائف کے باشندوں کا نام ہے) مرعوب ہو گئے اور انکو اندیشہ ہوا کہ حضورؐ غنائم اور قیدیوں کی تقسیم کے بعد طائف کا رخ کرینگے اسلئے انہوں نے ایک وفد کے ذریعہ سے صلح کی درخواست پیش کر دی اور یہ لکھا کہ اگر ہم سے زر نقد نہ لیا جائے تو ہم مسلمان ہونے کو بھی طیار ہیں حضورؐ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور صلحنامہ میں یہ شرائط قرار پائیں کہ مسلمان ہونے کے بعد زنا کاری اور سود کے لین سے بھی بچنا ہو گا (جو لوگ مسلمانوں میں سودی کاروبار رائج کرنا چاہتے ہیں وہ اس واقعہ پر غور کریں) اس لڑائی میں حضرت ابو سفیان رضؓ کی آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔

(معجم البلدان صفحہ ۱۵ جلد ۶)

دیگر واقعات ذی الحج ۸ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضؓ کی ولادت ہوئی انکی والدہ ماریہ قبطی لونڈی ہیں اسی سنہ میں عرب کے مشہور سخی حاتم طائی نے وفات پائی +

سنہ ۹ھ

اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تمام جہات عرب سے وفود کا تانتا بندھ گیا۔ انہیں سے کعب بن زہیر ہے اسنے اپنے مشہور قصیدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریف کی تھی حضورؐ نے اسکو اپنی چادر بطور عطیہ دی جسکو امیر معاویہ رضؓ نے اپنی خلافت میں کعب کے رشتہ داروں سے چالیس ہزار درہم دیکر خرید لی پھر یہ آخر تک تمام خلفاء بنی امیہ اور عباسیہ کے پاس رہی حتیٰ کہ ترکی خلفاء کے حصہ میں آئی اور ابتک انکے پاس ہے +

زکوٰۃ کی باقاعدہ وصولیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے اوائل میں ماتحت قبائل عرب اور ریاستوں سے سالانہ زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے باقاعدہ محکمہ کھولا اور محصّلین زکوٰۃ بھیجے اُن کی فہرست یہ ہے۔

نمبر شمار	محصّل (زکوٰۃ وصول کرنیوالے) کا نام	زکوٰۃ دینے والے قبیلہ یا ریاست کا نام
۱	حضرت عیینہ رضؓ بن حصن	بنو تمیم
۲	حضرت یزید رضؓ بن حصین	اسلم۔ غفار
۳	حضرت عباد رضؓ بن بشیر اشہلی	سلیم۔ مزینہ
۴	حضرت رافع رضؓ بن کلیث	جہینہ

۵	حضرت عمرو رضؓ بن عاص	بنو فزارہ
۶	حضرت ضحاک رضؓ بن سفیان	بنو کلاب
۷	حضرت بشیر رضؓ بن سفیان	بنو کعب
۸	حضرت ابن لتبیہ	بنو ذبیان
۹	حضرت مہاجر رضؓ بن ابی امیہ	صنعاء
۱۰	حضرت زیاد رضؓ بن لبید	حضرموت
۱۱	حضرت عدی رضؓ بن حاتم	طیٔ۔ بنو اسد
۱۲	حضرت مالک رضؓ بن نویرہ	بنو حنظلہ
۱۳	حضرت زبرقان رضؓ بن بدر	بنو سعد کے ایک حصہ پر
۱۴	حضرت قیس رضؓ بن عاصم	بنو سعد کے دوسرے حصہ پر
۱۵	حضرت علاء رضؓ بن حضرمی	بحرین
۱۶	حضرت علی رضؓ مرتضیٰ	نجران

(زاد المعاد صفحہ ۲۶۲ جلد اول)

مختلف فتوحات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیینہ رضؓ بن حصین کو پچاس سوار کے ہمراہ بنو تمیم کی سرکوبی کیلئے بھیجا۔ اس دستہ میں مہاجرین وانصار کا ایک فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ دن میں چھپے رہتے راتکو منزل طے کرتے۔ دفعتہً دشمن کے مویشیوں کو جنگل میں جا گھیرا دشمن نے پیٹھ دکھائی اور راہ فرار اختیار کی حضرت عیینہ رضؓ نے دشمن کے گیارہ مرد۔ گیارہ عورتیں اور تیس ۳۰ بچے گرفتار کر لئے اور ان سبکو مدینہ میں لے آئے رملہ بنتِ حرب کی حویلی میں اُتارا بعد میں اُنکے سردار افسر مدینہ میں آئے اُن کے اسماء (نام) یہ ہیں۔

عطاردؓ بن حاجب۔ زبرقانؓ بن بدر۔ قیسؓ بن عاصم۔ اقرعؓ بن حابس۔ قیسؓ بن حرث۔ نعیمؓ بن سعد۔ عمروؓ ابن اہتم۔ رباحؓ بن مرث۔ یہ افسر اپنے بچوں اور عورتوں کو دیکھکر رونے لگے۔ اسی گبراہٹ و پریشانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے دروازہ پر آئے اور جاہلانہ لہجہ میں پکارنا شروع کیا: یَا مُحَمَّدُ اُخْرُجْ اِلَيْنَا (محمدؐ باہر نکل) حضورؐ باہر تشریف لائے حضرت بلالؓ نے تکبیر (اقامۃ الصلوٰۃ) کہی حضورؐ مصلّے کیطرف جانے لگے۔ یہ سب حضورؐ سے چمٹ گئے۔ اور اپنے قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ حضورؐ ٹھہر گئے پھر مصلّے پر گئے اور نماز پڑھائی صحن مسجد میں تشریف لائے۔ اُن

لوگوں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ | اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپکو حجروں سے باہر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے بے بہرہ ہیں۔

عطارد بن حاجب نے اپنی قوم کی فضیلت و بڑائی بیان کرنے کے لیئے قصیدۂ مدحیہ سنایا حضورؐ نے حضرت ثابت رضؓ بن قیس کو اسکے جواب میں قصیدہ سنانے کا حکم دیا حضورؐ نے ان کے سب بال بچے اور قیدی چھوڑ دیئے اقرع رضؓ بن حابس نے عرض کیا۔حضورؐ کے خطیب ہمارے خطیبوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ان کے شاعر ہمارے شاعروں سے افضل ہیں پھر یہ سب مسلمان ہو گئے اور حضورؐ نے انکو دل کھولکر انعامات و عطیات دے کر سرفراز فرمایا۔

(زاد المعاد صفحات ۴۶۲-۴۶۳-جلد اول)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر میں حضرت قطبہؓ بن عامر کو صرف بیس ۲۰ سپاہیوں کے ساتھ مقام تبالہ میں قبیلہ خثعم پر غارت ڈالنے کیلیئے مامور فرمایا سواروں کے لیئے صرف دس اونٹ تھے ایک ایک اونٹ پر دو دو آدمی باری باری سوار ہوتے تھے۔راہ میں ایک آدمی گرفتار کیا جب اُس سے حالات دریافت کیئے تو وہ گونگا بنگیا۔اپنے آدمیوں کو آواز دی۔اسلامی سپاہیوں کی آمد سے اُنکو مطلع کیا۔مسلمانوں نے اُسکی گردن اُڑا دی۔پھر وہیں ٹھہر گئے۔جب دشمن سو گیا۔تو مسلمانوں نے اپنی غارت ڈالی (شبخون مارا) سخت لڑائی ہوئی۔اور فریقین کے آدمی بہت زخمی ہوئے۔اسلامی دستہ کا امیر (قطبہؓ) مارا گیا۔متعدد مسلمان شہید ہوئے۔اسلامیوں نے دشمنوں کے قیدی بکریاں اور اونٹ گرفتار رکیئے جب اُنکو مدینہ کیطرف لیجانے لگے تو دشمن نے تعاقب کیا۔تداللہ نے اسی دم ایک سیل عظیم بھیجا جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان حائل تھا مسلمانوں کو اپنی غنیمت لیجانے میں سہولت ہو گئی دشمن تکتا رہا اور سیل کو عبور نہ کر سکا۔

(زاد المعاد صفحہ ۴۶۴ جلد اول)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول میں حضرت ضحاک بن سفیان کی سرکردگی میں ایک اسلامی دستہ بنو کلاب کی سرکوبی کے لیئے روانہ فرمایا حضرت اصید رضؓ بن سلمہ بھی ہمراہ تھے۔مقام زج لاوہ میں دشمن سے تصادم ہوا اور اسلامیوں نے انکو دعوت اسلام دی کافروں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا اور انکو شکست دی حضرت اصید رضؓ کے والد سلمہ اسوقت کافر تھے، مقابل کے فریق میں تھے حضرت اسید رضؓ نے اپنے والد سلمہ کا

تعاقب کیا سلمہ اس وقت گھوڑے پر سوار ایک تالاب میں کھڑا تھا حضرت اسیدؓ نے انکو دعوتِ اسلام دی اور جان بخشی کی ضمانت دی سلمہ نے انکو اور انکے دین اسلام کو گالی دی حضرت اسیدؓ نے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں جب گھوڑا گرنے لگا سلمہ تالاب میں اپنے نیزہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ایک مسلمان آیا۔ اور سلمہ کو قتل کر دیا۔ (زاد المعاد صفحہ ۴۲۴ جلد اول)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ حبش کا ایک حصہ اسلام کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ انکی سرکوبی کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن حذافہ کی سرکردگی میں ایک دستہ بھیجا حضورؐ نے سپاہیوں کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ اپنے سپہ سالار کی اطاعت کریں اور اسکے احکام کی تعمیل بجا لائیں۔ جب یہ دستہ روانہ ہوا تو سپاہیوں نے اپنے امیر فوج کو ناراض کر دیا اُسنے حکم دیا ایندھن جمع کر کے آگ روشن کرو۔ جب آگ نے شعلے پکڑے تو اُسنے کہا۔ حضورؐ نے تمکو میرے احکام کی تعمیل بجا لانے کی ہدایت کی ہے میں حکم دیتا ہوں کہ تم سب اسمیں داخل ہو جاؤ۔ سپاہیوں نے انکار کیا حتیٰ کہ اُس کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ جب مدینہ واپس آئے تو حضورؐ سے اس کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا۔

لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ۔ گناہ اور خدا کی معصیت کرنے میں اپنے افسر کی کوئی اطاعت نہیں
إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ اطاعت صرف اچھے کاموں میں ہے۔

(زاد المعاد صفحہ ۴۲۵ جلد اول)

(۵) حضرت عدی بن حاتم کا واقعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ طیؔ کے بتخانہ کو گرانے کیلئے حضرت علی رضؓ کو انصار کے ڈیڑھ سو سپاہیوں کے ساتھ بھیجا۔ پچاس گھوڑے اور سو اونٹ سواروں کے تھے۔ بتخانہ کا نام فلس تھا۔ اسلامیوں نے فجر کے وقت حاتم طائی کے محلہ پر دھاوا بول دیا اور بتخانہ کو مسمار کر دیا۔ بہت سے قیدی بکریاں اور اونٹ ہاتھ لگے۔ قیدیوں میں حضرت عدی کی ہمشیرہ بھی شامل تھیں حضرت عدی رضؓ شام کیطرف بھاگ گئے تھے اُن کے خزانہ سے تین تلواریں اور تین زرہیں حاصل ہوئیں۔ قیدیوں کے افسر حضرت قتادہ رضؓ غنیمت کے جانوروں پر حضرت عبداللہ بن عتیک متعین ہوئے راستہ میں سپاہیوں میں غنیمت تقسیم کر دی گئی۔ بیت المال کا حصہ (خُمس) علیحدہ کر دیا گیا۔ حاتم طائی (عرب کے مشہور سخی) کے صاحبزادے حضرت عدی رضؓ فرماتے ہیں مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ میں خاندانی شریف تھا کیونکہ میرے والد باجد

حاتم طائی اپنی بے نظیر سخاوت کیوجہ سے دنیا میں عام شہرت حاصل کر چکے تھے۔ میں مذہباً عیسائی تھا
میں اپنی قوم کا سردار تھا جب مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا علم ہوا تو مجھکو حضورؐ سے
سخت کراہیت پیدا ہوئی (عیسائیوں کا یہی طریقہ ہے) میرا ایک غلام میرے اونٹ چرایا کرتا تھا
میں نے اُس سے کہا۔ خدا تم کو ہدایت دے تم میرے لئے ہر وقت موٹے تازے اونٹ تیار رکھو
جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جیش اس علاقہ کو پامال کرے تو مجھکو اطلاع دو۔ ایکدن غلام میرے
پاس آیا۔ عرض کیا۔ جناب میں نے ابھی جھنڈے دیکھے ہیں۔ میں نے دریافت کیا تو مجھکو بتایا گیا۔
یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوار چلے آرہے ہیں اب آپ اپنی حفاظت کا انتظام کر لیجئے۔ میں نے
کہا اونٹ پیش کرو۔ اُسنے تعمیل کی میں اپنے بچے اور بیوی کو ہمراہ لیکر شام میں عیسائیوں کے
پاس چلا گیا۔ اپنی ہمشیرہ کو وہیں وطن ہی چھوڑ دیا۔ اسلامی فوج نے میرے علاقہ پر حملہ کیا۔ اور قیدیوں
میں میری ہمشیرہ بھی گرفتار ہو گئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں کا حال دریافت کرنے آئے
تو میری ہمشیرہ نے عرض کیا۔ حضورؐ میں ایک قابل رحم ہستی ہوں میرا بھائی مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا ہے
والد صاحب کا سایہ اٹھ گیا۔ میں اب بڑھاپے میں دم توڑ رہی ہوں۔ خدارا مجھ پر احسان کیجئے۔ حضورؐ نے
فرمایا۔ تمہارے بھائی کا نام کیا ہے۔ عرض کیا۔ عدی بن حاتم فرمایا وہی عدی جو اللہ اور رسول سے
بھاگ گئے ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ حضورؐ نے ہمشیرہ کے لئے اسواری مہیا کر دی اور یہ
سیدھی میرے پاس آئیں کہنے لگیں تمنے والد کی شرافت کو داغدار کیا۔ بٹہ لگایا۔ تم حضورؐ کے
پاس چلو۔ وہ بڑے شریف انسان ہیں۔ میں مدینہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف
فرما تھے قوم نے (مسلمانوں نے) عرض کیا حضورؐ یہ عدی بن حاتم ہیں حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور
کھڑے ہو گئے۔ راستہ میں ایک عورت ملی جسکے ساتھ ایک بچہ تھا۔ دونوں نے عرض کیا۔ ہمیں آپ سے ایک کام
ہے۔ حضورؐ انکے ساتھ چلے گئے انکا مقصد پورا کر کے چلے آئے پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجھکو اپنے مکان
میں لائے۔ لونڈی نے ایک تکیہ پھینکا۔ حضورؐ اس پر بیٹھ گئے میں آپکے سامنے بیٹھ گیا۔ اب مجھکو
وعظ سنایا۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ تم کیوں بھاگتے ہو۔ کیا تم توحید سے بھاگتے ہو۔ کیا
خدا کے سوا کوئی معبود ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جی نہیں۔ فرمایا۔ کیا خدا کی بڑائی سے انکار کرتے ہو۔
کیا خدا سے کوئی بڑا ہے میں نے عرض کیا جی نہیں۔ فرمایا۔ یہودیوں سے خدا ناراض ہے۔ عیسائی گمراہ
ہیں میں نے عرض کیا۔ حضورؐ میں تو مسلم ہوں۔ میرا یہ جواب سنکر حضورؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اسکے
بعد حضورؐ نے مجھکو ایک انصاری کے پاس ٹھہرایا۔ میں صبح و شام حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ایک روز

میں حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دفعۃً غریبوں کا ایک طبقہ میلے کچیلے کمبل اوڑھے ہوئے حاضر ہوئے حضرت نے اسی وقت مسلمانوں کو جمع کر کے چندہ کی ترغیب دلائی۔ فرمایا۔ راہِ خدا میں صدقہ وخیرات دو۔ کچھ نہیں تو جو کی ایک مٹھی یا آدھی کھجور دیکر اپنے جسم کو عذاب دوزخ سے بچاؤ اگر اسکی بھی توفیق نہ ہو تو مسلمان بھائی کے حق میں کلمۂ خیر زبان سے نکالو۔ کیونکہ ایکدن خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ تم سے جواب طلب کرے گا۔ تم کیا جواب دو گے۔ وہ سوال کریگا کیا میں نے تجھکو دنیا میں مال اور اولاد نہیں دی تھی انسان جواب دیگا ہاں تو نے مجھکو یہ نعمتیں دی تھیں خدا تو کہیگا تو پھر تو نے اپنے نفس کے لئے کیا بھیجا یہ سنکر انسان اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھیگا۔ کوئی ایسی چیز نہیں پائے گا جسکے ذریعہ اپنے جسم کو نارِ جہنم سے بچالے۔ مسلمانو! تم صدقہ وخیرات دیکر اپنے آپکو آتش دوزخ سے بچاؤ اور کچھ نہیں تو کم از کم کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر عذابِ خدا سے بچو۔ اگر یہ بھی توفیق نہیں تو اپنے مسلمان بھائیوں کے حق میں زبان سے کلمۂ خیر نکالو۔ مسلمانو! مجھکو تمہارے متعلق افلاس اور فاقہ کا کچھ اندیشہ نہیں کیونکہ خدا کافروں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کریگا اور تمہاری سلطنت اتنی وسیع ہو جائیگی کہ حیرہ سے مدینہ تک ایک عورت تن تنہا بلا خوف وخطر راستہ طے کرے گی اُسکو چوری کا کچھ کھٹکا نہ ہوگا یہ ارشاد سنکر میں نے اپنے دل میں کہا اسوقت طے کے چور کہاں فنا ہو جائینگے (قبیلہ طیؔ کے چور تمام عرب میں مشہور تھے) (زاد المعاد صفحات ۴۴۵-۴۴۶- جلد اول)

غزوۂ تبوک

یہ لڑائی ۹ھ میں واقع ہوئی۔ سبب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ عیسائی بادشاہ ہرقل بے شمار فوجوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ اسکے لشکر شام میں جمع ہو رہے ہیں عربی قبائل لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ غسان بھی اسکے ہمراہ ہیں یہ سب عیسائی تھے اسکی خوفناک تیاریوں کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ اسنے ایک سال کی تنخواہ پیشگی اپنے لشکریوں میں تقسیم کر دی تھی، اسکا مقدمۃ الجیش بلقاء تک پہنچگیا تھا۔ ماہ رجب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو وسیع پیمانہ پر فوجی طیاریوں کا حکم دیا اور مقصد صاف طور پر بتادیا کہ تبوک پر جانا ہے کیونکہ منزل مقصود بہت دُور تھی اور دشمن کی قوت بہت زیادہ تھی حالانکہ اس سے پہلے آپکا قاعدہ تھا کہ اگر مشرق پر حملہ کرنا ہوتا تو مغرب کیطرف چلنے کا ارادہ ظاہر کرتے تاکہ دشمن کو فوجی رازوں کا پتہ نہ لگ جائے اس لڑائی کے موقعہ پر سخت گرمی پڑ رہی تھی اور پھر عرب کی گرمی جہاں سموم (سخت لُو) چلتی ہے۔ لوگ عام طور پر قحط میں مبتلا تھے باغات

کے پھل پکنے والے تھے ایسی سخت گرمی میں عرب باہر نکلنا غیر مناسب سمجھتے تھے باغات میں ٹھنڈے سایہ کے نیچے دن گذارتے ۔منافقین (وہ جماعت جو ظاہراً مسلمان تھی مگر در پردہ اسلام کی سخت دشمن اور کافروں سے ملی ہوئی تھی) نے مسلمانوں کا بالکل ساتھ نہ دیا اور ایک متنفس بھی باہر نہ نکلا۔ انہوں نے آپسیں کہا۔

لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ | اس گرمی میں باہر نہ نکلو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اُن سے کہو آتش دوزخ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش انکو سمجھ ہوتی۔

حضورؐ نے ایک شخص مسمّی جد بن قیس سے فرمایا۔ کیا تم عیسائیوں سے جہاد کرنے کے لئے طیار ہو۔ یہ شخص منافق تھا جواب دیا میں عورتوں پر بہت فریفتہ ہوا کرتا ہوں اور عیسائیوں کی خوبصورت عورتیں دیکھکر تو مجھسے بالکل صبر نہ ہوسکے گا لہذا آپ مجھکو جہاد میں شامل ہونے سے معاف رکھئے۔ حضورؐ نے یہ جواب سُنکر مُنہ پھیر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فوجی طیاریاں عام وسیع پیمانہ پر کرنے کے لئے چندہ دینے کی بہت ترغیب دلائی حضرت ابوبکرؓ نے اپنا کل مال پیش کردیا حضرت عثمان غنیؓ نے بہت مال دیا تین سَو اونٹ مع فوجی ساز و سامان سے لدے ہوئے ایکہزار دینار (اشرفی) نقد حضورؐ یہ اشرفیاں اپنی گود میں اُچھالتے اور زبان سے یہ ارشاد فرماتے۔

لا یضر عثمان ما عمل بعد الیوم۔ آجکے بعد حضرت عثمان سے جو گناہ سرزد ہو اس سے اُسکو نقصان نہیں پہنچیگا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کل منافقین کو جہاد میں شامل ہونے سے روکا اب پکے مسلمانوں کا حال سنئے۔ سات صحابی۔ سالم رضؓ بن عمیر۔ علیہ رضؓ بن یزید۔ ابو لیلیٰ مازنی۔ عمرو بن عنمہ۔ سلمہ بن صخر۔ عرباض رضؓ بن ساریہ۔ عمرو رضؓ بن حمام۔ اس جہاد میں شامل ہونے کیلئے بہت بے تاب تھے مگر غریب تھے۔ سواریاں مہیا نہ کرسکے۔ روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے فرمایا۔

لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ میں تمہارے لئے سواریاں مہیا نہیں کرسکتا۔

تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ | یہ مایوس کن جواب سُنکر وہ اپنے گھر لوٹ گئے اور سواریوں کے غم میں انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو انکی قوم نے سواریاں حاصل کرنے کے لئے بھیجا حضورؐ غم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہیں بعد میں ایک اونٹ کہیں سے آگیا۔ آپنے آدمی بھیجکر انکو طلب کیا۔ فرمایا لو خدا نے تمہارے لئے یہ سواری مہیا کردی حضرت علیہ رضؓ

بن یزید نے رانکو نماز پڑھکر رو کر خدا - سے کہا - یا اللہ تو نے جہاد کا حکم دیا ہے اور انکے متعلق سخت تاکیدی احکام جاری کئے ہیں اور تو نے مجھکو اتنا مال نہیں دیا جس سے میں فوجی طیاریاں (یکول اور نہ تو نے اپنے رسول کی مالی حالت اتنی درست کی ہے جو وہ ہمارے اخراجات کے متحمل ہو سکیں صبح کے وقت کل مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی حاضر خدمت ہوئے حضور نے فرمایا - شبکو کسی نے خدا سے استدعا کی تھی - کوئی شخص کھڑا نہ ہوا حضور نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ دہرائے - تب یہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا - بندہ تھا - فرمایا - آئندہ زکوٰۃ میں تمہارا نام لکھدیا گیا - حضور نے حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا حضور اپنے ہمراہ تیس ہزار پیدل اور دس ہزار سوار فوج لیکر روانہ ہوئے - مقام تبوک میں بیس روز تک خیمہ زن رہے نماز قصر کے ساتھ پڑھتے رہے - ہرقل عیسائی بادشاہ اس وقت حمص میں تھا - حضور نے حضرت علیؓ کو اپنے گھر والوں کی حفاظت کیلئے مدینہ میں چھوڑا - بعد میں منافقین نے طعنہ دیا - حضور نے نکما سمجھ کر چھوڑ دیا - حضرت علیؓ کی غیرت برداشت نہ کر سکی - سیدھے میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئے اور مقام جرف میں حضور کو جالیا عرض کیا حضور منافقین کا خیال ہے کہ آپنے مجھکو نکما اور بیکار سمجھکر مدینہ میں چھوڑ دیا ہے - فرمایا - غلط کہتے ہیں میں نے تمکو صرف اہل بیت کی حفاظت کیلئے چھوڑا ہے - واپس جاؤ اور اپنا فرض سرانجام دو -

اَفَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ	علیؓ! کیا تم اسپر خوش نہیں کہ تم اسی طرح میرے جانشین ہو جسطرح حضرت ہارونؑ حضرت موسٰیؑ کے جانشین تھے فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا -

حضرت ابو خیثمہؓ اپنے باغ میں گئے دیکھا انکی دو بیویوں نے سایہ دار درختوں کے نیچے چھپر کھڑے کئے ہیں ان میں پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے - خوب ٹھنڈک بہم پہنچائی ہے تر و تازہ کھانا طیار کیا ہے - یہ چھپر کے باہر کھڑے ہو گئے عیش کا یہ سامان دیکھکر فرمایا - حضور تو سخت گرمی دھوپ اور لو میں منازل سفر طے کریں اور خیثمہ خوبصورت عورتوں کے ہمراہ یہ عیش اڑائے یہ انصاف کے منافی ہے - یہ کہا اور الٹے پاؤں پھر گئے اور منزلیں طے کرنا شروع کیں - جب تبوک کے قریب پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا حضور فی الواقع وہ حضرت ابو خیثمہ ہیں - یہ سواری سے اترے حضور کو السلام علیکم کہا - فرمایا تم کو کیا ہو گیا تھا جو پیچھے رہ گئے تھے - انہوں نے تمام ماجرا کہہ سنایا جب حضور حجر (علاقہ ثمود) سے گذرنے لگے تو حکمدیا - نہ تو یہاں کا پانی پینا اور

نہ اسکو وضوء میں استعمال کرنا اور جو آٹا گندھا ہوا تمہارے ہمراہ ہو اسکو تم نہ کھانا بلکہ اپنے اونٹوں کو کھلا دینا اور کوئی شخص اکیلا باہر نہ نکلے۔ سب نے اسکی تعمیل کی صرف دو شخصوں نے خلاف ورزی کی۔ قبیلہ بنی ساعدہ کے دو شخص باہر نکلے۔ ایک قضاء حاجت کیلئے۔ دوسرا اپنے اونٹ کی تلاش میں۔ قضاء حاجت والے کا تو کسی نے راستہ میں گلا دبا کر بیہوش کر دیا دوسرے کو آندھی اڑا کر لیگئی۔ اور قبیلہ طے کے پہاڑوں میں جا پھینکا جب حضورؐ کو اطلاع دیگئی تو فرمایا میں نے تمکو مطلع نہیں کیا تھا کہ کوئی شخص تنہا باہر نہ نکلے۔ اسکے بعد آپ نے بیہوش آدمی کے لئے دعا مانگی وہ شفایاب ہوگیا۔ دوسرے کو حضورؐ مدینہ واپس پہنچے تو اہل طے نے تحفۃً پیش کیا۔ صحیحین میں ہے حضورؐ نے فرمایا ان مُعَذَّبِیْنَ (ثمود) کے علاقہ سے روتے ہوئے گذرو تاکہ تم خدا کے عذاب سے محفوظ رہو۔ لوگوں کے پاس پانی ختم ہوگیا تھا حضورؐ سے شکایت کی گئی حضورؐ نے اللہ تعالٰی سے دعا مانگی خدا تعالٰی نے ایک بادل بھیجا وہ برسا۔ سب لوگوں نے اپنی حاجت کے موافق پانی بھر لیا۔ راستہ میں حضورؐ کی ناقہ (اونٹنی) غائب ہوگئی ایک منافق زید بن ابی صلت نے کہا۔ محمدؐ نبی ہونے کا مدعی ہے۔ تمکو آسمان کی خبریں سناتا ہے حالانکہ اسکو اپنی اونٹنی کا علم نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں صرف وہی باتیں جانتا ہوں جنکے متعلق خدا مجھکو خبر دیتا ہے۔ دوسری کسی بات کا مجھکو علم نہیں (یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ کو علم غیب نہیں تھا) پہلے تو مجھکو اپنی اونٹنی کے متعلق کچھ علم نہیں تھا لیکن اب اللہ تعالٰے نے مجھکو باخبر کیا ہے۔ وہ اس فلاں وادی میں ہے ایک درخت سے اسکی نکیل اٹک گئی ہے۔ تم اسکو وہاں سے لے آؤ۔ راستہ میں ایک شخص پیچھے ہٹنے لگا۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا۔ فرمایا۔ اسکو چھوڑ دو اگر وہ نیک ہے تو خدا اسکو تمہارے ساتھ ملا دے گا اور اگر وہ بُرا ہے تو خدا نے تمکو اُسکے شر سے محفوظ کیا۔ راستہ ہی میں حضرت ابو ذرؓ کا اونٹ ڈھیلا ہوگیا جب اُسنے زیادہ دیر لگائی تو حضرت ابو ذرؓ نے اسباب اتار کر اپنی پشت پر لاد لیا۔ اور پیدل چلنے لگے حضور راستہ میں ایک منزل میں نزول فرما تھے۔ ایک مسلمان نے عرض کیا۔ راستہ میں کوئی شخص تنہا چلا آرہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "خدا کرے یہ ابو ذرؓ ہوں" جب قوم نے غور سے انکو دیکھا تو فی الواقع وہ حضرت ابو ذرؓ تھے لوگوں نے عرض کیا۔ یہ تو حضرت ابو ذرؓ ہیں حضورؐ نے فرمایا۔

رَحِمَ اللّٰہُ اَبَاذَرٍّ یمشی وحدہ	خدا ابو ذرؓ پر رحم کرے اکیلے چلیں گے۔
ویموت وحدہ ویبعث وحدہ	اکیلے مرینگے۔ اور اکیلے اٹھیں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں انکو مقام ربذہ میں جلاوطن کیا (کیونکہ امیروں کو گالیاں دیتے تھے) تو اس وقت انکے ہمراہ صرف انکی بیوی اور ایک غلام تھا ان دونوں کو وصیت کی۔ مجھکو غسل دیکر اور کفن پہنا کر میرا جنازہ سڑک کے وسط میں رکھدینا۔ جب پہلی سواری آئے تو اسکو مطلع کرنا۔ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اسکے دفنانے میں ہماری اعانت کیجیے۔ جب یہ انتقال کر گئے تو دونوں نے اسی طرح تعمیل کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود ایک قافلہ کے ہمراہ عراق سے تشریف لا رہے تھے دفعۃً انہوں نے راستہ کے عین وسط میں ایک جنازہ رکھا ہوا دیکھا قریب تھا کہ سواری کے اونٹ اسکو پائمال کر دیں غلام جھپٹا اور عرض کیا یہ ابوذر صحابی ہیں۔ انکے دفنانے میں ہماری اعانت کیجیے۔ یہ سنتے ہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ ابوذر تم اکیلے چلوگے۔ اکیلے مروگے اور اکیلے ہی اٹھوگے یہ کہکر سواری سے اترے اور اپنے قافلہ والوں کے ساتھ انکو دفنایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو حدیث سنائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے سفر میں یہ بیان فرمایا تھا مشہور محدث ابو حاتم بن حبان نے اپنی کتاب میں اس واقعہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ غفاری وفات پانے لگے تو انکی بیوی رونے لگیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو۔ بیوی نے جواب دیا۔ میں کیوں نہ روؤں تم اس جنگل وفات پا رہے ہو۔ میرے پاس نہ تو کفن ہے اور نہ میں اکیلی تمکو دفن کر سکتی ہوں فرمایا۔ رونے کی کوئی بات نہیں۔ میں تمکو بشارت سناتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو جسمیں میں بھی شامل تھا مخاطب ہوکر فرمایا تھا تم میں سے ایک شخص جنگل میں انتقال کرے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اسکے جنازہ میں شامل ہوگی۔ اس جماعت کے تمام افراد اپنی اپنی بستیوں میں وفات پا چکے ہیں صرف میں اکیلا باقی رہگیا ہوں۔ پس وہ شخص میں ہوں۔ تم راستہ میں کھڑی ہو جاؤ۔ اور مسافروں کو دیکھتی رہو۔ بیوی نے جواب دیا۔ اب مسافر کہاں۔ حج کا موسم ختم ہو چکا۔ اور راستہ کی آمد و رفت بند ہو چکی ہے۔ فرمایا۔ تم میرا کہنا مانو۔ اور سڑک پر کھڑی ہو جاؤ۔ فرماتی ہیں۔ میں حسب ارشاد ٹیلے پر چڑھتی اور پھر دوڑ کر واپس آتی اور تیمارداری میں مصروف ہو جاتی۔ میں اسی آمد و رفت میں مصروف تھی کہ دفعۃً ایک قافلہ دوڑتا ہوا نظر آیا۔ میں نے انکو اشارہ کیا وہ دوڑ کر میرے پاس آئے۔ کہا اللہ کی بندی کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ایک مسلمان حالت نزع میں ہے۔ تم اسکو کفنا دو۔ پوچھا۔ وہ کون بزرگ ہیں میں نے جواب دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ نام سنتے ہی انکے حق میں کلمات تعظیم (مثلاً

ہمارے ماں باپ نپر قربان ہوں) کہنے لگے اور دوڑ کر حاضر خدمت ہوئے حضرت ابوذر رضؓ نے وہی بشارت سنائی جو اپنی بیوی کو سنا چکے تھے۔ اسکے بعد تاکیدی ہرف میرے بدن کے کپڑوں یا میری بیوی کے کپڑوں کو میرا کفن بنایا جائے اور اگر تم میں سے کوئی شخص کسی جگہ کا امیر یا خادم یا قاصد یا نقیب رہچکا ہو تو وہ میرے کفنانے میں مطلقاً حصہ نہ لے۔ اللہ کی شان ایک شخص کے سوا ہر شخص مذکورہ بالا عیوب میں سے کسی عیب میں ضرور شامل تھا یہ شخص ایک نوجوان انصاری تھے اُس نے عرض کیا۔ چچا میں آپکو کفناؤں گا میں اپنی چادر کا کفن بناؤنگا۔ اسکو صرف میری والدہ ماجدہ نے اپنے ہاتھ سے بنا ہے۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں ہاں بس تم مجھکو کفنانا۔ حسب وصیت اس نوجوان نے انکو کفنایا اور سب نے کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھی پھر دفنایا منافقوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کیلئے کہا۔ کیا تم نے عیسائیوں کے ساتھ جہاد کرنا آسان سمجھ لیا ہے یہ عرب ہی تھے جو تم سے دبتے چلے گئے اور کل صورت حالات یہ ہو گی کہ تم سب بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہو گے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حضرت عمار رضؓ بن یاسرؓ کو حکمدیا۔ جاؤ سنو۔ منافقین آپسمیں کیا کلام کر رہے ہیں۔ حضرت عمار رضؓ نے انکی ہزلیات سن لیں اور حضورؐ سے شکایت کردی حضورؐ نے ان سب کو طلب کیا تو انھوں نے جوابدیا۔

كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ۔ ہم تو یوں ہی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔

ایک صحابی عبدالرحمٰنؓ نے خدا سے سوال کیا۔ مجھکو ایسی جگہ شہید کر جہاں میری نعش کا پتہ نہ چلے۔ بالآخر یمامہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور نعش کا کوئی پتہ نہ چلا تبوک میں کو کب اسلام اُس وقت آیا جب کہ اُسکے چشمہ کا پانی کم ہوگیا تھا۔ حضورؐ نے پہلے اس چشمہ سے ایک چلّو بھر کر منہ میں لیا پھر اس میں کلی کردی پھر تو وہ چشمہ خوب اُبلا اور ابتک اسی جوش و خروش سے جاری ہے۔

صحیح مسلم میں اسطرح ہے۔ کل تم انشاء اللہ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے مگر تم چاشت سے پہلے وہاں نہ پہنچنا اور مجھسے پہلے اسکے پانی کو ہاتھ نہ لگانا مگر لشکر اسلام کی آمد سے قبل دو آدمی وہاں پہنچ گئے اور پانی کسیقدر جھک رہا تھا حضورؐ نے اُنسے دریافت فرمایا۔ کیا تمنے اسکو چھوا تھا۔ عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔ تم نے اسکو کیوں چھوا۔ اسکے بعد لشکریوں نے چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کر لیا حضورؐ نے اس برتن میں اسی پانی سے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا۔ پھر یہی مستعمل پانی اُسی چشمہ میں ڈالدیا۔ پھر کیا تھا۔ چشمہ خوب جاری ہوگیا۔ حضرت معاذ رضؓ نے فرمایا۔ اگر تم زندہ رہے تو یہاں تمام پانی دیکھو گے جو باغوں کو خوب

سیراب کر رہا ہوگا۔

اہل جرباد اذرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہتھیار ڈالے اطاعت قبول کی اور جزیہ دینا منظور کیا۔ حضور ؐ نے انکو ایک امان نامہ لکھدیا جو ابتک اُن کے پاس موجود ہے۔

صاحب ایلہ بھی حاضر خدمت ہوا اور جزیہ دینا قبول کیا حضور ؐ نے اسکو یہ امان نامہ لکھدیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	شروع اللہ کے نام سے جو سب سے بڑا مہربان ہے
هذا امنة من الله ومحمد النبي رسول الله ليحنة بن روبة واهل ايلة سفنهم وسيارتهم في البر والبحر لهم ذمة الله و محمد النبي ومن كان معهم من اهل الشام واهل اليمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا يحول ماله دون نفسه، الخ	اللہ اور محمد رسول اللہ کیطرف سے یہ امان نامہ یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ کو لکھ کر دیا جاتا ہے اہل ایلہ یمن شام وغیرہ کو کامل ذمہ داری دی جاتی ہے کہ بحر و بر میں اُن کی کشتیاں جہاز اور سواریاں ہر طرح کے خطرے سے محفوظ رہینگی جو اس میں کسی طرح سے مداخلت کرے گا تو اس سے کسی طرح مالی معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا بلکہ فوراً اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔ الی آخرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکمدیا تم اکیدر کو گرفتار کرلاؤ تم اُسکو گائے کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے اکیدر علاقہ کندہ کا عیسائی حکمران تھا حضرت خالد رضہ کے ہمراہ چار سو بیس سوار تھے حضرت خالد رضہ کی نظر اُسکے قلعہ پر پڑی۔ صاف چاندنی رات تھی۔ عیسائی بادشاہ اپنی ملکہ کے ساتھ قلعہ کی سطح پر کھڑا تھا ایک گائے آئی اور قلعہ کے دروازہ سے اپنے سینگ گھسانے لگی۔ ملکہ نے بادشاہ سے کہا۔ کیا تمکو ایسا اچھا شکار ہاتھ لگا ہے۔ اُسنے کہا نہیں۔ ملکہ نے کہا۔ تو پھر اسکو چھوڑ دو گے۔ اُسنے جواب دیا۔ نہیں یہ کہا اور قلعہ سے نیچے اُترا۔ زین کسنے کا حکم دیا۔ اپنے چند رشتہ داروں کے ہمراہ جن میں اسکا بھائی حسان بھی شامل تھا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کا تعاقب کیا۔ آگے قدم بڑھایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے سواروں نے اسکو گرفتار کر دیا۔ اسکے بھائی کو تو فوراً قتل کر دیا اسکے جسم پر پڑی

قیمتی پوشاک تھی۔ ایک قبا دیباج ریشم کی تھی جس پر زری کا کام تھا۔ حضرت خالد رضؓ نے یہ پوشاک اتار کر حضورؐ کی خدمت میں اُسی وقت بھیجدی۔ اکیدر کو حضورؐ کی خدمت میں زندہ پیش کرنے کیلئے یہ شرط مقرر کی کہ وہ دومۃ الجندل کے دروازے کھولدے۔ اُسنے منظور کیا۔ اور یہ تاوان ادا کیا۔ دو ہزار اونٹ۔ آٹھ سو تلواریں چار سو زرہیں۔ چار سو نیزے۔ حضرت خالد رضؓ نے خمس (پانچواں حصہ) نکالکر باقی غنیمت اپنی فوج میں تقسیم کردی اسکے بعد تبوک روانہ ہو گئے اور اکیدر کو حضورؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔ حضورؐ نے اُسکا خون معاف کردیا۔ حضورؐ نے اکیدر اور یوحنا کے سامنے اسلام پیش کیا۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا لیکن اطاعت قبول کی اور جزیہ دینا منظور کیا۔ حضورؐ نے ان دونوں کو امان نامہ لکھ دیا۔

حضرت عبداللہ ذوالنجادین مزنی ایک غریب شخص تھے اور اسلام پر بہت شیدا تھے غزوۂ تبوک میں شکے وقت انتقال فرمایا۔ لشکر کے ایک گوشہ میں اسکی قبر کھودی گئی۔ خود حضورؐ قبر میں اُترے حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ انکی نعش مبارک اٹھاکر حضورؐ کو دے رہے تھے حضورؐ نے فرمایا۔ تم اپنے بھائی کو میرے قریب لاؤ۔ جب دفنا چکے تو حضورؐ نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ رَاضِیًا عَنْہُ فَارْضِ عَنْہُ۔ یا اللہ شام تک میں اس سے راضی تھا اب تو اس سے راضی ہوجا۔ حضرت عبداللہ رضؓ بن مسعود نے یہ نظارہ دیکھکر فرمایا۔ کاش! میں آج اس قبر میں ہوتا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے مدینہ واپس ہونے لگے تو فرمایا۔

ان بالمدینۃ لاقوامًا ماسِرتم مَسِیْرًا ولا قطعتم وادیًا الا کانوا معکم	مدینہ میں مسلمانوں کی بہت قومیں ایسی ہیں کہ جب تم کوئی منزل طے کرتے یا کوئی وادی قطع کرتے تو وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے ساتھ شامل تھے (یعنی انکو بھی جہاد کا اُتنا ہی ثواب

ملے گا جتنا تمکو یہ بُعد مسافت طے کرنے اور مصائب برداشت کرنے کے بعد ملا ہے)

صحابۂ کرام نے عرض کیا۔ مدینہ میں رہکر انکو یہ ثواب حاصل ہوگیا۔ فرمایا۔

نَعَمْ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ۔ ہاں۔ اسلئے کہ کسی معقول عذر نے انکو روک رکھا ہے (مثلاً کوئی اندھا ہے کوئی لنگڑا لولا۔ یا غربت کیوجہ سے سواری مہیا نہیں کرسکا مگر نیت جہاد کی ہے)

عظیم الشان خطبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں یہ عظیم الشان خطبہ دیا۔

أَمَّا بَعْدُ	خدا کی حمد و ثنا کے بعد
فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ	سچائی میں ہر کلام سے بہتر اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے
وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى	مضبوط ترین حلقہ (کڑا) تقویٰ (خدا سے ڈرنا) ہے
وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ	سب دینوں سے بہتر حضرت ابراہیمؑ کا دین (اسلام) ہے
وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ	سب طریقوں سے بہتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے۔
وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ	سب باتوں پر اللہ تعالیٰ کے ذکر کو شرف حاصل ہے۔
وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ	سب بیانات سے بہتر قرآن مجید ہے۔
وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا	بہترین کام وہ ہے جسمیں اولوالعزمی ہو۔
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا	بدترین امر بدعت (دین میں نیا نکالا ہوا کام) ہے۔
وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ	پیغمبروں کی ہدایت سب ہدایتوں سے خوب ہے۔
وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ	شہیدوں کی موت سب موتوں سے بہتر ہے۔
وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى	سب سے بڑھ کر گمراہی وہ ہے جو ہدایت پانے کے بعد ہو۔
وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ	سب عملوں میں بہتر وہ عمل ہے جو نفع والا ہو۔
وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ	بہترین روش وہ ہے جسپر لوگ چل سکیں۔
وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ	بدترین اندھاپن دل کا اندھاپن ہے۔
وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى	اونچا ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے۔
وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى	تھوڑی چیز ہو اور کفایت بھی کرے بہتر ہے اس سے کہ زیادہ ہو اور انسان کو غفلت میں ڈالے
وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ	بدترین معذرت وہ ہے جو مرنے کے وقت کی جاوے۔
وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت میں ہوگی۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبُرًا	بعض لوگ جمعہ میں تو آتے ہیں لیکن اُنکے دل دُنیا کے دھندوں میں لگے رہتے ہیں
وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ اللهَ إِلَّا هُجْرًا	ان میں سے بعض مسلمان وہ ہیں جو کبھی کبھی خدا کو یاد کرتے ہیں۔
وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذَّابُ	سب گناہوں سے بدتر جھوٹی زبان ہے۔
وَخَيْرُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ	بہترین تونگری دل کی تونگری ہے۔
وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى	سب سے عمدہ زاد راہ (سفر کا کھانا) تقویٰ ہے۔
وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ	سب سے بڑھ کر دانائی یہ ہے کہ انسان خدا سے ڈرے۔

وَخَيْرُ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِيْنُ — دلنشیں ہونے کیلئے بہترین چیز یقین ہے۔
وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ — شک پیدا کرنا کفر کی نشانی ہے
وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ — مُردے پر رونا جاہلیت کا کام ہے
وَالْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ — چوری کرنا عذاب جہنم کا سامان ہے
وَالسُّكْرُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ — شراب پینا دوزخ میں جانا ہے
وَالشِّعْرُ مِنْ اِبْلِيْسَ — شعر کہنا یا پڑھنا شیطان کا حصہ ہے
وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ — شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے
وَشَرُّ الْمَاْكَلِ مَالُ الْيَتِيْمِ — بدترین کھانا یتیم کا مال غصب کرنا ہے
وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ — سعادتمند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ — اصل بدبخت وہ ہے جو اپنے ماں کے پیٹ ہی سے بدبخت پیدا ہُوا ہو
وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ — تمہارا انجام کار یہ ہے کہ قبر میں تمکو صرف چار گز جگہ ملے گی۔
وَالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ — بالآخر آخرت (قیامت) میں پیش ہونا ہے۔
وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ — عمل وہ اچھا ہے جسکا انجام اچھا ہو۔
وَشَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ — بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہو۔
وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ — جو بات ہونے والی ہے اسکو قریب سمجھو۔
وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ — مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ — اُس کو قتل کرنا کفر ہے۔
وَاَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ — اُسکی چغلی کرنا خدا کی معصیت ہے۔
وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ — مسلمان کا مال ایسا ہی حرام ہے جیسے اس کا خون گرانا حرام ہے
وَمَنْ يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ — جو شخص اللہ سے بے پرواہی کرتا ہے اللہ اسے جھوٹا کرتا ہے۔
وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهُ — جو مسلمان کسی مسلمان کا عیب چھپاتا ہے خدا اُسکے عیب چھپاتا ہے۔
وَمَنْ يَّعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ — جو مسلمان کسی مسلمان کو معاف کرتا ہے خدا اسکو معاف کرتا ہے۔
وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللّٰهُ — جو مسلمان غصہ پی جاتا ہے خدا اُسے اجر دیتا ہے۔
وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ — جو مسلمان نقصان پر صبر کرتا ہے خدا اُسے معاوضہ دیتا ہے۔
وَمَنْ يَّتْبَعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ — جو مسلمان کسی مسلمان کی چغلی پھیلاتا ہے خدا اُسکی رسوائی عام کر دیتا ہے

وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُضٰعِفُ اللّٰہُ لَہٗ — جو مسلمان صبر کرتا ہے خدا اُسکا ثواب دُگنا کرتا ہے۔
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ یُعَذِّبْہُ اللّٰہُ — جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اسے عذاب کرتا ہے۔
ثُمَّ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا — اس خطبہ کے بعد حضور ؐ نے تین دفعہ استغفار پڑھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے مدینہ واپس آنے لگے تو راہ میں کچھ منافقین نے سازش کی اور مکر و فریب سے حضور ؐ کو قتل کرنا چاہا لیکن عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے آپکو اُنکے شر سے محفوظ رکھا اور سازش کے پورے حالات سے مطلع کیا۔ منافقین کا ارادہ یہ تھا۔ کہ راستہ میں شب کے وقت کسی گھاٹی سے حضور ؐ کو نیچے گرا کر کام تمام کر دیا جائے سب صحابہؓ کرام وادی سے گذر گئے صرف حضور ؐ حضرت حذیفہ بن یمان۔ حضرت عمارہؓ بن یاسرؓ کو ہمراہ لے کر گھاٹی پر چڑھے۔ موخرالذکر (حضرت عمارہؓ) کو اونٹنی کی نکیل پکڑنے کا حکم دیا اور مقدم الذکر (حضرت حذیفہؓ) کو فرمایا۔ تم اونٹنی کو ہنکاؤ۔ دفعۃً پیچھے چند لوگوں کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ حضور ؐ نے غضبناک لہجہ میں فرمایا۔ حذیفہ۔ انکو ہٹاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کے پاس چوگان تھی اس سے منافقین کی سواریوں کو پیچھے دھکیلا۔ وہ نقاب پوش تھے اور کپڑے سے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں رعب بٹھا دیا انکو احساس ہوا کہ شاید انکا راز ظاہر ہو گیا ہے۔ فوراً پیچھے کیطرف دوڑے لشکر اسلام میں گھُسکر غائب ہو گئے حضرت حذیفہؓ اس کامیابی کے بعد حضور ؐ سے آملے حضور ؐ نے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون تھے عرض کیا۔ صرف دو شخصوں کی سواریاں پہچان سکا ہوں۔ اندھیری رات تھی انہوں نے اپنے چہروں پر نقاب ڈال رکھا تھا۔ اسواسطے سب کو پہچان نہ سکا۔ حضور ؐ نے فرمایا۔ معلوم ہے کہ انکا کیا ارادہ تھا عرض کیا حضور ؐ نہیں۔ فرمایا انہوں نے سازش کر رکھی تھی کہ مجھکو گھاٹی سے نیچے گرا کر مار دیں۔ عرض کیا۔ تو ہمکو حکم دیجئے کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ فرمایا۔
یقولون ان محمدا یقتل اصحابہ۔ لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اب اپنے صحابیوں کو قتل کرنے لگا (جنسے کامیابی حاصل کی تھی) خدا نے مجھکو ان کے ارادے سے بخوبی باخبر کیا۔ میں کل صبح انشاء اللہ انکے نام بتاؤنگا۔ دوسرے روز علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مندرجہ اشخاص کو میرے سامنے طلب کرو۔ عبداللہؓ بن ابی سعد بن ابی سرح۔ ابو خاطر اعرابی عامر۔ ابو عامر۔ جلاس بن سوید۔ مجمع بن حارثہ۔ ملیحا تیمی۔ جلاس نے کہا تھا آج شبکو ہم محمدؐ کو گھاٹی سے نیچے گرا دینگے۔ اگر محمدؐ اور اُسکے صحابہ ہم سے اچھے ہیں تو ہم بیوقوف ہیں ملیحا تیمی نے

خانہ کعبہ کی خوشبو چرائی تھی اور اسلام سے مرتد ہو گیا تھا۔ حصین بن نمیر اُسنے زکوٰۃ کی کھجوریں چرائی تھیں۔ حضورؐ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم نے مجھکو قتل کرنیکا ارادہ کیوں کیا۔ اُسنے کہا۔ میرا خیال تھا کہ اللہ تعالے آپکو ہماری سازش سے مطلع نہیں کریگا۔ اب جبکہ خدا نے آپکو باخبر کر دیا ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ فی الواقع آپ خدا کے رسول برحق ہیں۔ طلیحہ بن ابیرق ملعون عبداللہ بن عیینہ اُسنے اپنی جماعت سے کہا تھا۔ آج کی رات بیدار رہو۔ تمام عمر آرام سے رہو گے تم اسکو (محمدؐ کو) ضرور قتل کر دو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میرے قتل سے تجھکو کیا فائدہ پہنچتا۔ عرض کیا۔ جب سے آپکو آپکے دشمنوں پر کامیابی ہوئی ہے۔ ہم بڑے بےچین ہیں۔ ہم سے قصور ہوا۔ اب ہم آپکے رحم پر ہیں۔ حضورؐ نے اسکا بھی قصور معاف کیا۔ مرۃ بن ربیع۔ اُسنے کہا تم صرف اس اکیلے شخص (محمدؐ) کو قتل کر دو۔ تمام دنیا چین سے رہے گی۔ ابو عامر یہ منافقین کا سردار تھا اسنے مسجد ضرار بنائی تھی۔ منافق اسکو راہب (خدا سے ڈرنے والا) کہتے تھے حضورؐ نے فرمایا۔ یہ فاسق ہے راہب نہیں۔ یہ کل بارہ منافقین تھے جنہوں نے حضورؐ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ایک ایک بات سے مطلع کیا۔ اور حضورؐ نے سب کھولکر بیان کر دیا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اسیطرف اشارہ کرتے ہوئے بیان فرماتا ہے۔

وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا۔ انہوں نے ایسی چیز کا ارادہ کیا جسکو وہ حاصل نہ کر سکے۔

منافقین نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ کھڑی کی تھی جسکو مسجد ضرار کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی طیاریوں میں معروف تھے تو منافقین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا۔ ہمنے معذور حاجتمندوں کے لئے۔ و نیز بارش کیوقت نماز پڑھنے کیلئے ایک مسجد بنائی ہے ہماری خواہش ہے کہ آپ بطور تبرک اسکا افتتاح فرمائیں اور اس میں نماز پڑھیں۔ حضورؐ نے جوابدیا اس وقت میں بر سر سفر اور حالت شغل میں ہوں۔ اگر ہم واپس آئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس میں داخل ہو کر نماز پڑھینگے۔ جب حضورؐ تبوک سے واپسی کے وقت مقام ذی آوان میں پہنچے تو آسمان سے اُسکے متعلق احکام نازل ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ	اور جن منافقوں نے اس غرض سے ایک مسجد کھڑی کی کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں اور خدا و رسول کے ساتھ کفر کریں اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور ان لوگوں کو پناہ دیں جو اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہیں

وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا۔	اور اگر ان سے اسکے متعلق جواب طلب کیا جائے تو قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو بھلائی کے سوا اور کسی قسم ارادہ کیا نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں اے رسولِ خدا۔ تم اس مسجد میں کبھی جاکر کھڑے بھی نہ ہونا۔

حضورؐ نے اُسی دم حضرت مالکؓ بن دخشم معنؓ بن عدی عجلانی کو طلب کر کے حکم دیا تم اسی وقت جاؤ اس مسجد ضرار کو مسمار کر دو اور نذرِ آتش کر دو۔ حسب ارشاد دونوں دوڑتے ہوئے تشریف لائے مالکؓ نے اپنے رشتہ داروں کے گھر سے کھجور کی ایک شاخ کو آگ میں مشتعل کر کے لائے اور مسجد میں آگ لگادی اسکے اندر منافقین بیٹھے تھے۔ باہر نکل کر منتشر ہو گئے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو عورتیں اور بچے شہر سے باہر نکل آئے اور خوشی میں یہ اشعار پڑھکر حضورؐ کا استقبال کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	وداع کی چوٹیوں سے ہمپر
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	چودہویں رات کا چاند طلوع ہوا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	لہذا ہمپر جبتک پکارنیوالا خدا کو پکارے
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ	خدا کا شکر بجالانا ہمپر واجب ہے۔

جب مدینہ پر حضورؐ کی نظر پڑی تو فرمایا۔

هٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ یہ احد کا پہاڑ ہے اسکو ہم سے محبت ہے اور ہمکو اس سے

جب شہر میں داخل ہوئے تو آپکے چچا عباسؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ میں آپکی مدح میں کچھ اشعار کہنا چاہتا ہوں اجازت دیجئے۔ حضورؐ نے جواب دیا۔ کہو۔ خدا تمکو سلامت رکھے۔ منجملہ اُن اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں۔

وَاَنْتَ لَمَّا وَلَدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو نہ صرف روئے زمین منور ہوئی تھی
وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ۔ بلکہ آسمان کے کنارے بھی روشن ہو گئے تھے۔
فَنَحْنُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ فِي الضِّيَاءِ۔ ہم بھی اس روشنی سے منور ہو گئے ہیں۔
وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ۔ اور اسکے ذریعہ ہدایت کے راستوں سے مستفید ہو رہے ہیں

حضورؐ اول مسجد النبیؐ میں داخل ہوئے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر مسجد میں بیٹھکر پیچھے

رہنے والوں کے بیانات سنے اُنکی تعداد اسّی اور نوّے ۹۰ کے درمیان تھی حضورؐ نے اُنکے ظاہری
معذورات قبول فرمائے اور خدا سے اُنکے لئے استغفار کر کے بیعت لے لی اور اُنکے باطن کو خدا کے
سپرد کیا منجملہ اُنکے حضرت کعبؓ بن مالک بھی تھے ۔یہ بیان فرماتے ہیں جب مینے حضورؐ کے سامنے
پیش ہو کر سلام کیا تو آپنے غضب آلود تبسّم سے جواب دیا اور کہا آؤ۔ میں حضورؐ کے سامنے بیٹھ گیا
پوچھا تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے۔ تم سواری بھی خرید چکے تھے۔ مینے عرض کیا ۔اگر میں اس وقت کسی اور
شخص کے سامنے ہوتا تو کوئی جھوٹا بہانہ بنا کر چھوٹ جاتا۔ اسلئے کہ حجت بازی میں مجھکو کمال حاصل
ہے ۔میں جھوٹا عذر بیان کر کے آپکو راضی کر سکتا ہوں لیکن خدا تو دل کی باتوں سے واقف ہے۔
میں سچا بیان دینا چاہتا ہوں تاکہ اللہ مجھسے راضی ہو جائے ۔میں فوجی طیاری مکمّل کر چکا تھا ایسی
مکمل طیاری اس سے قبل کسی اور لڑائی میں حاصل نہیں ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تم میرے سامنے
سے چلے جاؤ۔ جبتک خدا تمہارا قصور معاف نہ کرے میں اُٹھکر چلا آیا۔ میرے رشتہ دار دوڑ کر میرے
پاس آئے اور مجھسے کہا۔ تم بھی دوسروں کیطرح کوئی جھوٹا عذر تراش کر کے پیچھا چھڑا لیتے جب
حضورؐ تمہارے لئے استغفار کرتے تو تمہارا یہ گناہ دُھل جاتا۔ اُنہوں نے مجھسے اتنا اصرار کیا کہ میں
جھوٹا بہانہ پیش کرنے کیلئے طیار ہو گیا۔ مینے ان سے کہا میرے ساتھ اس قصور میں کوئی اور شخص
بھی شامل ہے انہوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں۔ اُن سے بھی تمہاری طرح مقاطعہ کیا گیا ہے
اُن کے نام یہ ہیں۔ مرارہؓ بن ربیع۔ ہلالؓ بن امیہ۔ واقفی۔ یہ دونوں بزرگ صالح اور دیندار تھے
بدری تھے (اور بدریوں کے قصور معاف ہیں) اُنکی معیّت سنکر میری ڈھارس بندھی اور میں جھوٹا
بیان دینے سے باز رہا۔ حضورؐ نے سب مسلمانوں کو حکم دیدیا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی شخص
کسی طرح کی کلام نہ کرے لوگوں نے اسکی تعمیل کی۔ ہمارا قافیہ تنگ ہو گیا۔ میرا تو یہ حال کہ زمین پر
رہنا دشوار ہو گیا پچاس راتوں تک ہماری یہ ناقص حالت رہی میرے دونوں ساتھی اپنے گھروں میں
بیٹھکر رونے میں مصروف رہتے مگر میں نوجوان اور دلیر تھا۔ باقاعدہ مسجد میں جماعت کے
ساتھ شامل ہوتا بازاروں میں گشت لگاتا کوئی فرد بھی مجھسے بات نہ کرتا حضورؐ کی خدمت میں
بھی آتا اور آپکو السلام علیکم کہتا میں اپنے دل میں کہتا کہ حضورؐ نے جواب
میں اپنے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں قریب ہو کر نماز پڑھنے کھڑا ہو جاتا اور چوری نظر سے حضورؐ کو
دیکھتا جب میں سجدہ گاہ کیطرف دیکھتا تو حضورؐ میری طرف نظر اٹھاتے اور جب میں حضورؐ کو دیکھتا
تو اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے بہر کیف جب میں اس مقاطعہ سے بہت تنگ آگیا تو ایک دن

چچازاد بھائی حضرت ابو قتادہ رضہ کے باغ کا رُخ کیا مجھکو اُن سے بہت محبت تھی۔ میں دیوار پر چڑھکر اُنکی طرف متوجہ ہوُا اور سلام کیا اُنہوں نے قطعاً جواب نہ دیا۔ مینے کہا ابو قتادہ۔ میں تمکو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا میں سچا مسلمان نہیں۔ اُنہوں نے سکوت اختیار کیا۔ مینے دوسری دفعہ پوچھا اس دفعہ بھی خاموش رہے۔ تیسری دفعہ پھر مینے خدا کا واسطہ دیکر پوچھا تو یہ جواب دیا اللہ اور اسکے رسول کو علم ہے کہ تم سچے مسلمان ہو یا نہیں یہ سُنکر میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے میں دیوار سے اُتر کر واپس چلا آیا۔ جب راستہ میں تھا تو شام کا ایک باشندہ لوگوں سے دریافت کر رہا تھا۔ کوئی شخص مجھکو کعب بن مالک کا پتہ دے۔ لوگ میری طرف اشارہ کرتے۔ وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان (عیسائی) کا ایک خط دیا جسمیں یہ درج تھا۔ مینے سنا ہے کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپ پر ظلم کیا ہے۔ آپ ہمارے پاس آ جائیں ہم آپ کی خدمت بجا لائینگے میں نے یہ مضمون پڑھکر کہا۔ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ مینے اس مکتوب کو فی الفور تنور میں پھینک نذر آتش کر دیا۔ چالیس دن کے بعد حضورؐ کا قاصد میرے پاس آیا۔ حضورؐ حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ مینے عرض کیا۔ کیا اسکو طلاق دیدوں۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ اُسکے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم ملا۔ مینے تو اپنی بیوی کو اُسکے میکے بھیجدیا۔ میرے ساتھی حضرت ہلال رضہ کی بیوی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ حضورؐ میرا خاوند ہلال بالکل بوڑھا ہے قبر میں پیر لٹکا کے بیٹھا ہے۔ اُسکا کوئی خادم نہیں۔ تو کیا آپ مجھکو اُسکی خدمت کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ فرمایا نہیں۔ لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئیں۔ عرض کیا وہ تو بوڑھے ہیں۔ جب سے آپنے اُن کے مقاطعہ کا اعلان کیا ہے وہ غریب گھر میں بیٹھا روتا رہتا ہے۔ میرے رشتہ داروں نے بھی مجھکو مشورہ دیا کہ تم بھی حضورؐ سے اسی قسم کی اجازت لے لو۔ مینے کہا۔ میں حضورؐ سے اپنے لئے ایسی درخواست نہیں کروں گا۔ نہیں معلوم حضورؐ کیا جواب دیں۔ میں نوجوان ہوں۔ جب پچاس راتیں پوری ہو گئیں تو میں نماز فجر سے فارغ ہو کر اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا ہوُا اللہ کا ذکر کر رہا تھا کہ دفعتہً سلع پہاڑ کی چوٹی سے یہ آواز آئی۔ کعب بن مالک تمکو بشارت نصیب ہو۔ میں فوراً سجدہ میں گر پڑا۔ اور مجھکو یقین ہو گیا کہ خدا نے ہمپر فضل کیا ہے۔ حضورؐ نے نماز فجر کے بعد ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ لوگ ہمکو بشارت دینے دوڑے ایک شخص نے مجھکو بشارت سنانے کے لئے اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑایا۔ لیکن دوسرے شخص نے اُس سے اس طرح سبقت لی کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھگیا اور نہایت بلند آواز سے مجھکو خوشخبری سنائی مینے انعام کے طور پر اپنے جسم کے کپڑے اُتار کر اُسکو پہنا دیئے اور مینے اپنا

تن ڈھانکنے کیلئے ایک دوسرے شخص سے کپڑے مستعار لئے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راستہ میں لوگ فوج در فوج مجھ سے ملاقات کرتے اور بشارت سنا کر مبارکباد دیتے حتیٰ کہ میں مسجد النبی میں داخل ہوا حضورؐ تشریف فرما تھے اور آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے حضرت طلحہ رضؓ بن عبداللہ دوڑ کر میرے پاس آئے۔ مصافحہ کر کے مبارکباد دی۔ جب میں نے حضورؐ کو سلام کیا۔ تو مسرت آمیز لہجہ میں فرمایا جب سے تم اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو ایسا خوشی کا دن آج ہی نصیب ہوا ہے۔ حضورؐ کا قاعدہ تھا کہ جب آپکو کوئی مسرت و خوشی حاصل ہوتی۔ تو چہرہ مبارک ایسا چمک اٹھتا گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں نے سامنے بیٹھکر عرض کیا۔ حضورؐ میں اس خوشی میں اپنا کل مال راہ خدا میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو میں نے عرض کیا۔ وہ مال روک لیتا ہوں جو خیبر میں بطور غنیمت مجھے حاصل ہوا تھا حضورؐ خدا نے میری یہ توبہ صرف میری صداقت کیوجہ سے قبول فرمائی ہے اب میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ بھی میں ہمیشہ صرف سچ ہی بولوں گا۔ خدا نے ہمارے حق میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ	اللہ تعالیٰ نے اُن تین اشخاص کی بھی توبہ قبول فرمائی جو پیچھے رہ گئے تھے حتیٰ کہ جب زمین فراخ ہونے کے باوجود اُن پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھ گئے کہ خدا کی گرفت سے اُس کے سوا اور کہیں پناہ نہیں

(زادالمعاد صفحات ۲۳-۲۴-جلد ۲)

بیت اللہ سے بت پرستی کا خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے بعد ذیقعدہ ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو موسم حج کا امیر بنا کر مکہ معظمہ روانہ فرمایا۔ تین سو مسلمان اُنکے ہمراہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کی اونٹنیاں بھی اُنکے ساتھ کر دیں اسکے بعد سورۂ براۃ نازل ہوئی جسمیں کافروں کے معاہدوں کی تنسیخ کا بالتفصیل ذکر ہے حضورؐ نے یہ اعلان سنانے کیلئے حضرت علیؓ کو مکہ روانہ فرمایا حضرت علیؓ حضورؐ کی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر روانہ ہوئے جب راستہ میں حضرت ابوبکر رضؓ نے انکو دیکھا تو فرمایا آپ میرے امیر ہیں یا میرے ماتحت حضرت علیؓ نے جواب دیا بلکہ میں آپکے ماتحت ہوں۔ اور آپ میرے افسر ہیں حضورؐ نے مجھکو صرف سورۂ براۃ سنانے کا حکم دیا ہے۔ دونوں بزرگ مکہ معظمہ روانہ ہوئے قربان کے روز حضرت علی رضؓ نے جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر کافروں سے

ہر قسم کے معاہدات پائمال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ کافِرٌ لوگو سنو جنت میں کوئی کافر داخل نہ ہوگا۔

وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ اس سال کے بعد آئندہ کبھی کوئی مشرک یہاں حج نہیں کرسکیگا

وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ اور نہ آئندہ کوئی شخص برہنہ ہوکر طواف کر سکیگا جسکے پاس

كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے وہ اپنی مدت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ إِلَى تک جاری رہ سکے گا اور جس کے پاس کوئی معاہدہ نہیں

مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ اسکو صرف چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے (اگر اس مدت کے

فَأَجَلُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ بعد وہ دیکھا گیا تو قتل کر دیا جائے گا)

(زاد المعاد صفحہ ۲۳-۲۴ جلد ۲)

حضورؐ کو قتل کرنے کی کوشش

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع پیوند رفتہ کی جمع اس لڑائی میں افلاس کیوجہ سے مسلمانوں نے پیوند والے کپڑے پہن رکھے تھے) واپس آئے تو دوپہر کا وقت ہوگیا اور آرام کیلئے قیلولہ کرنا پڑا جب کوئی زیادہ سایہ دار درخت آتا تو مسلمان اسکو حضورؐ کیلئے چھوڑ دیتے۔ مسلمان قیلولہ کرنے کے لئے مختلف درختوں کے سایہ کے نیچے منتشر ہو گئے اور سب سو گئے حضورؐ نے بھی اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور سو گئے دفعتًہ ایک دشمن اسلام غورث بن حرث آیا حضورؐ کی تلوار اپنے ہاتھ میں لی اور اسکو سونت کر کہا اب تو مجھ سے ڈرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہرگز نہیں اُسنے کہا اب تجھکو مجھ سے کون بچائیگا حضورؐ نے فرمایا اللہ بچائیگا یہ کہنا تھا کہ (اسکے ہاتھ میں رعشہ پیدا ہوا اور) تلوار گر پڑی حضورؐ نے تلوار پکڑ کر کہا بتاؤ اب تمکو کون بچا سکتا ہے اُسنے جواب دیا مجھے قتل نہ کریئے حضورؐ نے فرمایا تم مسلمان ہوتے ہو اُس نے کہا نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپ کے مقابلہ میں کسی فوج میں شریک ہوکر نہ آؤنگا حضورؐ نے اسکو چھوڑ دیا اور وہ صحیح وسالم اپنی فوج کے پاس پہنچگیا اُسنے اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوکر کہا میں اس وقت دنیا کے بہترین شخص کے پاس سے آیا ہوں۔

(صحیحین)

سنہ ۱۰ھ

وفود کا بیان

اب سنہ ۱۰ھ داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے اور چاروں طرف سے عرب وفود کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ اور سب دین اسلام میں فوج در فوج داخل ہو رہے تھے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا	جب خدائی مدد اور فتح آئی اور تم نے دیکھا کہ سب لوگ دین اسلام میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

(ابو الفداء صفحہ ۱۵۰ جلد اول)

وفود کی آمد

اہل یمن اور شاہان حمیر بھی مسلمان ہو گئے۔

(۱) قوم ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کنانہ بن عبد یا لیل اس کے افسر تھے اس وفد میں سب سے چھوٹی عمر کے عثمان رضی بن ابی العاص تھے حضرت مغیرہ رضی بن شعبہ نے عرض کیا حضور مجھکو اجازت دیجئے کہ میں اپنے اس قومی وفد کو اپنے پاس ٹھہراؤں کیونکہ میں نے انکو قتل کیا تھا یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب ثقیف کا ایک حصہ سفر سے آ رہا تھا تو ایک منزل میں سب سو گئے مغیرہ نے سبکو قتل کر دیا اور تمام مال لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا حضور نے فرمایا۔

اَمَّا الْاِسْلَامُ فَنَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَا۔ فَاِنَّا لَا نَغْدِرُ	میں تمہارا اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن تمہارے لوٹ کا مال قبول نہیں کرتا اسلئے کہ ہم غدار (لٹیرے) نہیں۔

حضور نے انکو مسجد میں ٹھہرایا انکے لئے خیمے نصب کر دیئے گئے مسجد میں ٹھہرانے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے کان قرآن مجید کی سماعت سے آشنا ہوں اور مسلمانوں کو نماز پڑھتا دیکھیں وفد ثقیف ہر روز علی الصباح حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا حضرت عثمان رضی بن ابی العاص کو بہت چھوٹے تھے اپنے سامان کی نگرانی کیلئے چھوڑ جاتے جب یہ وفد واپس آ جاتا تو حضرت عثمان رضی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دینی تعلیم حاصل کرتے اور جب حضور سوئے ہوئے تھے تو یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی سے استفادہ حاصل کرتے یہ شوق دیکھکر حضور ان سے محبت کرنے لگے حضور اس وفد کے سامنے اسلام پیش کرتے کنانہ نے عرض کیا کیا آپ ہم سے صلح کرنیکو طیار ہیں۔ فرمایا

میں طیار ہوں۔ بشرطیکہ تم اسلام قبول کرو ورنہ تم سے میری کوئی صلح نہیں۔

زنا کی ممانعت ارکان وفد نے عرض کیا۔ ہم کو زنا کی اجازت دیجئے کیونکہ ہم سفر میں رہتے ہیں اور زنا کے بغیر ہمارا گذارا نہیں۔ فرمایا۔ یہ قطعاً حرام ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَآءَ سَبِيْلًا ؕ — زنا کے قریب تک نہ جاؤ۔ کیونکہ یہ فحش کام اور برا راستہ ہے۔

سودی کاروبار کی ممانعت وفد نے عرض کیا۔ ہمکو سودی کاروبار کی اجازت دیجئے ہمارے لئے سود کا لین دین بھی ضروری ہے حضورؐ نے فرمایا۔ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؕ — مسلمانو! اگر تم سچے مسلمان ہو تو سود چھوڑ دو۔

شراب پینے کی ممانعت اہل وفد نے عرض کیا۔ اچھا تو ہمکو شراب پینے کی اجازت دیجئے۔ کیونکہ یہ ہمارے ملک کی پیداوار ہے حضورؐ نے فرمایا۔ خدا نے اسکو بھی حرام قرار دیا ہے قرآن مجید میں ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ — مسلمانو! شراب۔ جوا۔ بت پرستی اور پانسے ان میں سے ہر ایک کام ناپاک اور شیطانی کام ہیں اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وفد چلا آیا اور تخلیہ میں بیٹھکر مشورہ کیا۔ آپسمیں کہا۔ ہم اس سے ڈرتے ہیں۔ کہیں ہمارا بھی وہی حشر نہ ہو جو مکہ والوں کا ہوا تھا ہمکو اس کی پیش کردہ شرائط قبول کر لینا چاہیئے اسکے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ہم آپکے سامنے ہتھیار ڈالتے ہیں فرمایئے آپ ہم سے کیا منوانا چاہتے ہیں۔ یہ تو فرمایئے کہ ہم اپنے مندر کے بت ربہ کو کیا کریں حضورؐ نے فرمایا اُسکو مسمار کردو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو سب نے عرض کیا۔ بہتے ہے ایسا کام ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اگر ربہ مورتی کو معلوم ہو گیا تو وہ ہم سب کو تباہ کر دے گی حضرت عمرؓ بول اٹھے۔ ابن عبد یالیل۔ تم کسقدر جاہل ہو۔ ربہ مورتی تو صرف ایک پتھر ہے۔ وہ کیا کر سکتی ہے

ارکان وفد نے عرض کیا حضرت آپ سکوت اختیار فرمایئے ہم آپکے پاس نہیں آئے حضور سے عرض کیا۔ آپ خود ہی اُسکے انہدام کا انتظام کیجئے۔ فرمایا اچھا میں خود ہی اپنے آدمی بھیجکر اسکو مسمار کرادونگا۔ اسکے بعد معاہدہ لکھا گیا۔ کنانہ نے عرض کیا ہمارے چلے جانے کے بعد مندر مسمار کرنے والے بھیجئیگا کیونکہ ہم اپنی قوم کو خوب جانتے ہیں کہ وہ کتنی اکھڑ مزاج کی ہے۔ حضور ہمارے لئے ایک افسر بھی مقرر کردیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابی العاص کو انکا امیر مقرر کردیا۔ کیونکہ یہ دین سے واقف ہوچکے تھے۔ اسکے بعد حضور نے انکو رخصت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضور نے انکی خوب مہمان نوازی کی تھی اور ہر طرح سے انکو آرام پہنچایا تھا۔ کنانہ نے ارکان وفد سے کہا۔ میں اپنی قوم ثقیف سے خوب واقف ہوں میرا خیال ہے کہ ہمکو ابھی یہ نہیں ظاہر کرنا چاہیئے کہ ہم نے حضور سے صلح کرلی ہے بلکہ اسکے برعکس یہ کہنا چاہیئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے سامنے نہایت مذموم شرائط پیش کی ہیں مثلاً یہ کہ ہم لات وعزیٰ بتوں کو توڑدیں زنا شراب اور سود کو قطعاً حرام سمجھیں۔ جب یہ وفد طائف کے قریب پہنچا۔ تو قوم انکے استقبال کے لئے باہر آئی انہوں نے دیکھا کہ ارکانِ وفد نے غمگین صورت بنا رکھی ہے اور انکو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی وفد نے لات کے مندر کا رخ کیا اور اُسکے سامنے نزول کیا۔ یہ بڑا بھاری مندر تھا۔ خانہ کعبہ کیطرح اسکی عظمت وعزت کیجاتی تھی۔ اور اس پر خوب چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ وفد نے صاف اعلان کردیا کہ محمد بڑا بدکلام بدخو۔ اور بہت شقیق القلب ہے۔ وہ ہم سے اپنی ہی پیش کردہ شرائط منوانا چاہتا ہے۔ بزور شمشیر تمام ملک پر قابض ہوچکا ہے تمام عرب نے اسکی اطاعت قبول کرلی ہے اسکے بعد انہوں نے شرائط کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا) ساری قوم نے بالاتفاق کہا۔ ہم ہرگز محمدؐ کی یہ شرائط تسلیم کرنے کیلئے طیار نہیں۔ وفد نے کہا سب لڑائی کیلئے طیار ہوجاؤ اور ہتھیار سنبھال لو۔ اور اپنے قلعوں میں مضبوط ہو بیٹھو۔ سب نے ایسا ہی کیا جب دو تین دن گذر گئے تو خدا نے اُن کے دلوں میں اسلام کا رعب بٹھادیا۔ خود ہی کہنے لگے۔ ہم اسکا مقابلہ نہیں کرسکتے تمام عرب اسکا مطیع ہوچکا ہے۔ ہم میں اتنی طاقت کہاں کہ ہم تن تنہا اسکا مقابلہ کریں۔ وفد کو دوبارہ بھیجکر اسکی تمام شرائط قبول کرلینا چاہئیں۔ جب وفد نے دیکھا کہ وہ لڑائی پر صلح وامن وامان کو ترجیح دیتے ہیں تو کہا ہم اسکی تمام شرائط منظور کرچکے ہیں ہمارے پاس اسکا یہ معاہدہ موجود ہے وہ تو بڑا شریف سنگدل اور اچھے اخلاق کا آدمی ہے۔ قوم نے کہا۔ تو پھر تمنے اسکو کیوں چھپائے رکھا۔ کہا اسلئے

کہ تمہارے دلوں سے شیطانی نخوت نکلجائے۔ اسکے بعد سب قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ تھوڑے ایام کے بعد حضرت خالد رضؓ بن ولید اپنا دستہ لیکر پہنچ گئے حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ بھی اُن میں شامل تھے۔ یہ سیدھے لات کے مندر میں گئے۔ ثقیف کی تمام عورتیں بچے اور مرد باہر نکل آئے عورتوں کا خیال تھا کہ مسلمان اس بت کو مسمار کرنے سے قاصر رہینگے۔ حضرت مغیرہ کدال لیکر اُٹھے اور اپنے ساتھیوں سے کہا۔ میں تمکو توم ثقیف کا تمسخر اُڑا کر دکھاتا ہوں۔ کُدال کی ایک ضرب ماری اور لڑ ھکتے ہوئے پیچھے چلے آئے۔ اہل طائف چیخ اُٹھے۔ مغیرہ خدا کی درگاہ سے راندہ گیا۔ اور مورتی ربہ نے اُسکو مار دیا۔ ہم دیکھیں کونسا مسلمان اسکے قریب ہوتا ہے اور اسکو مسمار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت مغیرہؓ اُچھلکر اُٹھے اور کہا اے قوم ثقیف خدا تمکو ہدایت کرے یہ تو صرف پتھر و مٹی جیسی جمادات چیزوں سے بنایا گیا ہے (یہ کسی کو کچھ ضرر و نقصان نہیں پہنچا سکتا) یہ کہنکر مندر کا دروازہ توڑ کر سب سے اونچی دیوار پر چڑھ گئے کئی مسلمان بھی آپکے ہمراہ چھت پر آ گئے اور اسکو توڑنا شروع کیا چند لمحوں میں مندر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور اسکو خاک کا تودہ بنا کر رکھدیا۔ پجاری نے کہا۔ بنیاد انکو زمین میں دھنسا کر لیجائے گی۔ یہ سُنکر حضرت مغیرہ رضؓ نے حضرت خالد رضؓ سے عرض کیا۔ مجھکو بنیاد کھود دینے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے بنیاد کھودی حتّٰی کہ تہ کی مٹی تک اُٹھا ڈالی۔ مورتی کا تمام زرین لباس اور زیور اُتار لیئے گئے۔ ثقیف یہ دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے۔ اسکے بعد حضرت خالد رضؓ کا دستہ مدینہ میں داخل ہوا اور حضورؐ کے سامنے مورتی کا تمام زیور و لباس رکھدیا حضورؐ نے اسی روز اسکو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اللہ تعالٰے کا شکریہ ادا کیا کہ اُسنے اپنے دین کی نصرت کی اور اعزاز بخشا حضورؐ نے حکم دیا۔

مندر کی جگہ مسجد کی تعمیر	مندر کی جگہ مسجد تعمیر کی جائے۔
(۲) وفد بنو عامر	بنو عامر کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ارکان وفد نے عرض کیا۔ آپ ہمارے سیّد (سردار) ہیں حضورؐ نے فرمایا شیطان

کے بہکائے میں نہ آؤ (مجھکو حد سے نہ بڑھاؤ) سیّد تو اللہ ہے (اس سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کو سیّد کہنا منع ہے سیّد کے معنے عربی میں سردار کے ہیں اور فی الواقع سبکا سردار تو خدا ہی ہے) اس وفد میں عامر بن طفیل اور اربد بن قیس بھی شامل تھے یہ اپنی قوم کے رئیس اور

شیطانی افراد تھے۔ عدو اللہ عامر نے حضورؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا عامر تمہاری قوم حلقہ بگوش اسلام ہو گئی ہے۔ اُسنے کہا جبتک تمام دنیا میری تبیع نہ ہو جائیگی میں اُسکی مخالفت سے باز نہ آؤنگا۔ اُسنے اربد سے کہا۔ جب ہم محمدؐ کے پاس پہنچیں تو میں اُسکو اپنی طرف مشغول رکھونگا۔ تم پیچھے سے تلوار کی ضرب سے اُسکی گردن اُڑا دینا۔ جب یہ دونوں حضورؐ کے پاس پہنچے تو عامر نے کہا۔ محمدؐ میں تم سے تخلیہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ جبتک تم اسلام قبول نہ کرو میں تمہارا مطالبہ پورا نہیں کر سکتا اُسنے دوسری دفعہ کہا۔ حضورؐ نے پہلا جواب دُہرایا۔ اُسنے کہا۔

لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَيْكَ خَيْلًا وَّرِجَالًا۔ میں تمہارے مقابلہ میں بے شمار پیدل فوج اور سوار لشکر لاؤں گا۔ حضورؐ نے جواب دیا۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ۔ یا اللہ مجھکو عامر بن طفیل کے شر سے محفوظ رکھ۔

جب یہ دونوں باہر آئے تو عامر نے اربد سے کہا۔ تُنے اسکی گردن کیوں نہیں اُڑائی۔ اُسنے جواب دیا۔ جب میں تلوار اُٹھانے کا قصد کرتا تو تو میرے سامنے آجاتا اور محمدؐ کو اپنے پیچھے چھُپا لیتا۔ اگر میں تلوار چلاتا تو تیری گردن اُڑتی۔ جب یہ راستہ میں تھے تو عامر بن طفیل کی گردن میں طاعون کی گٹھلی نکلی اور خدا کے حکم سے وہ ایک عورت کے مکان میں مر گیا اربد اپنے وطن میں پہنچا۔ تو قوم نے سوال کیا۔ اربد کیا خبر لائے اُسنے کہا۔ محمدؐ نے میرے سامنے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ اس وقت میرے سامنے ہوتا تو میں تیر چلا کر اسکا خاتمہ کر دیتا۔ ایک دو روز بعد وہ اپنا اونٹ فروخت کرنے باہر نکلا۔ راستہ میں خدا نے ایسی بجلی بھیجی کہ وہ اور اُسکا اونٹ دونوں مر گئے۔

(۳) عبدالقیس کا وفد حاضر خدمت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو ارکان وفد نے عرض کیا۔ ربیعہ سے، فرمایا۔

مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَّلَا نَدَامٰى۔ اس وفد کو میں مرحبا کہتا ہوں تم کو یہاں نہ ذلت نصیب ہوگی اور نہ ندامت ارکانِ وفد نے عرض کیا۔

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نَّاْخُذُ بِهٖ وَ نَاْمُرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ط	ہم کو ایسا جامع ومانع حکم سنایئے جس کو ہم مضبوط پکڑیں اور وہ حکم اپنی قوم کو سنائیں جو ہمارے پیچھے ہیں اور اُس کے ذریعہ سے جنت میں داخل ہوں۔

ایمان کی تشریح

حضورؐ نے فرمایا۔

اٰمُرُکُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ ۔ میں تمکو اللہ تعالیٰ پر جو اکیلا ہے، ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ شَھَادَۃُ معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ اسکے رسول ہیں۔ نماز پڑھنا سالانہ زکوٰۃ دینا۔ ماہ رمضان
الزَّکٰوۃِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ کے پورے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم غنیمت سے خمس
تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ (پانچواں حصہ) بیت المال میں داخل کرو۔

حضورؐ نے عبدالقیس سے فرمایا۔

اِنَّ فِیْکَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ تم دو ایسی خصلتیں رکھتے ہو جنکو خدا پسند کرتا ہے۔
اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ بردباری تحمل اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔

اسلام اچھا مذہب ہے یا عیسائیت

اس وفد میں جارود نامی ایک عیسائی تھا۔ اس نے عرض کیا۔ میں نصرانی ہوں۔ میں عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہوں۔ کیا آپ مجھکو اسلام کے اچھے ہونے کی ضمانت دیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام بہت اچھا مذہب ہے۔

(۴) قبیلۂ کندہ کا وفد اشعث بن قیس کی سرکردگی میں حاضر خدمت ہوا یہ وفد اسی افراد پر مشتمل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے یہ سب مسلح تھے۔ انہوں نے ایسے جبے پہن رکھے تھے۔ جن میں ریشم تھا۔ حضورؐ نے استفسار فرمایا۔

اَوَلَمْ تُسْلِمُوْا قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَمَا ھٰذَا الْحَرِیْرُ فِیْ اَعْنَاقِکُمْ کیا تم ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے انہوں نے عرض کیا جی ہاں مسلمان ہو چکے ہیں فرمایا تو پھر تمہاری گردنوں میں یہ ریشم کیسا ہے (اور ریشم مردوں کو حرام ہے)

یہ سنکر انہوں نے اپنا لباس پھاڑ دیا اور اُتار کر پھینکدیا۔

(۵) اہل یمن اور اشعریوں کا وفد حاضر خدمت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ کَاَنَّھُمُ السَّحَابُ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں (انکی شرافت کی مثال اسطرح دیجا سکتی ہے کہ)

هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ - گویا وہ ابرہیں وہ روئے زمین کے سب لوگوں سے بہترین افراد ہیں۔

پھر اہل وفد نے عرض کیا۔ حضور ہم اسلئے حاضر خدمت ہوئے ہیں کہ آپ سے دینی تعلیم سمجھیں اور آپ سے یہ سوال کریں کہ دنیا سے پہلے کیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ دنیا کی پیدائش سے پہلے فقط اللہ تعالیٰ ہی کا وجود تھا اور کسی چیز کا وجود ہی نہیں تھا۔ اُس وقت اُسکا وجود پانی پر تھا (اب آسمان سے بھی اوپر ہے) اُسنے روز ازل ہی میں دنیا کی ہر ہونے والی چیز کو نقشہ میں لکھدیا ہے۔

(۶) وفد ازد حاضر خدمت ہوا حضرت صرد بن عبد اللہ بھی اس وفد میں شامل تھے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر قوم بنایا اور حکمدیا۔ تم اپنے قرب وجوار کے قبائل یمن سے جو اسلام قبول نہیں کرتے جہاد کرو۔ حسب ارشاد یہ فوج لیکر روانہ ہوگئے۔ اور جرش پر نزول کیا۔ یہ یمن کا مضبوط شہر تھا۔ کافروں نے شہر کے دروازے بند کرلئے۔ اور قریباً ایک ماہ تک حضرت صرد نے انکا محاصرہ کیا۔ اسکے بعد یہ اپنی فوج لیکر واپس ہوئے جب شکر نامی ایک پہاڑ میں پہنچے تو کافروں نے خیال کیا کہ مسلمان ہزیمت کھاکر بھاگ گئے ہیں کافروں نے انکا تعاقب کیا جب مسلمانوں کے قریب پہنچے تو حضرت صرد نے پلٹ کر اُنپر حملہ کیا اور انکا خوب قتل عام کیا۔ اہل جرش نے اپنی قوم کے دو نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے تھے ایک روز یہ نماز عصر کے بعد حاضر خدمت تھے کہ حضور نے فرمایا خدا کے ملک میں مقام شکر کہاں ہے۔ عرض کیا۔ کیوں کیا بات ہے۔ فرمایا۔ وہاں اس وقت اونٹنیاں ذبح ہو رہی ہیں۔ یہ سُنکر دونوں جرشی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے کلمات سنائے۔ ان دونوں بزرگوں نے فرمایا۔ حضور اطلاع دے رہے ہیں کہ تمہاری قوم کا قتل عام ہو رہا ہے۔ تم دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ آپ خدا سے استدعا کیجئے کہ وہ ہماری قوم سے اپنا عذاب اُٹھالے۔ اُن دونوں نے حاضر خدمت ہو کر حضور سے یہی استدعا کی۔ حضور نے دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنْهُمْ - یا اللہ تو ان سے اپنا عذاب اُٹھا۔

جب یہ اپنی قوم میں واپس آئے تو معلوم ہوا کہ حضور نے جس روز اور جس وقت اونٹنیاں ذبح کرنے کا ذکر کیا تھا۔ اسی دن اور اُسی وقت میں قوم کا قتل عام ہوا تھا۔ اسکے بعد جرشیوں کا وفد حاضر خدمت ہوا اور اسلام قبول کیا۔ حضور نے اُنکی بستی کے قریب انکو اراضیات عطا فرمائیں۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الآخر سنہ ہجری میں حضرت خالد رضؓ بن ولید کو نجران کے غیر مسلموں کی طرف بھیجا۔ حکمدیا۔ لڑائی سے پہلے تین دفعہ انکے سامنے اسلام پیش کرنا۔ اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو انکو چھوڑ دینا اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو انکو قتل کرنا حضرت خالد رضؓ روانہ ہوئے اور انکی سوار فوج ہر جہت و ہر سمت میں اسلام کی دعوت پھیلائی اَیُّھَا النَّاسُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔ لوگو اسلام قبول کرلو۔ سلامت رہو گے۔

لوگوں نے سر اطاعت خم کیا اور مسلمان ہوگئے۔ حضرت خالد رضؓ نے انکو اسلامی تعلیم سکھائی اور حضور رضؓ کو اطلاع دی۔ حضور رضؓ نے حکمدیا۔ واپس آجاؤ۔ اور انکا وفد ہمراہ لیتے آؤ۔ وفد بھی ساتھ ہوا۔ اسمیں قیس بن حصین بھی تھے۔ حضور رضؓ نے ارکان وفد سے دریافت فرمایا۔ تم کو آج تک کسی دشمن سے شکست نہیں ہوئی۔ عرض کیا۔ اسلئے کہ ہم دشمن کے مقابلہ میں متحد ہوکر جاتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر ظلم کی ابتدا نہیں کرتے۔ حضور رضؓ نے فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ تم دشمن کو مغلوب کرلیتے ہو۔ حضور رضؓ نے قیس رضؓ بن حصین کو انکا امیر مقرر فرمادیا۔ یہ شوال کے آخر میں اپنے وطن پہنچے چار ماہ بھی نہیں گذرے تھے کہ حضور رضؓ نے انتقال فرمایا۔ یہ سب سے آخری وفد تھا۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضؓ بن ولید کو اہل یمن کی ہدایت کیلئے بھیجا یہ انکو چھ ماہ تک دعوت اسلام دیتے رہے لیکن کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔ اسکے بعد حضور نے حضرت علی رضؓ کو اس کام کیلئے مامور فرمایا۔ حکمدیا۔ حضرت خالد رضؓ کو واپس کردینا اور انکی فوج سے جو شخص خوشی سے تمہارے ساتھ رہنا چاہے اسکو اپنے ساتھ شامل کرلینا۔ جب حضرت علی رضؓ قوم یمن کے قریب پہنچے تو اپنی فوج کی ایک صف بنا کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہوکر اہل یمن کو حضور رضؓ کا مکتوب پڑھکر سنایا۔ سب اہل ہمدان (یمن) مسلمان ہوگئے۔

(۹) حضرت عثمان رضؓ بن مقرن فرماتے ہیں ہماری قوم مزینہ کا وفد چار سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضور نے حضرت عمر رضؓ کو حکمدیا۔ عمرؓ قوم کو توشہ (سفر کا کھانا) دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ میری تحویل میں (بیت المال میں) صرف تھوڑی سی کھجوریں باقی رہگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ ان چار سو افراد کو کافی نہیں ہوں گی۔ حضور رضؓ نے فرمایا۔ انکو بیت المال میں لیجاؤ اور توشہ دو۔ حسب ارشاد حضرت عمر رضؓ ہمکو بیت المال میں لائے۔ ہمکو ایک منزل میں داخل کرکے بالائی حصہ میں لیگئے

وہاں پر کھجوروں کا بہت بڑا ڈھیر تھا سب قوم نے اپنی اپنی حاجت کے موافق کھجوریں بھر لیں میں سب سے آخر میں تھا میں نے دیکھا کہ اُس ڈھیر میں سے ذرہ برابر بھی کچھ کم نہ ہوا تھا۔

جذبۂ اسلام

(۱۰) حضرت طفیل رضؓ بن عمرو دوسی شریف الطبع اور شاعر تھے۔ بیان فرماتے ہیں جب مکہ میں آیا۔ تو قریش کے چند افراد میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا تم ہمارے شہر میں آئے ہو مگر ذرا اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے بچے رہنا۔ اسلئے کہ اس نے ایک نیا دین نکالکر ہماری جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے اور ہمارے سارے قومی کاموں کو درہم برہم کر دیا ہے۔ اسکا کلام جادو کا سا اثر رکھتا ہے۔ اپنی سحر بیانی سے باپ کو بیٹے سے بھائی کو بھائی سے مرد کو اسکی بیوی سے علیحدہ کر دیتا ہے (یعنی اگر ایک بھائی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے دوسرے بھائی کا جو ابھی تک کافر ہے، جبتک وہ مسلمان نہو یہ اُسکا دشمن ہو جاتا ہے) یہی اندیشہ ہمکو آپکے متعلق بھی لاحق ہے۔ مہربانی کرکے آپ سرے سے اسکی گفتگو ہی نہ سنیئے اور نہ اس سے کوئی کلام کریئے۔ قریش نے اس بارے میں مجھسے اتنا اصرار کیا کہ میں نے عہد کر لیا کہ میں حضورؐ سے بہت دور رہونگا حتیٰ کہ مینے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ ایکروز میں علی الصباح مسجد الحرام میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، میں بھی قریب جا کھڑا ہوا مینے اپنے دل میں کہا۔ میں تو ایک ادیب اور شاعر ہوں حسن و قبح کو خوب سمجھتا ہوں۔ پھر مجھکو اسکا کلام سننے سے کیا چیز مانع ہے اگر اسکا کلام اچھا ہوا تو قبول کرونگا اور اگر بُرا ہوا تو ترک کر دونگا۔ میں قریب کھڑے ہو کر قرآن مجید سنتا رہا۔ جب حضورؐ سلام پھیر چکے اور اپنے مکان کیطرف جانے لگے تو میں پیچھے ہو گیا میں بھی حضورؐ کے ہمراہ اُنکے مکان میں داخل ہوا اور عرض کیا۔ حضورؐ آپکی قوم نے آپکے خلاف میرے کان بھر دیئے ہیں خدا کو یہی منظور ہوا کہ میں حضورؐ سے استفادہ حاصل کروں مینے قرآن مجید سنا ہے اب آپ میرے سامنے اپنا مقصد بیان کریئے حضورؐ نے مجھکو دعوتِ اسلام دی اور مجھکو قرآن مجید سنایا خدا کی قسم ایسا پاکیزہ کلام آجتک مینے نہیں سُنا تھا اور ایسا بہترین دین نہیں دیکھا تھا مینے اسی وقت کلمہ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھکر اسلام قبول کر لیا۔ میں نے عرض کیا میں اپنی قوم کا نواب اور امیر ہوں۔ اب واپس جاکر انکو دعوتِ اسلام دونگا آپ خدا سے دعا کیجئے کہ وہ میرے لئے کوئی نشانی بنا دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّهٗ اٰيَةً۔ یا اللہ تو اسکے لئے کوئی نشانی بنا دے۔

میں روانہ ہوگیا۔ جب میں اپنے شہر کے قریب پہنچا تو میری دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور پیدا ہوگیا میں نے خدا سے استدعا کی یا اللہ تو اسکو کسی دوسری جگہ تبدیل کردے ورنہ قوم طعنہ دیگی کہ اسکا چہرہ خراب ہوگیا۔ یہ نور پیشانی سے ہٹکر میرے سر پر قندیل کی طرح لٹک گیا۔ جب میں شہر میں اُترا تو سب سے پہلے میرے بوڑھے باپ نے الیکَ عنی یا ابتِ فلستَ منی ولستُ منکَ۔ ابا جان آپ مجھسے دُور رہیں اب آپسے میرا کوئی تعلق نہیں اور آپکا مجھسے کوئی سروکار نہیں۔ والد نے فرمایا وَلِمَ یَا بُنَیَّ (میرے پیارے بچے کیوں) میں نے کہا۔

قَدْ اَسْلَمْتُ وَ تَابَعْتُ دِیْنَ مُحَمَّدٍ۔ میں نے اسلام قبول کرلیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرلی۔ والد نے فرمایا۔

یَا بُنَیَّ فَدِیْنِیْ دِیْنُکَ۔ میرے پیارے بیٹے میرا وہی دین ہے جو تیرا دین ہے۔

میں نے عرض کیا، تو آپ غسل کریئے اور نئے کپڑے پہنکر آئیے وہ نہا دھو کر اور کپڑے پہنکر آئے میں نے اسلام پیش کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اسکے بعد میری بیوی آئی میں نے اُس سے کہا۔ مجھسے دُور رہ۔ اب تجھسے میرا کوئی تعلق نہیں اُسنے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیوں۔ میں نے جواب دیا۔

فَرَّقَ الاسلام بینی وبینکِ۔ اسلام نے میرے اور تیرے درمیان فرق ڈالدیا ہے۔

اب میں مسلمان ہوچکا ہوں۔ اُسنے جواباً عرض کیا۔ میں بھی مسلمان ہوتی ہوں۔ میں نے کہا جاؤ غسل کرکے نئے کپڑے پہنکر آؤ۔ جب وہ آئی میں نے اُسکے سامنے اسلام پیش کیا۔ وہ حلقہ بگوش اسلام ہوگئی۔ پھر میں نے اپنی قوم کو اسلام کیطرف للکارا۔ انہوں نے پس و پیش کیا۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ میری قوم دوسی اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی ہے آپ اُنکے لئے بددعا کیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا۔ یا اللہ تو قوم دوس کو ہدایت دے۔

تم اپنی قوم میں واپس جاؤ۔ نرمی محبت اور اخلاق کے ساتھ انکو اسلام کیطرف بلاؤ۔ میں حسب ارشاد اپنی قوم میں واپس آیا اور انکو اللہ کیطرف بلاتا رہا۔ وہ مسلمان ہوتے گئے۔ میں اسی آدمیوں کا وفد بناکر مدینہ میں حاضر ہوا۔ حضورؐ خیبر کی لڑائی میں تھے۔ ہم خیبر کیطرف روانہ ہوگئے حضورؐ نے مال غنیمت میں ہمارا حصہ بھی مقرر فرمایا۔ جب حضورؐ کا انتقال ہوگیا۔ اور عرب مُرتد ہوگئے تو حضرت طفیل رضؓ بھی اُن کے مقابلہ میں نکلے۔ طلحہ کی لڑائی سے فارغ ہوکر مسیلمہ کذاب

کے ساتھ جہاد کرنے نکلے۔ ان کے ہمراہ اُنکے صاحبزادے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن طفیل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ انکا سر کٹ گیا ہے۔ اُن کے مُنہ سے ایک پرندہ اُڑا۔ ایک عورت نے اُنکو جنا۔ اور پھر اپنی ہی فرج (شرمگاہ) میں داخل کر لیا۔ اور انکا بیٹا اُنکے پیچھے دوڑ رہا ہے مگر وہ راستہ میں روک لیا جاتا ہے انہوں نے خود اسکی تعبیر بیان کی کہ سر کٹنے سے مراد یہ ہے کہ میں راہ خدا میں قتل ہو جاؤنگا۔ میرے مُنہ سے پرندے کا نکلنا میری روح کا پرواز کرنا ہے ایک عورت کا مجھکو اپنے فرج میں داخل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی قبر میں رکھا جاؤں گا۔ جو میرے لئے کھودی جائے گی میرے بیٹے کا میرے تعاقب میں دوڑنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ بھی شہادت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مگر کامیاب نہ ہو سکیگا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ یمامہ کی کی لڑائی میں شہید ہو گئے، بیٹا سخت زخمی ہوا پھر یرموک کی لڑائی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں عیسائیوں کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

عیسائی ہتھیار ڈالتے ہیں اور جزیہ دینے پر راضی ہوئے ہیں

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو لکھا میں تمکو دعوتِ اسلام دیتا ہوں۔ اگر تم مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو تو جزیہ پیش کرو۔ اور اگر جزیہ دینے سے بھی انکار ہے۔ تو

فَقَدْ اٰذَنْتُکُمْ بِحَرْبٍ۔ میں تمکو اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔

جب یہ فرمان سب سے بڑے پادری کے پاس پہنچا وہ کپکپانے لگا اور اُسکے جسم پر خوف سے لرزہ طاری ہو گیا۔ اُن سے ایک بڑے مدبر عیسائی شرجیل کو طلب کرکے یہ مضمون اُسے سُنایا۔ اور اُس سے رائے طلب کی۔ اُس نے عرض کیا۔ آپکو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے خاندان سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ رسول برحق یہی ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ نبوۃ و رسالت کا معاملہ ہے اگر کوئی دنیاوی کام ہوتا تو میں مشورہ دیتا۔ بڑے پادری نے کہا۔ پرے ہٹ جاؤ۔ اسکے بعد اُسنے متعدد علماء نصاریٰ و مدبرین کو طلب کیا سب نے بالاتفاق شرجیل کی تصدیق و توثیق کی جب اُسنے سب مفکرین کو ایک رائے پر مجتمع پایا تو اُسنے رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے گرجا گھر کے گھنٹے بجوائے۔ تہتر بستیوں کے ایک لاکھ سے زیادہ عیسائی جمع ہو گئے۔ اُسنے اُنکے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھکر سنایا

سب نے یہ رائے دی کہ ایک وفد مدینہ بھیجنا چاہیئے جب یہ وفد مدینہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے سفر کا لباس اتار کر زرین قیمتی وریشمی لباس زیب تن کر لیا اور سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دینے سے اجتناب کیا اور کسی قسم کی گفتگو کرنے سے بھی انکار کیا یہ وفد وہاں سے اُٹھکر حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان دونوں بزرگوں سے انکی قدیمی آشنائی تھی اور یہ اُنکے علاقہ میں تجارت کے سلسلہ میں آمدورفت رکھتے تھے۔ اُنہوں نے حضور کی بے التفاتی کی شکایت کی۔ ان دونوں نے حضرت علی رضؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمانؓ وحضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے فرمایا۔ میرا مشورہ ہے کہ یہ عیسائی زرین لباس اُتار کر سفری لباس پہن لیں پھر حاضر خدمت ہوں۔ عیسائی وفد نے ایسا ہی کیا۔ اور حاضر خدمت ہو کر سلام کیا۔ حضور نے جواب دیا۔ اور دیر تک مکالمہ فرماتے رہے۔ یہ وفد نمازِ عصر کے بعد حاضر خدمت ہوا تھا۔ اسی وقت انکی نماز کا وقت آگیا۔ حضور نے انکو مسجد ہی میں اپنے مذہب کے مطابق نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ عیسائیوں نے مسجد النبیؐ میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے گرجا کے موافق نماز ادا کی۔ (اسلام کی وسعت اور بے تعصبی دیکھو) اب حضور نے انکے سامنے اپنے مطالبات پیش کیئے اُنہوں نے تخلیہ میں جا کر باہم مشورہ کیا۔ رئیس وفد شرجبیل نے کہا۔ تم کو معلوم ہے کہ تمام عیسائی اور پادری میرے تدبر کے قائل ہیں۔ میری رائے کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے ہتھیار ڈالدینے چاہئیں اور اسکے سب مطالبات من وعن تسلیم کر لینے چاہئیں۔ اگر یہ شخص بادشاہ ہے تو ہم اس صلح کے مطابق اسکے خطرات سے محفوظ رہیں گے اور اگر خدا کا نبی ورسول ہے تو اس کی بددعا سے صفحہ ہستی پر ایک عیسائی شخص بھی زندہ نہ رہیگا اسکے رفیقوں نے یہ رائے پسند کی۔ اور شرجبیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے انکو معاہدہ لکھکر دیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔

آج سے نجران کے تمام عیسائی اسلامی حکومت کی حفاظت میں آگئے ہیں ان کے حقوق کی ہر طرح نگہداشت کی جاوے گی۔ اسکے معاوضہ میں عیسائی سالانہ جزیہ پیش کرینگے جو مختلف صورتوں میں حاصل کیا جائے گا۔ مثلاً ماہ رجب میں ایکہزار حُلّے ماہ صفر میں ایکہزار حلّے۔ اسلحہ گھوڑے سواریاں وغیرہ اور مندرجہ ذیل اشیاء مسلمانوں کے پاس بطور ضمانت رکھینگے جو صرف

تیس ۳۰ زرہیں تیس ۳۰ گھوڑے تیس ۳۰ اونٹ اگر ان میں سے کوئی چیز ہلاک ہو گئی تو اسلامی حکام اسکو پورا کرینگے اور اگر عیسائیوں نے معاہدہ ہذا میں کسیطرح کی کوئی خلاف ورزی کی تو صلح ٹوٹ جائے گی اور مسلمانوں کو مناسب کارروائی اختیار کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ

عیسائی یہ معاہدۂ امن و صلح لیکر روانہ ہو گئے۔ جب نجران سے ایک رات کے فاصلہ پر پہنچے تو بڑے پادری اور افسروں نے انکا استقبال کیا۔ بڑا پادری معاہدہ پڑھ رہا تھا اور بشر اسکا بھائی اسکے ہمراہ تھا۔ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ کہ دفعتہً بشر کی اونٹنی گر پڑی بشر کے منہ سے نکلا۔ وہ غارت ہو جائے۔ اس سے اسکی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔ مگر بڑے پادری نے کہا۔ خدا کی قسم وہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ بشر نے کہا۔ اب تو اس اونٹنی کا پالان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھلیگا۔ یہ کہا۔ اور مدینہ کا رخ کیا۔ بڑے پادری نے کہا تمنے میری بات نہیں سمجھی۔ میں نے یہ کلمہ اپنے منہ سے اس واسطے نکالا تھا کہ کل عربوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ عیسائی مسلمانوں سے دبگئے ہیں۔ بشر نے جواب دیا۔ آپکے منہ سے کبھی کوئی غلط بات نہیں نکلی۔ بشر مدینہ میں آیا اور ہمیشہ حضورؐ کے ساتھ رہا۔ حتیٰ کہ کافروں کے مقابلہ میں شہید ہوا۔ دوسری روایت میں ہے عیسائیوں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ ہم آپکے کل مطالبات تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اپنا ایک امین (نائب دیانتدار) بھیجدیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ اپنا ایک زبردست امین بھیجونگا۔ یہ ارشاد سنکر صحابہ کرام نے کہا دیکھئے یہ شرف کسکو حاصل ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ابو عبیدہؓ بن جراح۔ تم انکے ساتھ جاؤ۔ جب یہ کھڑے ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا۔

هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ یہ ہماری امت کا امین ہے۔

تیسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو نجران کا جزیہ حاصل کرنے کیلئے مامور فرمایا۔

ایک عیسائی حاکم مسلمان ہوتا ہے

(۱۲) فروہ بن عمرو جذامی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں مشرف بہ اسلام ہو چکا ہوں۔ ایک سفید خچر بھی تحفۃً بھیجا یہ شاہ قسطنطنیہ کیطرف سے ملک عرب کا حاکم تھا۔ اسکی قیامگاہ معان تھی۔ جب عیسائی بادشاہ کو اسکے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو اسنے انکو طلب کیا۔ پہلے تو قید کیا پھر مقام عفرار (فلسطین) میں انکو قتل کردیا۔

سارا قبیلہ مسلمان ہوتا ہے

(۱۴۳) قبیلہ بنو سعد نے حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کو اپنا قومی نمائندہ بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ یہ مدینہ تشریف لائے۔ اور اپنا اونٹ مسجد النبیؐ کے دروازے کے سامنے بٹھا دیا۔ اسکو باندھ کر اندر گئے۔ حضورؐ صحابہ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ ضمامؓ نے عرض کیا۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے۔ حضورؐ نے جواب دیا میں ہوں۔ اس نے عرض کیا۔ میں چند سوالات کرتا ہوں۔ لیکن سختی و درشت کلامی سے پیش آؤنگا۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تم آزادی سے اپنے سوالات پیش کرو۔ عرض کیا۔ میں آپکو اللہ کی قسم دیکر جو آپکا اور آپ سے پہلوں کا اور وہ مخلوق جو آپکے بعد پیدا ہوگی سب کا رب اور معبود ہے، پوچھتا ہوں۔ کیا خدا ہی نے آپکو ہمارا رسولؐ ہادیئے برحق بنا کر بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں اور بے شک ہاں۔ عرض کیا۔ میں اللہکی قسم دیکر جو آپکا اور آپ سے پہلے جتنی مخلوق تھی اُن سب کا اور جو مخلوقات آپ کے بعد پیدا ہوگی اُن سب کا معبود ہے۔ دریافت کرتا ہوں کیا اللہ ہی نے آپکو حکم دیا ہے کہ ہم اسکے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔ فرمایا۔ ہاں بیشک ہاں۔ الغرض اسی طرح اُس نے متعدد فرائض اسلام دریافت کئے اور ہر فریضہ پر اسی طرح قسم دیکر دریافت کیا۔ جب اپنے کل سوالات سے فارغ ہو چکے تو عرض کیا۔ میں کلمہ شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھکر اسلام قبول کرتا ہوں۔ میں ان فرائض کو ادا کرونگا۔ اور گناہوں سے اجتناب کرونگا۔ ان میں نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ یہ کہکر پیٹھ موڑ کر چلے گئے حضورؐ نے فرمایا۔ اِنْ یَّصْدُقْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ اگر یہ سچا ہے تو جنتی ہے۔

باہر آکر اپنا اونٹ کھولا اور سوار ہو کر اپنے وطن کا رُخ کیا۔ ساری قوم جمع ہو گئی انہوں نے فوراً کہا۔ لات و عُزّٰی دونوں بُت بُرے ہیں۔ قوم نے کہا۔ برص جنون اور جذام سے ڈرو فرمایا۔ یہ بُت نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو برحق رسول اور سچا ہادی بنا کر بھیجا ہے۔ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اور تمکو بھی مسلمان ہونے کی تلقین کرتا ہوں۔ انکی تقریر نے اتنا اثر کیا کہ شام تک قوم کے کل مرد اور عورتیں سب مسلمان ہو گئے۔

بہترین خرید و فروخت

(۱۴۴) حضرت طارقؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ میں بازار میں کھڑا تھا کہ دفعتاً ایک شخص جُبہ اوڑھے ہوئے نمودار ہوا اور یہ کہہ رہا تھا۔

قُولُوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوْا۔ لا الٰہ الا اللہ کہو فلاح پاؤ گے۔ دوسرا شخص اسکے پیچھے اُس کو پتھر مار رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ لوگو۔ اسکا مت اعتبار کرو۔ یہ کذاب (بڑا جھوٹا) ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ یہ کیا ماجرٰی ہے۔ جواب ملا۔ یہ پہلا شخص رسول اللہ ہونے کا مدعی ہے دوسرا شخص جو اسکو پتھر مار رہا ہے اسکا چچا ابولہب ہے۔ یہ واقعہ دیکھکر ہم اپنے وطن واپس چلے آئے بہت عرصہ کے بعد جب مسلمان مکہ سے ہجرۃ کر کے مدینہ چلے آئے تو ہمنے کھجوریں خریدنے کیلئے مدینہ کا رُخ کیا۔ جب ہم شہر کے قریب پہنچے تو ایک شخص پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ظاہر ہوا۔ اُسنے ہمکو السلام علیکم کہا۔ دریافت کیا۔ تم کہاں سے آئے ہو۔ ہم نے عرض کیا۔ ربذہ سے فرمایا۔ کہاں کا ارادہ ہے۔ عرض کیا۔ مدینہ کا۔ فرمایا۔ کیا مقصد ہے ہمنے عرض کیا۔ کھجوریں خریدنے آئے ہیں۔ ہمارے ہمراہ ایک خاتون بھی تھی۔ اور ایک سرخ اونٹ تھا۔ فرمایا کیا اسکو فروخت کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ یہ قیمت لینگے۔ اس شخص نے ایک دمڑی بھی کم نہ کرائی اور نکیل پکڑ کر شہر روانہ ہوگیا۔ جب وہ ہماری نظروں سے غائب ہوگیا تو ہمنے آپس میں کہا ہمنے بڑا نقصان اٹھایا۔ ایسے شخص کے ہاتھ سودا کیا جسکو ہم مطلقاً نہیں جانتے۔ خاتون نے کہا اس شخص کا چہرہ چودہویں رات کیطرح چمک رہا ہے۔ میں تمہاری قیمت کی ضامن ہوں۔ ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ وہی شخص نمودار ہوا۔ اُسنے کہا۔ میں اللہ کا برحق رسول اور ہادی ہوں یہ تمہاری قیمت ہے۔ ہم قیمت لیکر شہر میں داخل ہوئے۔ مسجد النبیؐ میں آئے تو وہ شخص منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا اُسوقت یہ ارشاد فرما رہے تھے۔

تَصَدَّقُوْا فَاِنَّ الصَّدَقَةَ خَيْرٌ راہِ خدا میں صدقہ دو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ لَکُمْ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ اونچا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نچلے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے السُّفْلٰى اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ صدقہ اپنی ماں کو دو۔ پھر اپنے باپ کو پھر بہن کو۔ پھر بھائی کو وَاَخَاكَ وَاَدْنَاكَ وَاَدْنَاكَ اسیطرح درجہ بدرجہ دیتے جاؤ (یعنی صدقہ پہلے قریبی رشتہ داروں کو دو)

خدا کا فضل جسکو حاصل ہو

(۱۵) وفد تجیب کے تیرہ ارکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنے ساتھ سالانہ زکوٰۃ بھی لائے۔ حضورؐ بہت خوش ہوئے۔ اور انکی اچھی ضیافت کی۔ انہوں نے عرض کیا حضورؐ ہم اپنے ساتھ اللہ کا حق (زکوٰۃ) بھی لائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

رُدُّوْهَا فَاقْسِمُوْهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ۔ اسکو واپس لیجاؤ اور اپنی قوم کے فقیروں مفلسوں میں تقسیم کر

میں تقسیم کردو عرض کیا۔ ہم وہی مال لائے ہیں جو اپنی قوم میں تقسیم کرنے کے بعد بچا ہے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا حضورؐ آجتک ایسا وفد ہمارے پاس نہیں آیا حضورؐ نے جواب دیا۔

اِنَّ الْهُدٰی بِیَدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَرَادَ بِہٖ خَیْرًا شَرَحَ صَدْرَہٗ لِلْاِیْمَانِ

ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسکا سینہ نیکی وبھلائی کے لئے کھولدیتا ہے۔

اسکے بعد انہوں نے کتاب و سنت کے متعدد مسائل دریافت کئے حضورؐ نے اُن کے جوابات لکھوادیئے حضرت بلالؓ کو حکمدیا۔ انکی مہمان نوازی وضیافت خوب کرو اس وفد نے بہت کھوڑے دنوں قیام کیا۔ وطن واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ کہا گیا تم جلدی کیوں کرتے ہو جوابدیا۔ ہم اپنی قوم کے پاس جاکر انکو بھی اسلام کی ہدایت سے باخبر کریں اور حضورؐ کے بہترین اخلاق اور عمدہ سلوک سے واقف کرائیں اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں الوداع کیلئے حاضر ہوئے حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو حکمدیا۔ ان کو تمام وفود کے مقابلہ میں بہترین انعام واکرام عنایت کرو۔ ارکان وفد سے خطاب کرکے کہا۔

هَلْ بَقِیَ مِنْكُمْ اَحَدٌ ۔ کیا تم میں سے اب کوئی فرد باقی رہگیا ہے۔

عرض کیا۔ جی ہاں ایک لڑکا ہے جو ہمارے سامان کی حفاظت کررہا ہے فرمایا

اَرْسِلُوْہُ اِلَیْنَا۔ اُس کو ہمارے پاس بھیجو۔

حسب الحکم انہوں نے لڑکے کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا حضورؐ میں اسی وفد تجیب کا ایک فرد ہوں آپنے انکی حاجت پوری کردی میری حاجت بھی پوری کریئے فرمایا۔ وَمَا حَاجَتُكَ (تمہاری حاجت کیا ہے) عرض کیا۔

اِنَّ حَاجَتِیْ لَیْسَتْ كَحَاجَتِ اَصْحَابِیْ اَنْ تَسْاَلَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ وَیَرْحَمَنِیْ وَاَنْ یَّجْعَلَ غِنَاءً فِیْ قَلْبِیْ

میری حاجت میرے ساتھیوں کے علاوہ ہے وہ یہ کہ اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا مانگیں کہ وہ مجھکو بخشدے اور مجھپر رحم کرے اور میرے دل میں غنا بھردے

حضورؐ نے لڑکے کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَاجْعَلْ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ ۔ یا اللہ اسکو بخش اسپر رحم کر اور اسکے دل میں غنا ڈال۔ اسکے بعد حضورؐ نے حکم دیا۔ اس لڑکے کو بھی انعام واکرام سے مالا مال کرو۔ یہ سب اپنے وطن واپس چلے آئے ۱۰ ھ میں حج کے موقعہ پر منیٰ میں حضورؐ سے پھر ملتی ہوئے

حضور ؐ نے استفسار فرمایا۔
مَا فَعَلَ الغُلَامُ الَّذِیْ اَتَانِیْ مَعَکُمْ۔ اُس لڑکے کا کیا حال ہے جو تمہارے ساتھ میرے پاس آیا تھا۔
عرض کیا۔ حضور ؐ ہماری ساری قوم میں اُس جیسا کوئی اچھا آدمی نہیں۔ وہ بہت ہی قانع ہے اگر لوگوں میں مال تقسیم ہو رہا ہو تو وہ ایک نظر بھی اُٹھا کر نہیں دیکھیگا حضور ؐ نے فرمایا۔
اَلحَمدُ لِلّٰہِ اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ یَّمُوْتَ جَمِیْعًا۔ الحمد للہ۔ مجھکو امید ہے کہ وہ پورا ہو کر مریگا۔
ایک شخص نے عرض کیا۔ کیا انسان پورا نہیں مرتا فرمایا مرتے وقت انسان کا دل دنیا کی خواہشات میں لٹکا رہتا ہے۔ جو شخص دنیا سے وابستہ ہوتا ہے اللہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دوسرے قبائل عرب کیطرح یہ قبیلہ بھی مُرتد ہو گیا تو اس لڑکے نے اپنی قوم خوب سمجھایا اور بہت وعظ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اُسکے حالات دریافت کرتے اور اسکو یاد کرتے تھے۔

ایک لڑکے کے حق میں دعاء خیر

(۱۶) قضاعہ کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت تقریباً تمام عرب پر اسلام کا غلبہ ہو چکا تھا۔ اس وفد کے ارکان بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد النبی ؐ میں داخل ہو کر ایک گوشہ میں کھڑے ہو گئے حضور ؐ اس وقت نماز جنازہ پڑھا رہے تھے سلام سے فارغ ہو کر ہماری طرف دیکھا۔ ہمکو طلب کر کے ارشاد فرمایا۔ تم کون ہو ہمنے عرض کیا۔ "وفد قضاعہ" فرمایا "کیا تم مسلمان ہو"۔ ہمنے عرض کیا "جی ہاں"۔ فرمایا "تمنے اپنے مسلمان بھائی پر نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی" ہم نے عرض کیا۔ ہمنے خیال کیا کہ جبتک ہم حضور ؐ سے اسلام کی بیعت نہ کر لیں نماز جنازہ میں شامل ہونا ہمارے لئے جائز نہیں" فرمایا "جہاں کہیں اسلام قبول کرو وہیں سے مسلمان شمار کئے جاؤ گے"۔
اسکے بعد ہم اپنے سامان کیطرف آ گئے ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا جسکو ہم اپنے سامان کی حفاظت کیلئے چھوڑ آئے تھے حضور ؐ نے اسکو اور ہمکو بھی دوبارہ طلب کیا۔ اُسنے کلمۂ شہادت پڑھکر اسلام قبول کیا ہمنے عرض کیا "یہ ہمارا لڑکا ہے۔ اور ہمارا خادم بھی ہے" فرمایا۔
اَصْغَرُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ وَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ قوم کا سب سے چھوٹا فرد خادم قوم ہوتا ہے اللہ اسپر (اس لڑکے پر) برکت کرے۔

مشرکیہ کلمات مُنہ سے نہ نکالو

(۱۷) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ واپس آئے تو بنو فزارہ کا وفد حاضر خدمت ہوا جس میں

بن قیس سب سے چھوٹے تھے۔ اس وفد کی سواریاں دُبلی لاغر تھیں حضور ؐ نے وجہ دریافت کی اہل وفد نے عرض کیا۔ ہمارے ملک میں قحط پڑا ہوا ہے۔ مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ باغات سوکھ گئے ہیں اہل و عیال بھوکے ہیں۔ اللہ سے دعا کریئے کہ وہ ہمارے لئے بارش بھیجے آپ خدا کی درگاہ میں ہماری سفارش کریئے اور خدا آپ سے ہماری سفارش کرے حضور ؐ نے فرمایا دا ایسا کلمہ مُنہ سے نہ نکالو۔ میں خدا کی درگاہ میں سفارش کر سکتا ہوں۔ لیکن اللہ کس سے سفارش کر سکتا ہے وہ کسی سے سفارش نہیں کرتا وہ بے نیاز وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اسکی عظمت سے اُسکی کرسی بھی ہل پڑتی ہے اور اُسکی کرسی زمین و آسمان سے بڑی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری ان باتوں سے ہنس رہا ہے۔ ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا کیا ہمارا رب ہنستا ہے۔ فرمایا دا اللہ تم کو سلامت رکھے۔ وہ ہنستا ہے اس کے بعد حضور ؐ منبر پر چڑھے اور بہت اونچے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ اَللّٰھُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ لَا سُقْيَا عَذَابٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْاَعْدَاءِ

یا اللہ تو ہمکو ایسی بارش پہنچا جو ہمارے کھیتوں اور باغوں کو سیراب اور سرسبز کر دے۔ موسلا دھار بارش جلدی آنے والی نہ کہ دیر لگانیوالی نفع پہنچانے والی۔ نقصان پہنچانیوالی نہیں یا اللہ تو ہمکو اپنی رحمت والی بارش دے نہ کہ عذاب والی اور نہ مکان گرانے والی اور نہ ملیامیٹ کرنے والی۔ یا اللہ تو ہم پر بارش برسا اور ہمکو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔

مسلمان ہونا ہی اللہ کا فضل ہے

(۱۸) بنو اسد کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک رکن وفد نے عرض کیا ہم کلمۂ شہادت پڑھکر اسلام قبول کرتے ہیں۔ ہم خود اپنی رغبت سے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ آپنے ہمارے پاس کوئی آدمی نہیں بھیجا اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ اسلام لائے ہیں آپ جواب دیجئے کہ تم مجھ پر اپنے اسلام قبول کرنے کا احسان نہ جتلاؤ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان کرتا ہے کہ اُسنے تمکو ایمان کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

(۱۹) وفد بہرا کے تیرہ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ؐ کی برکت سے اُن کے کھانے میں بہت اضافہ ہوا۔ اس معجزہ سے اُن کے ایمان میں اور زیادہ

تیقن پیدا ہوا۔ چلتے وقت حضورؐ نے انکو انعامات و اکرامات عطا فرمائے۔

(۲۰) وفد عذرہ کے بارہ فرد ماہ صفر ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا مَرْحَبًا بِكُمْ وَاَهْلًا (میں تمکو مبارکباد کہتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں) حضورؐ نے انکو فتوحاتِ شام و شاہ قسطنطنیہ کے اپنے محفوظ مقام میں فرار ہونے کی بشارت سنائی۔ چلتے وقت انکو بھی انعام و اکرام ملا۔

(۲۱) وفد بلی ماہ ربیع الاول ۹ھ میں مدینہ میں آیا۔ اور حضرت رویفع رضؓ بن ثابت بلوی نے انکو اپنی قیامگاہ میں اُتارا۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یہ میری قوم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا مَرْحَبًا بِكَ وَبِقَوْمِكَ۔ (تمکو اور تمہاری قوم کو مبارکباد دیتا ہوں) جب یہ وفد حاضر خدمت ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰكُمْ لِلْاِسْلَامِ۔ اُس خدا کا شکر جسنے تمکو اسلام قبول کرنے کی ہدایت دی۔

ابوالضبیب شیخ وفد نے عرض کیا۔ مجھکو مہمان نوازی کا شوق ہے کیا مجھکو اس کا اجر ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔

نَعَمْ وَكُلُّ مَعْرُوْفٍ صَنَعْتَهٗ اِلٰى غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ

ہاں ہر وہ نیکی جو تم کسی غنی یا فقیر سے کرو وہ تمہارے حق میں صدقہ ہے اور تمکو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

بارش کے لئے دعاء کرنا

(۲۲) وفد ذی مرہ کے تیرہ ارکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت حرث رضؓ بن عوف رئیس وفد نے عرض کیا۔ حضورؐ ہمارا ملک قحط میں مبتلا ہے۔ اللہ سے دعاء کریئے حضورؐ نے دعاء مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِهِمُ الْغَيْثَ۔ یا اللہ تو انپر بارانِ رحمت بھیج۔

چلتے وقت حضورؐ نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا۔ اس وفد کے ہر شخص کو دس دس اوقیہ چاندی عطا کرو۔ لیکن شیخ وفد حرث رضؓ کو بارہ اوقیہ چاندی انعام میں دینا جب یہ وطن آئے تو بارش ہو چکی تھی۔ سوال کیا کہ کب بارش ہوئی۔ قوم نے وہ دن بتلایا۔ جس روز حضورؐ نے دعاء کی تھی۔

توحید کا جذبہ

(۲۳) وفد خولان ماہ شعبان ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ وفد دس ارکان پر مشتمل تھا۔ انہوں نے عرض کیا

ہم تمام جنگل و بیابان طے کر کے آپکی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہارے اونٹوں کے ہر قدم پر تمکو ایک ایک نیکی ملیگی اور جو شخص مدینہ میں میری زیارت کیلئے آئے روز قیامت میں وہ میری حفاظت میں ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہارے مندر کا بُت عم انس کس حالت میں ہے۔ عرض کیا۔ آپ یہ سنکر خوش ہونگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسکا نعم البدل اسلام عطا فرمادیا ہے۔ ہماری قوم کے صرف چند بوڑھے اور بوڑھیاں رہگئی ہیں جو اُسکی پوجا کرتی ہیں۔ اگر ہم واپس پہنچ گئے تو ہم اسکو مسمار کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد انہوں نے حضورؐ سے فرائض اسلام دریافت کئے۔ حضورؐ نے مندرجۂ ذیل امور کا حکمدیا۔

بالوفاء بالعھد واداء الامانۃ	وعدہؐ و اقرار پورا کرنا۔ کسیؐ کی امانت بعینہٖ ادا کر دینا۔ پڑوسیؐ
وحسن الجوار لمن جاور وان	اور ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنا۔ کسیؐ پر ظلم نہ کرنا۔ اس
لا یظلموا احدا فان الظلم	لئے کہ ظلم کرنے سے روز قیامت میں اندھیریاں ہی
ظلمات یوم القیمۃ	اندھیریاں ہوتی ہیں۔

چندروز ٹھہرنے کے بعد حضورؐ نے انکو الوداع کیا۔ انعام و اکرام سے مالا مال کیا۔ جب یہ اپنی سرزمین پر پہنچے تو جبتک عم انس (بت کا نام ہے) کو بالکل مسمار نہ کر دیا اپنی سواریوں کے پالان نہ کھولے۔

تمام دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں

(۲۴) حجۃ الوداع میں وفد محارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضورؐ شروع نبوۃ ورسالت میں مختلف قبائل عرب کو اسلام کا وعظ کہتے انکو اسلام کی ترغیب دلاتے اور اپنے آپکو اُنکے سامنے پیش کرتے تو اُس وقت اس قبیلۂ محارب نے حضورؐ کے ساتھ بہت ہی بُرا سلوک کیا تھا۔ اور حضورؐ کو بہت سخت تکلیف پہنچائی تھی۔ اب قوم نے اپنے دس نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے اور اسلام قبول کیا۔ حضرت بلال رضؓ صبح و شام انکو کھانا کھلاتے۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ یہ حضورؐ کے پاس ظہر سے عصر تک بیٹھے تھے حضورؐ ان میں سے ایک شخص کو ٹکٹکی باندھکر بغور ملاحظہ فرمارہے تھے وہ شخص بولا۔ کہا حضورؐ شاید آپ مجھکو بغور ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں میں نے تمکو کہیں دیکھا ہے عرض کیا آپنے مجھکو دیکھا ہے مجھسے گفتگو فرمائی ہے۔ اور میں نے آپکو بہت بُرا جواب دیا تھا۔ میرا طرز کلام نہایت خراب تھا۔ مقام عکاظ میں جب آپ وعظ کیلئے تشریف لائے تھے میں نے آپکو گالیاں دی تھیں حضورؐ

نے فرمایا۔ ہاں اب مجھکو یاد آگیا۔ اُسنے عرض کیا حضورؐ اُس وقت میں نے آپکے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا تھا۔ ساری قوم میں آپکو تکالیف پہنچانے میں سب سے زیادہ پیش پیش تھا اور اسلام سے بہت ہی متنفر تھا۔ لیکن الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو اسلام قبول کرنے کیلئے آج تک باقی رکھا۔ میرے تمام ساتھی مر چکے ہیں وہ سب مشرک اور کافر ہوکر مرے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِیَدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔ یہ دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں (جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے) اُسنے عرض کیا۔ حضورؐ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار (دعا بخشش) مانگئے کہ وہ میری گذشتہ گستاخیوں کو جو میںنے آپکے ساتھ کی تھیں۔ معاف کردے۔ حضورؐ نے فرمایا اسلام قبول کرنے سے کفر کے زمانہ کے تمام قصور معاف ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ وفد مراجعت وطن ہوا۔

حکومت کے مناصب حاصل کرنا مناسب نہیں

(۲۵) وفد صداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

جب حضورؐ جعرانہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ کی سرکردگی میں صداء کی طرف چار سو فوج روانہ کی۔ زیاد بن حرث حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا میں اپنی قوم کا نمائندہ بنکر حاضر خدمت ہوا ہوں۔ آپ اپنا لشکر واپس کرلیجئے میں اپنی قوم کا ضامن ہوں۔ حضورؐ نے حضرت قیسؓ کو امتناعی احکام جاری کردیئے۔ یہ فوج مدینہ واپس آگئی۔ اور زیاد نے صداء کا رخ کیا۔ پھر پندرہ ارکان کا وفد مدینہ میں آیا حضرت سعدؓ بن عبادہ نے عرض کیا حضورؐ مجھکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں انکی مہمان نوازی کے فرائض ادا کردوں اور انکو اپنی قیامگاہ پر اتاروں۔ حضورؐ نے اجازت مرحمت کردی۔ انہوں نے وفد کی تواضع و مہمان نوازی کے پورے حقوق ادا کئے۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ حضرت زیادؓ نے عرض کیا مجھکو اپنی قوم کا امیر بنادیجئے اور اسکے متعلق مجھکو ایک فرمان لکھدیجئے۔ حضورؐ نے ایک حکمنامہ لکھدیا اور انکو امیر قوم بنادیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے اپنے شہر کے حاکم کی شکایت پیش کی حضورؐ نے فرمایا۔ لَاخَیْرَ فِی الْاِمَارَةِ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔ مسلمان کیلئے حکومت کے مناصب حاصل کرنا نقصان دہ ہے دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا حضورؐ مجھکو صدقہ کا کچھ حصہ عطا کیجئے حضورؐ نے فرمایا اگر تمہاری قسمت میں ہوگا تو صدقہ کا کچھ حصہ تمکو ملجائیگا۔ لیکن جو شخص مستغنی ہونیکے

باوجود صدقہ طلب کرے۔

فَإِنَّمَا هِيَ صُدَاعٌ فِي الرَّأْسِ وَدَاءٌ فِي الْبَطْنِ۔ اسکے حق میں سر کا درد اور پیٹ کی بیماری ہے۔

یہ سنکر حضرت زیاد رضؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ اپنا حکم نامہ واپس لیجیئے۔ حضورؐ نے فرمایا کیوں حضرت زیادؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کے کیلئے حکومت کے مناصب و امارۃ اچھی چیز نہیں اور جو شخص غنی ہو اسکو صدقہ لینا مناسب نہیں۔ بفضلہ تعالیٰ میں مسلمان بھی ہوں اور صدقہ خیرات کا محتاج بھی نہیں لہذا میں اس امارۃ سے دست بردار و مستعفی ہوتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بات تو یہی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے حکومت کے مناصب حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو لیکن سلطنتِ اسلامیہ کا حکمران کوئی منصب دینا چاہے تو برضا اور رغبت اسکو قبول کرلو۔ مترجم) اچھا تم مجھکو ایسا آدمی بتاؤ جسکو میں تمہاری قوم کا امیر بنادوں میں نے ایک شخص کا نام پیش کیا۔ حضورؐ نے اسکو امیر قوم بنادیا۔ میں نے عرض کیا۔ ہمارے کنوئیں کا پانی جاڑے کے موسم میں کفایت کرتا ہے لیکن موسم گرما میں کم ہوجاتا ہے۔ آپ اس کنوئیں کے تعلق ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کریئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مجھکو۔ کنکریاں اٹھاکردو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ حضورؐ نے انکو اپنے ہاتھ میں ملا۔ پھر مجھکو دیں یہ فرمایا یہ کنکریاں اس کنوئیں میں ایک ایک کرکے ڈالنا اور ہر کنکری ڈالتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اسکا پانی خوب چڑھا حتی کہ ابتک وہ کنوا اسیطرح پانی سے پُر ہے۔

حالتِ مجبوری میں اسلام چھپایا جاسکتا ہے

(۲۶) وفد غسان کے صرف تین اشخاص ماہ رمضان سنہ ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہم نہیں عرض کرسکتے کہ قوم ہمارے سمجھانے سے اسلام قبول کرلے گی۔ کیونکہ وہ اپنے ملک کی اقبا اور قیصر کی دوستی پسند کرتے ہیں۔ حضورؐ نے انکو انعامات سے مالا مال کیا۔ اپنے وطن پہنچکر قوم کو دعوتِ اسلام دی۔ لیکن کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔ یہ تین افراد اپنا اسلام چھپانے پر مجبور ہوئے۔ دو مسلمانی کے حالت میں انتقال فرماگئے تیسرے حضرت عمر رضؓ کے عہد مبارک تک زندہ رہے اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ سے باریابی حاصل کی اور اپنا اسلام ظاہر کیا۔ ابن الامت نے انکی عزت افزائی کی۔

(۲۷) وفد سلامان کے سات افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

حبیب بن عمرو بھی اُن میں شامل تھے سب نے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے اپنے ملک کی قحط سالی کی شکایت کی حضورؐ نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِھِمُ الْغَیْثَ فِیْ دَارِھِمْ۔ یا اللہ تو ان کے علاقہ میں بارش برسا۔

حضرت حبیبؓ نے عرض کیا حضورؐ ہاتھ اُٹھا کر دعا کریئے۔ حضورؐ نے تبسّم فرمایا۔ آپنے ہاتھ اتنے اونچے اُٹھائے کہ بغل کی سفیدی صاف نظر آنے لگی۔ صرف تین یوم اس وفد نے قیام کیا۔ چلتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک رکنِ وفد کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔ حضرت بلال رضی نے یہ انعام دیتے وقت عذر کیا۔ آج ہمارے پاس مال ختم ہے۔ (ورنہ ہم اس سے زیادہ دیتے) وفد نے عرض کیا۔ ہم اسی کو اپنے حق میں بہت سمجھتے ہیں اور یہ متبرک مال ہے۔ جس وقت یہ اپنے علاقہ میں داخل ہوئے تو بارش ہو چکی تھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جس روز حضورؐ نے دعا مانگی تھی اُسی روز بارش ہوئی تھی۔ یہ وفد شوال ۱۰ھ میں آیا تھا۔

(۲۸)۔ بنو عبس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہمارے واعظوں نے فرمایا ہے۔ کہ جب تک ہجرت نہ کیجائے اسکا اسلام قبول نہیں ہوتا۔ ہمارے مویشی ہیں۔ یہی ہمارا ذریعۂ معاش ہیں۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ ہجرت کے بغیر اسلام قبول نہیں تو ہم سب مویشی چھوڑ دیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ حَیْثُ کُنْتُمْ فَلَنْ یَّلِتَکُمُ اللّٰہُ مِنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا	جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے کچھ کم نہیں کرے گا۔

(۲۹) وفد غامد کے دس افراد ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے بقیع غرقد میں اپنی سواریاں اُتاریں اور ایک لڑکے کو سامان کی حفاظت کیلئے چھوڑا اُسکی آنکھ لگ گئی ایک چور آیا اور ایک گٹھڑی اُٹھا کر لے گیا جب قوم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سلام کیا۔ تو فرمایا تم کسکو اپنے سامان کی حفاظت کیلئے چھوڑ آئے ہو عرض کیا اپنے ایک لڑکے کو۔ فرمایا۔ وہ سو گیا ایک چور آیا۔ اور ایک گٹھڑی اُٹھا کر لے گیا۔ لیکن وہ گٹھڑی مل گئی ہے۔ یہ سُنتے ہی قوم اپنے سامان کیطرف دوڑی۔ اور لڑکے سے حال دریافت کیا۔ اُس نے کہا میں سو گیا تھا۔ دفعتہً میری آنکھ کھلی تو ایک گٹھڑی غائب تھی اُسکی تلاش میں نکلا میں نے ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا وہ میری صورت دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو کھودنے کا

نشان تھا میں نے گڑھا کھدوا اور گٹھڑی نکل آئی۔ قوم نے فوراً کلمۂ شہادت پڑھکر اسلام قبول کیا اور کہنے لگے۔ حضورؐ نے صحیح فرمایا تھا۔ پھر پلٹ کر حاضر خدمت ہوئے اور واقعہ سنایا وہ لڑکا بھی حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا حضورؐ نے حضرت ابی بن کعب کو حکم دیا انکو احکام اسلام سکھاؤ۔ چلتے وقت حضورؐ نے انکو بھی انعام واکرام سے سرفراز فرمایا۔ (اس سے علم غیب ثابت نہیں ہوتا یہ معجزہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو پہلے سے باخبر کر دیا تھا) قرآن مجید میں ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط

میں تمہاری طرح صرف ایک بشر ہوں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مجھپر وحی اُترتی ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان سے کہئے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمسے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اسی حکم پر چلتا ہوں جو مجھپر بذریعہ وحی اُتارا جاتا ہے۔

بہترین ہدایات

(۳۰) وفد ازد کے سات اشخاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ انکو دیکھکر بہت مسرور ہوئے اور ان کی خصلت وعادات کو پسند کیا۔ فرمایا۔

اِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيْقَةً فَمَا حَقِيْقَةُ قَوْلِكُمْ وَاِيْمَانِكُمْ ط ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے قول و ایمان کی کیا حقیقت ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ پندرہ خصلتیں۔ پانچ خصلتیں تو آپ کے مبلغین نے ہمکو بتائی ہیں۔ پانچ خصلتیں آپنے بتائی ہیں کہ ہم انپر عمل کریں۔ پانچ خصلتیں ہمارے گذشتہ بزرگ ہمکو بتا گئے ہیں کہ ہم انکو مضبوط پکڑ لیں آج ہم ان پندرہ خصلتوں پر برابر عمل کر رہے ہیں حضورؐ نے فرمایا۔ وہ پانچ خصلتیں کیا ہیں جنکو میرے مبلغین نے تمکو انپر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ عرض کیا۔

اَنْ نُّؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ یہ کہ ہم اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُسکی کل کتابوں پر اسکے کل رسول
كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ پر ایمان لائیں اور یہ یقین رکھیں کہ مرنے کے بعد قیامت کا روز حق ہے
فرمایا۔ وہ پانچ خصلتیں کیا ہیں جنکو میں نے انپر عمل کرنیکا حکم دیا ہے۔ عرض کیا۔
اَمَرْتَنَا اَنْ نَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ آپنے حکم دیا ہے کہ ہم اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
نُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَنُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ ہم باقاعدہ پانچ وقت کی فرض نماز پڑھتے رہیں باقاعدہ سالانہ زکوٰۃ
نَصُوْمُ رَمَضَانَ وَنَحُجُّ الْبَيْتَ ادا کرتے رہیں باقاعدہ ماہ رمضان کے پورے روزے رکھیں اور اگر استطاعت

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ۔ ہو تو بیت اللہ کا حج کریں۔

فرمایا۔ وہ پانچ خصلتیں کیا ہیں جو زمانۂ جاہلیت سے تم اپنے ساتھ لائے ہو عرض کیا۔

اَلشُّکْرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ	آرام اور راحت کے وقت اللہ کا شکر بجا لانا۔
وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ	مصیبت کے وقت صبر کرنا۔
وَالرِّضَآءُ بِمُرِّ الْقَضَاءِ	قسمت و تقدیر پر راضی رہنا۔
وَالصِّدْقُ فِیْ مَوَاطِنِ اللِّقَاءِ	دشمن سے لڑتے وقت صداقت و سچائی پیش نظر رکھنا
وَتَرْکُ الشَّمَاتَةِ بِالْاَعْدَآءِ	دشمن کی تکلیف و مصیبت پر خوش نہونا۔

حضورؐ نے فرمایا۔

حُکَمَآءُ عُلَمَآءُ کَادُوْا مِنْ فِقْهِهِمْ اَنْ یَکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ	حکماء اور علماء اپنی دانائی اور عالمانہ باتوں سے انبیاء کے قریب ہو جانے کا درجہ رکھتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ میں پانچ باتیں اور اضافہ کرتا ہوں تاکہ پوری بیس ہو جائیں۔

فَلَا تَجْمَعُوْا مَالَا تَاْکُلُوْنَ	جو چیز نہ کھاؤ اسکا ذخیرہ نہ جمع کرو۔
وَلَا تَبْنُوْا مَالَا تَسْکُنُوْنَ	جس مکان میں سکونت اختیار کرنیکا ارادہ نہ ہو اسکو نہ بناؤ۔
وَلَا تَنَافَسُوْا فِیْ شَیْءٍ اَنْتُمْ عَنْهُ غَدًا تَزُوْلُوْنَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ وَعَلَیْهِ تُعْرَضُوْنَ	اُس چیز میں (دنیا کی چیزوں میں) رغبت و شوق نہ رکھو جو کل تم سے زائل ہونے والی ہے۔ اللہ سے ڈرو جسکے پاس تم نے ایکدن جانا ہے۔ اور اُس کے سامنے پیش ہونا ہے۔
وَارْغَبُوْا فِیْمَا عَلَیْهِ تَقْدَمُوْنَ وَفِیْهِ تَخْلُدُوْنَ ۔	جو چیز آگے بھیجی ہے (عمل) اور جسکی وجہ سے تم ہمیشہ جنت میں میں رہوگے اُس میں رغبت و شوق کرو۔

قوم نے یہ نصائح مضبوط پکڑلیں اور اپنے وطن واپس چلے آئے۔

آنے والے واقعات کی پیشینگوئی

(۳۱) نصف محرم ۱۱ھ میں سب سے آخری وفد قبیلۂ نخع کے دو سو افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ دار الضیافت (مہمان خانہ) میں اُترے۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس سے قبل یہ حضرت معاذؓ بن جبل کے ہاتھ پر بیعتِ اسلام کر چکے تھے۔ ان میں سے ایک شخص زرارہ بن عمرو نے عرض کیا۔ حضورؐ میں نے اس سفر میں عجیب حالات دیکھے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آگ زمین سے ظاہر ہوئی جو میرے اور میرے بیٹے عمرو کے

مابین حائل ہوگئی۔ وہ پکار پکار کر کہہ رہی تھی ہیں تمہارے سب اہل وعیال اور ہاں کھا جاؤں گی۔ حضور نے فرمایا۔ اسکی تعبیر یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ایک فتنہ اٹھیگا جسمیں مسلمان اپنے خلیفہ کو قتل کرینگے (حضور نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں پیوست کر کے فرمایا) لوگ اس طرح اس فتنہ میں شامل ہوں گے۔ گنہگار یہ خیال کریگا کہ وہ نیک کام کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک مسلمان کا خون گرانا ٹھنڈے پانی سے زیادہ میٹھا سمجھا جائیگا اگر تمہارا بیٹا مر گیا تو تم اس فتنہ میں شامل ہو جاؤ گے اور اگر تم مر گئے تو تمہارا بیٹا اس میں شامل ہو جائیگا۔ اس نے عرض کیا۔ حضور آپ اللہ سے دعا کریئے کہ میں اس فتنہ سے پہلے مر جاؤں۔ حضور نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ لَا یُدْرِکُھَا (یا اللہ یہ اس فتنہ میں شامل نہ ہو) یہ انتقال کر گئے، انکا بیٹا زندہ رہا اور حضرت عثمان غنی رض سے خلع بیعت کیا (یعنی حضرت عثمان رض کے قتل کے فتنہ میں شامل ہوا)

(زاد المعاد صفحات از ۴۲ تا ۵۷ جلد دوم)

بادشاہوں کو دعوت اسلام

۱ شاہ یورپ کا دربار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ یورپ قیصر ہرقل کے نام اپنے پیغمبر حضرت دحیہ بن کلبی کے ذریعہ یہ فرمان روانہ کیا۔ حضرت ابو سفیان رض (امیر معاویہ رض کے والد) بیان کرتے ہیں۔ معاہدۂ حدیبیہ کے زمانۂ صلح میں ہم چند قریش تجارت کرنے سرزمین بیت المقدس میں گئے۔ شاہ یورپ ہرقل نے ہمکو شہر ایلیا میں اپنے دربار میں طلب کیا۔ بڑے بڑے عیسائی عہدہ دار اور ارکان سلطنت موجود تھے۔ اور ایک ترجمان بھی بلایا۔ ہم سے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ تم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی رشتہ دار کون ہے۔ میں نے جواب دیا۔ میں انکا بہت ہی قریبی رشتہ دار ہوں (حضرت ابو سفیان رض حضور کے خسر بھی تھے) اس نے حکم دیا۔ اسکو میرے قریب بٹھاؤ۔ اور اسکے ساتھیوں کو اسکے پیچھے بٹھاؤ۔ ترجمان سے مخاطب ہو کر تم ان سے کہدو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق چند سوالات کروں گا اگر یہ ابو سفیان جھوٹ بولے تو تم فوراً اسکو ٹوک دینا۔ خدا کی قسم اگر جھوٹ بولنے کی حیا مانع نہ ہوتی تو میں ضرور جھوٹے جوابات دیتا (اس وقت حضرت ابو سفیان کافر تھے) اسکا پہلا سوال یہ تھا۔

ہرقل۔ اس کا حسب نسب کیا ہے۔

میں۔ سب سے اعلیٰ شریف خاندان ہے۔

ہرقل۔ اللہ کے تمام رسول شریف خاندان سے ہوتے ہیں کیا اس سے پہلے تمہارے خاندان میں کسی شخص نے نبوت ورسالت کا دعوٰی کیا ہے۔

میں۔ نہیں۔

ہرقل۔ اگراس سے پہلے اسکے خاندان سے کسی شخص نے اس قسم کا دعوٰی کیا ہوتا تو مجھکو یقین ہوجاتا کہ یہ نبوت کے بہانہ سے اسکی متابعت میں قومی عظمت حاصل کرنا چاہتا ہے کیا اُسکے خاندان سے اس سے پہلے کوئی شخص بادشاہ ہوچکا ہے۔

میں۔ نہیں۔

ہرقل۔ اگرایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ نبوت کے بہانہ سے اپنی کھوئی ہوئی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے قوم کا مالدار طبقہ اسکی متابعت کرتا ہے یا غریب لوگ۔

میں۔ غریب لوگ۔

ہرقل۔ شروع میں غریب طبقہ ہی رسولوں کی اطاعت کرتا ہے اور انکی آواز پر لبیک کہتا ہے اُسکے معتقدین ومتبعین کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے۔

میں۔ یومًا فیومًا بڑھ رہی ہے۔

ہرقل۔ ایمان کی خاصیت یہی ہے کہ وہ دن بدن ترقی پذیر رہتا ہے حتیٰ کہ انتہائی عروج تک پہنچ جاتا ہے کوئی مسلمان مرتد بھی ہوا ہے اور اُسکو چھوڑ کر دشمنوں سے آملا ہے

میں۔ آجتک کوئی مسلمان مرتد نہیں ہوا۔ اور دین اسلام چھوڑ کر کسی غیر دین میں داخل نہیں ہوا۔

ہرقل۔ ایمان کا خاصہ ہے کہ وہ دل کی گہرائی میں جگہ پکڑ لیتا ہے اور پھر وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ اُسنے دعوٰی نبوت سے پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے۔

میں۔ نہیں۔

ہرقل۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ سچا رسول ہے کیونکہ جس شخص نے بچپن سے جھوٹ نہیں بولا وہ کب نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرسکتا ہے اور خدا پر افترا باندھنے کی جرأت کرسکتا ہے۔ اُسنے دوسری قوموں سے معاہدے کئے ہوں گے اُسنے کسی معاہدہ کی خلاف ورزی اور عہد شکنی کی ہے۔

میں۔ نہیں۔ اس وقت اُس سے ایک طویل مدت تک ہمارا معاہدہ ہوا ہے دیکھئے کہ وہ اس معاہدہ میں خلاف ورزی کرتا ہے یا نہیں۔ ساری گفتگو میں مجھکو حضورؐ کے خلاف صرف یہی خط کشیدہ الفاظ کہنے کا موقعہ ملا۔

ہرقل۔ خدا کے رسول کسی معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ کبھی اُس سے تمہاری جنگ ہوئی ہے۔

میں۔ کئی دفعہ۔

ہرقل۔ پھر کیا نتیجہ نکلا۔

میں۔ کسی لڑائی میں وہ غالب آ جاتا ہے اور کسی لڑائی میں ہم۔

ہرقل۔ کیا ہدائتیں کرتا ہے۔

میں۔ کہتا ہے کہ صرف خدا کی عبادت کرو کسیکو اسکا شریک نہ بناؤ اپنے بزرگوں کی رسم درواج بُت پرستی وغیرہ چھوڑ دو۔ سچ بولو۔ پاکدامن رہو۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔ پانچ وقت کی نماز پڑھو۔

ہرقل۔ اگر تمہارا بیان سچا ہے تو وہ عنقریب میرے اس ملک پر قابض ہو جائے گا مجھے یہ یقین تھا کہ عنقریب ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ عربوں سے ہوگا اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اُس کے قدم دھوتا اُسکے بعد اُسنے حضورؐ کا سفیر طلب کر کے فرمان پڑھا اس میں یہ درج تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے

من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم — محمد رسول اللہ کیطرف سے رومیوں کے بڑے بادشاہ ہرقل کے نام

سلام علی من اتبع الھدیٰ — جو شخص ہدایت کی اتباع کرے اسکو سلام

امّا بعد — خدا کی حمد و ثنا کے بعد مدعا یہ ہے کہ

فانی ادعوك بدعایة الاسلام — میں تمکو دعوت اسلام دیتا ہوں

اسلم تسلم یؤتك اللہ اجرك مرتین فان تولیت فان علیك اثم الیریسیین — اگر تم نے اسلام قبول کیا تو تمہاری سلطنت محفوظ رہے گی اور خدا تمکو دو اجر دیگا۔ ایک تمہارے مسلمان ہونے کا اور دوسرے تمام عیسائیوں کے اسلام قبول کرنیکا اور اگر تمنے انکار کیا تو تمام عیسائیوں کے مسلمان نہ ہونے کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔

ہرقل نہ خود مسلمان ہوا اور نہ اُسکے پادریوں سے کوئی مسلمان ہوا۔ ہرقل عیسائی ہو کر مرا۔ مسلمانوں نے اسکے کل ملک پر (حضرت عمرؓ کے عہد میں) قبضہ کر لیا۔ اور عیسائیوں کا خوب قتل عام کیا (صحیح بخاری جلد اول۔ صفحہ ۴ و ۵)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ شاہ ایران کو یہ فرمان بھیجا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے

من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس — محمد رسول اللہ کیطرف سے ایران کے بڑے حکمران کسریٰ کے نام
سلام علی من اتبع الھدیٰ وآمن — سلام اس شخص پر جو ہدایت کی تابعداری کرے۔ اللہ اور اس کے
باللہ ورسولہ وشھد ان لا الٰہ — رسول پر ایمان لائے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان — نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں۔
محمداً عبدہ ورسولہ۔ — میں تمکو دعوتِ اسلام دیتا ہوں کیونکہ میں خدا کی طرف سے کل دنیا
اعوک بدعایة اللہ فانی انا — کی ہدایت کے لئے رسول بناکر بھیجا گیا ہوں تاکہ جو شخص زندہ ہے
رسول اللہ الی الناس کافة — اسکو عذابِ خدا سے ڈراؤں تاکہ لوگوں پر اللہ کی حجت پوری
لینذر من کان حیاً ویحق — ہو جائے اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہاری سلطنت بچ جائیگی
القول علی الکفرین اسلم تسلم — اور اگر انکار کروگے تو تمام مجوسیوں (آتش پرستوں) کے مسلمان
فان ابیت فعلیک اثم المجوس — ہونے) کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔

جب یہ فرمان اُس کے سامنے پڑھا گیا تو اُس نے پھاڑ دیا۔ جب حضورؐ کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا۔ مَزَّقَ مُلْکَہٗ اُسنے اپنی سلطنت کو تباہ کر دیا۔

بالآخر حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد مبارک میں لشکر اسلام نے اُسکے ملک کو من اولہٖ الیٰ آخرہ فتح کرکے قبضہ کر لیا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو اپنا سفیر بناکر شاہِ حبشہ کے کے نام یہ فرمان بھیجا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے۔

من محمد رسول اللہ الی النجاشی ملک — محمد رسول اللہ کیطرف سے نجاشی شاہ حبشہ کے نام۔
الحبشہ اسلم انت فانی احمد — اسلام قبول کرلو۔ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں
الیک اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک — وہ اللہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی بادشاہ پاک ذات ہمیشہ
القدوس السلام المؤمن المھیمن — سلامت رہنے والا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ
اشھد ان عیسی ابن مریم روح — حضرت مریمؑ کے صاحبزادے اللہ کی روح اور کلمہ سے پیدا
اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم — ہوئے ہیں جو خدا نے نیکو امن عصمت مآب عفیفہ حضرت

البتول الطیبۃ الحصینۃ فحملت مریم کیطرف بھیجا تھا خدا کے اس حکم سے وہ حاملہ ہوگئیں اور
بعیسی فخلقہ اللہ من روحہ و خدا نے صرف اپنے حکم اور پھونک سے حضرت عیسیٰ کو پیدا
نفخہ کما خلق ادم بیدہ دانی کیا جسطرح اُس نے حضرت آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا
ادعوک الی اللہ وحدہ لاشریک تھا میں تمکو اللہ کی دعوت دیتا ہوں جو بالکل واحد اکیلا ہے اسکا
لہ والموالاۃ علی طاعتہ وان کوئی شریک نہیں اور یہ کہ تم ہمیشہ اُسکی اطاعت کرتے رہو اور میری
تتبعنی وتومن بالذی جاءنی تابعداری کرو اور میرا دین اسلام قبول کرو اسلئے کہ میں اللہ کا رسول
فانی رسول اللہ وانی ادعوک ہوں اور میں نہ صرف تمکو بلکہ تمہاری فوجوں کو بھی اللہ کے
وجنودک الی اللہ عزوجل وقد دین کی طرف بلاتا ہوں میں نے اپنا تبلیغی فرض ادا کیا۔ اور
بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی نصیحت کرچکا اب تمہارا فرض ہے کہ میری نصیحت مانو۔
والسلام علی من اتبع الھدای اور جو شخص ہدایت کے تابع ہو اسکو سلام:

اس بادشاہ نے سر اطاعت خم کیا۔ حلقہ بگوش اسلام ہوا اور جواب میں عریضہ بھیجا۔
حضورؐ والا آپکا فرمان مبارک پہنچا۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اب میرا یہی عقیدہ ہے جو آپنے
بیان فرمایا ہے۔ اس سے زیادہ اُنکی کوئی حیثیت نہیں (یعنے وہ خدا کے بیٹے نہیں جیسا کہ عام
عیسائی کہتے ہیں) میں آپکے صحابۂ کرام اور حضورؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ کی خدمات
بجالا رہا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضورؐ خدا کے سچے رسول ہیں میں آپکے ہاتھ پر بیعت اسلام
کی تجدید کرتا ہوں اس سے قبل میں حضورؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ کے ہاتھ پر بیعت
اسلام کرچکا ہوں۔

اس نیکدل بادشاہ نے ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ حضورؐ نے صحابۂ کرام کے ہمراہ شہر
سے باہر اس کا جنازہ غائبانہ پڑھا۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو اپنا سفیر بناکر مقوقس
شاہ مصر کے نام یہ فرمان بھیجا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے
من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے رسول کیطرف سے مقوقس
عظیم القبط سلام علی من اتبع قبطیوں کے بڑے حکمران کے نام جو شخص ہدایت (اسلام)
الھدای اما بعد فانی ادعوک کا اتباع کرے اسپر سلام۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد میں تمکو

بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک دعوت اسلام دیتا ہوں اگر مسلمان ہوجاؤ گے تو تمہاری سلطنت
اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان بچ جائے گی اور اللہ تمکو دو اجر دے گا اور اگر انکار کرو گے۔ تو
علیک اثم اہل القبط قبطیوں (کے مسلمان نہ ہونے) کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔

حضرت حاطبؓ نے فرمان پیش کرتے وقت فرمایا۔ تم سے پہلے یہاں ایک بادشاہ (فرعون) گذرا ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ دیکھو اسکا کیا حشر ہوا۔ اللہ نے اسکو اپنے شدید عذاب میں مبتلا کیا۔ تم دوسروں سے عبرت حاصل کرو نہ کہ دوسرے تم سے عبرت حاصل کریں اُسنے جوابدیا۔ میں غور کرونگا حضور کا فرمان لیکر ہاتھی دانت کے ایک ڈبہ میں بند کردیا اُسپر مہر لگاکر دربار کی ایک لونڈی کے حوالہ کیا۔ اُسکے بعد کاتب طلب کیا۔ اور اسکو عربی زبان میں یہ خط لکھنے کا حکمدیا۔

میں نے حضورؐ کا فرمان پڑھا۔ اور اُسکے مضمون و مفہوم پر غور کیا۔ مجھکو پہلے سے علم ہے۔ کہ ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ لیکن میرا خیال تھا کہ وہ سرزمین شام سے پیدا ہوگا میںنے حضورؐ کے سفیر کی عزت کی ہے۔ میں آپکی خدمت میں مندرجہ ذیل تحفہ بھیجتا ہوں۔ دو لونڈیاں جنکی اہل مصر کی نظروں میں بڑی قدرو منزلت ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں ماریہؓ سیرینؓ ایک خچر (دُلدُل) جو حضرت امیر معاویہؓ کے عہد تک زندہ رہا۔ ایک جبہ۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علاءؓ بن حضرمی کو بحرین کیلئے اپنا سفیر بناکر منذر بن ساوی شاہ بحرین کے نام ایک فرمان بھیجا۔ منذرؓ نے جواباً ایک عریضہ لکھا۔ حضورؐ میںنے آپکا فرمان اہل بحرین کو پڑھکر سنایا۔ بعض نے تو بہت خوشی سے اسکا استقبال کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیا بعض نے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ وہ اپنے مذہب قدیم مجوسیت و یہودیت پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اب حضورؐ جیسا حکم فرمائیں میں اسپر عمل کرونگا۔ حضورؐ نے لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے۔

من محمد رسول اللہ الی المنذر بن محمد رسول اللہ کیطرف سے منذر بن ساوی کے نام
ساوی سلام علیک فانی احمد تجھپر خدا کی سلامتی۔ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمدوثنا بیان
الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکا بندہ اور رسول ہے اللہ کی حمدوثنا
عبدہ ورسولہ اما بعد فانی کے بعد کہ میں تمکو اللہ کا ذکر سناتا ہوں جو شخص نصیحت قبول

اذکرک اللہ عزوجل فانہ من کرتا ہے وہ اپنے نفس کی بھلائی کرتا ہے اور جو شخص میرے
ینصح انما ینصح لنفسہ وانہ سفیروں اور حکام کی اطاعت کرتا ہے دراصل وہ میری اطاعت
من یطع رسلی و یتبع امرھم فقد اور فرمانبرداری کرتا ہے۔ میرے سفیروں نے تمہاری تعریف
اطاعنی ومن نصح لھم فقد نصح لی بیان کی ہے میں تمہاری رعایا کے متعلق تمہاری سفارش قبول
وان رسلی قد اثنوا علیک خیرًا وانی کرتا ہوں تم بھی اُن سے درگذر کرو جب تک تمہارا رویہ ہمارے
قد شفعتک فی قومک وانک مھما احکام کے مطابق رہیگا ہم تمہیں سلطنت کی گدی سے معزول
تصلح فلم نعزلک من عملک ومن نہیں کرینگے جو شخص اسلام قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور
اقام علی یھودیۃ او مجوسیۃ اپنے مذہب یہودیت و مجوسیت پر رہنا چاہتا ہے اُن
فعلیہ الجزیۃ سے جزیہ وصول کرو۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص کو اپنا سفیر بنا کر جیفر و عبد کیطرف
جو دونوں اس ریاست کے مالک تھے یہ فرمان بھیجا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کے نام سے جو سب سے بڑا مہربان ہے

من محمد ابن عبد اللہ الی جیفر وعبد محمد اللہ کا بندہ کیطرف سے جیفر و عبد کے نام۔ جو شخص اسلام
ابنی الجلندی۔ سلام علی من اتبع کی تابعداری کرے اُس پر سلام۔ خدا کی حمد و ثناء کے بعد مدعا یہ ہے
الھدی۔ اما بعد۔ فانی ادعوکما کہ میں تم دونوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اگر تم دونوں مسلمان
بدعایۃ الاسلام اسلما تسلما فانی ہوگئے تو تمہاری سلطنت محفوظ رہے گی اسلئے کہ میں خدا کا رسول
رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من ہوں تمام دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہوں تاکہ جو شخص زندہ ہے
کان حیا و یحق القول علی الکافرین اسکو عذاب خدا سے ڈراؤں۔ اور اللہ کی حجت کا نزول پر تمام
فانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما ہوجائے۔ اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کیا تو میں تمکو بدستور
وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان تمہاری ریاست کا مالک رہنے دونگا اور اگر مسلمان ہونے سے انکار
ملکما زائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما کردگے تو یہ ملک تمہارے ہاتھ سے زائل ہوجائیگا اور لشکر اسلام
وتظھر نبوتی علی ملککما۔ کے گھوڑے تمہارے صحن میں آرام لینگے اور میری نبوت تمہارے
ملک پر قابض ہوجائے گی۔

حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں۔ میں عمان پہنچا تو میں نے پہلے عبد سے ملنا چاہا کیونکہ
وہ زیادہ نرم دل اور با اخلاق تھا۔ میں نے اُسکو اطلاع دی کہ میں حضور کا سفیر ہوں اس نے

جواب دیا۔ میرا بھائی مجھسے بڑا ہے وہی سلطنت کا مالک ہے میں تمکو اُس تک پہنچا دوں گا۔ تاکہ تم اُسکو اپنا خط پڑھکر سناؤ۔ مگر تمہارا مقصد کیا ہے میںنے کہا۔ میں تم دونوں کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کیطرف بلاتا ہوں۔ تم بُت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کر لو اور حضورؐ کو اللہ کا سچا رسول تسلیم کرو۔ اُسنے کہا۔ تمہارے والد قوم کے سردار تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ میں نے کہا۔ وہ بحالت شرک ہی وفات پا گئے۔ لیکن میری خواہش تھی کہ وہ مسلمان ہو جاتے۔ میں بھی انکی طرح پہلے منکر اسلام تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھکو ہدایت دی اور میں مسلمان ہو گیا اُسنے کہا۔ تم کب سے مسلمان ہوئے" میںنے جواب دیا۔ تھوڑے دنوں سے۔" اُسنے کہا۔ کس جگہ اسلام قبول کیا۔ میںنے جواب دیا۔ نجاشی شاہ حبشہ کے پاس۔ اور یہ بادشاہ خود بھی مسلمان ہو چکا ہے اُس نے کہا۔ پھر اُسکی رعایا نے اُسکے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میں نے کہا۔ اسکو بدستور بادشاہ رہنے دیا۔ اور خود رعایا بھی مسلمان ہو گئی" اُسنے کہا۔ اور پادریوں نے بھی ؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اُسنے کہا۔ عمرو دیکھو کیا کہہ رہے ہو۔ جھوٹ بولنے سے انسان بہت ذلیل ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے مطلقاً جھوٹ نہیں بولا۔ اور اسلام میں جھوٹ بولنا جائز بھی نہیں۔" اُسنے کہا۔ کیا ہرقل شاہ قسطنطنیہ کو اُسکے مسلمان ہونے کی خبر پہنچگئی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُسنے کہا۔ تمکو کسطرح علم ہوا۔ میںنے جواب دیا۔ "جس طرح کہ نجاشی مسلمان ہونے سے پہلے اسکو باقاعدہ خراج دیا کرتا تھا۔ جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ تو اُسنے کہا۔ اللہ کی قسم اب میں ہرقل کو ایک درہم بھی نہیں دونگا۔ جب ہرقل کو اسکا یہ قول پہنچا۔ تو اُسکے بھائی نیاق نے کہا۔ سنا حضور نے نجاشی جیسا معمولی غلام اب آپکو خراج دینے سے انکار کرتا ہے کیا آپ اُسکو چھوڑ دینگے۔ ہرقل نے کہا۔ اُسنے ایک مذہب قبول کر لیا۔ جسکو وہ اچھا سمجھتا ہے۔ اگر مجھکو اپنی شہنشاہت کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اسلام قبول کر لیتا۔ عبد نے کہا۔ دیکھو کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ عبد نے کہا۔ اچھا بانئے اسلام حضورؐ کے موٹے موٹے الفاظ کیا ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ وہ نصیحت کرتے ہیں کہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔ ظلم و عدوان سے بچو۔ شراب پینے سے احتراز کرو۔ بُت پرستی چھوڑ دو۔ صلیب پرستی اور بُتپرستی سے اجتناب کرو۔ اُسنے کہا۔ یہ تو نہایت ارشادات ہیں۔ اگر بھائی میرا کہنا مانے تو ابھی ہم سوار ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہوں اور اسلام قبول کریں لیکن میرے بھائی کو اسلام کے مقابلہ میں سلطنت کی بہت خواہش ہے۔ میں نے کہا۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو حضورؐ انکو بدستور بادشاہ

رہنے دیں گے۔ وہ اس ریاست کے مالدار مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرکے اسی علاقہ کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کر دینگے۔ اُسنے کہا۔ یہ خوب ہے۔ اسکے بعد میں اسکی حویلی میں کئی دن قیام پذیر رہا۔ وہ روزانہ اپنے بھائی کے پاس جاتا اور میری گفتگو وحالات سے اسکو مطلع کرتا۔ بالآخر اُس کے بھائی نے ایکروز مجھکو طلب کیا۔ میں اُسکے سامنے پیش ہوا اُسکے اعوان وملازمین نے میرے بازو پکڑ لئے۔ اُسنے کہا۔ چھوڑ دو۔ میں بیٹھنے لگا۔ انہوں مجھکو بیٹھنے نہیں دیا۔ میں نے اُسکی طرف دیکھا۔ اُسنے کہا۔ اپنا مقصد بیان کرو میں نے مہر لگا ہوا خط حوالہ کیا۔ اُس نے مہر توڑی اور خط کھولکر شروع سے آخر تک پڑھا۔ اور اپنے بھائی کے حوالہ کیا۔ اُسنے بھی اُسکو پڑھا۔ لیکن یہ اُسکی نسبت نرم دل تھا۔ بادشاہ نے مجھسے دریافت کیا۔ قریش کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا۔ بعض خوشی سے مسلمان۔ بعض حضورؐ کی طاقت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاکر مطیع ومنقاد ہوگئے اُس نے کہا۔ اب اسلام نے کتنی ترقی کی ہے۔ میں نے کہا۔ اب سب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں انکو معلوم ہوگیا ہے کہ وہ پہلے ضلالت وگمراہی میں مبتلا تھے۔ تمام ریاستیں بھی اطاعت قبول کر چکی ہیں صرف تم باقی ہو۔ اگر تم نے آج اسلام قبول نہ کیا تو لشکر اسلام کے گھوڑے اس ملک کو پامال کر دینگے۔ اور بزور طاقت اس پر قابض ہو جائینگے۔ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ مناسب یہی ہے کہ اسلام قبول کر لو۔ تمکو بدستور بادشاہ رہنے دیا جائیگا۔ اُس نے کہا۔ آج مجھکو غور کرنے کی مہلت دو۔ کل تشریف لانا۔ اسکے بعد میں اُسکے بھائی سے ملا۔ اُسنے کہا۔ میرا خیال ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ بشرطیکہ وہ دنیاوی سلطنت کا خیال نکرے۔ دوسرے روز میں بادشاہ کے محل کے دروازہ پر پہنچا اُسنے مجھکو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ میں اُسکے بھائی کے پاس آیا وہ مجھکو اندر لے گیا۔ بادشاہ نے کہا میں نے آپکے پیش کردہ معاملات پر غور کیا ہے میں بہت ہی بزدل اور کمزور کہلاؤں گا اگر میں بغیر مقابلہ کے اپنی سلطنت سے دست بردار ہو جاؤں۔ علاوہ ازیں میرا ملک اُسکے دارالخلافہ سے دور دراز واقع ہے اول تو اُسکا لشکر یہاں تک آ نہیں سکتا۔ اور اگر آ جائے تو میرا مقابلہ آسان نہیں مجھکو دوسرے قبائل عرب کیطرح کمزور نہ سمجھو۔ میں ایسا مقابلہ کرونگا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائیگا۔ میں نے جواب دیا۔ بہت اچھا۔ میں کل روانہ ہو جاؤنگا۔ جب اُسکو میری روانگی کا یقین ہو گیا تو اپنے بھائی سے تخلیہ کیا اُسنے کہا۔ اُسکی وسیع سلطنت کے مقابلہ میں ہماری کیا ہستی ہے جس ریاست کی طرف اُس نے سفیر بھیجے ہیں سب نے اُسکی اطاعت قبول کر لی ہے۔ دوسرے روز علی الصباح اُسنے آدمی

بھیجکر مجھکو طلب کیا۔ میرے پہنچتے ہی اُسنے اور اُسکے بھائی نے اور درباریوں نے اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے مجھکو کامل اختیارات دیئے کہ میں جسطرح چاہوں ریاست مذکور میں اسلامی احکام نافذ کروں۔ اور لوگوں سے آزادی کے ساتھ زکوٰۃ وصول کروں۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیطؓ بن عمرو عامری کو اپنا سفیر مقرر کرکے ہوذہ صاحب یمامہ کے پاس بھیجا۔ یہ نصرانی تھا۔ حضرت سلیطؓ نے جب حضورؐ کا فرمان پیش کیا تو سخت برہم ہوا۔ اور یہ جواب لکھا۔ عرب مجھسے خوف کھاتے ہیں میں معمولی ہستی نہیں۔ ہاں اگر تم مجھکو اپنی سلطنت کا ایک حصہ حوالہ کرو تو میں اسلام قبول کرنے کو طیار ہوں۔ حضورؐ نے یہ جواب دیکھکر ارشاد فرمایا میں اُسکو ایک انگلی کے برابر زمین دینے کو طیار نہیں۔ وہ ہلاک ہوجائیگا اسکی سلطنت اُسکے ہاتھ سے گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے فارغ ہوکر مدینہ تشریف لائے تو حضرت جبریلؑ تشریف لائے اور حضورؐ کو مطلع کیا۔ ہوذہ مرگیا۔ حضورؐ نے مسلمانوں سے فرمایا۔ یمامہ سے عنقریب ایک کذاب ظاہر ہوگا۔ جو نبوۃ کا دعوٰی کرے گا اور میرے بعد صحابہ کرام اُسکو قتل کرکے فی النار دالسقر کرینگے۔ ایسا ہی ہوا اور مسیلمہ کذاب ایک خونریز لڑائی کے بعد مارا گیا۔

(زاد المعاد صفحات از ۵۶ تا ۵۹ جلد ۲)

حجۃ الوداع اور آپکے آخری ایام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس ذیقعدہ کو مدینہ سے حجۃ الوداع کیلئے روانہ ہوئے اور حضرت ابو دجانہؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا حضورؐ نے قربانی کے جانوروں میں ایک گائے بھی ذبح کی اور لوگوں کو احکام حج بھی سکھائے یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

مسلمانو! آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تمکو پوری کردی اور تمہارے لئے میں نے دین اسلام پسند کیا۔

یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا۔ کمال کے بعد نقصان شروع ہوتا ہے (ہر کمالے را زوالے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونے والے ہیں۔ یہاں حضورؐ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا۔ جسمیں آپنے فرمایا۔ مسلمانو! میری بات سنو۔ کیونکہ میں شاید اس

سال کے بعد تم سے ملاقات نہیں کر سکوں گا۔ مسلمانو! تم مسلمانوں کیلئے آپسمیں خون گرانا اور ایک دوسرے کا مال غصب کرنا قیامت تک اسیطرح حرام ہے جسطرح اس شہر مقدس میں خونریزی کرنا حرام ہے تم عنقریب اپنے رب کے سامنے پیش ہونے والے ہو، وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ میں نے خدا کے احکام تم تک پہنچا دیئے اگر تمہارے پاس کسی کی امانت موجود ہے تو فوراً ادا کردو۔ سنو! ہر قسم کا سودی کاروبار حرام ہے لیکن تم اپنا اصل مال لے سکتے ہو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم ہو۔ سنو! شیطان جزیرۃ العرب میں بت پرستی سے مایوس ہو گیا ہے لیکن مسلمانوں کو آپسمیں لڑوانا اسکا شیوہ ہے۔ سنو! عورتوں پر تمہارے حق ہیں اور تم پر اُن کے حق ہیں۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ کسی سے بدکاری نکریں اگر وہ ایسا کریں تو تم انکو چھوڑ سکتے ہو۔ اور انکو مار سکتے ہو۔ اگر وہ باز آجائیں تو بدستور سابق انکو نان اور پہننے کو کپڑا دو۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔ وہ تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں۔ خدا کے کلمات (خطبۂ نکاح) پڑھکر تم نے انکو اپنے لئے حلال کیا ہے۔ مسلمانو! میری یہ نصیحتیں سمجھو۔ مینے خدا کے احکام تم تک پہنچا دیئے۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر تم اسکو مضبوطی سے پکڑو تو کبھی گمراہ نہ ہو۔ اللہ کی کتاب اور اُسکے نبی کی سنت حدیث۔ مسلمانو! میری باتیں سنو۔ یاد رکھو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی مسلمان بھائی کا مال غصب کرنا حرام ہے۔ مگر وہ جو خوشی سے دے۔ سو تم آپسمیں ایکدوسرے پر ظلم نکرو۔ یا اللہ مینے یہ احکام پہنچا دیئے۔ مسلمانوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ اے اللہ انہوں نے تیرے احکام ہم تک پہنچا دیئے حضورؐ نے فرمایا۔ یا اللہ تو گواہ رہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں یہ خطبہ دے رہے تھے اور حضرت ربیعہ بن امیہ بن خلف حضورؐ کے الفاظ عام مسلمانوں تک بلند آواز سے پہنچا رہے تھے۔ اس حج کو حجۃ الوداع اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ حضورؐ کا آخری حج تھا اسکے بعد حضورؐ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

(سیرۃ ابن ہشام صفحہ از ۳۸۷ تا ۳۹۲ جلد ۲) (ابو الفداء صفحہ ۱۵۱ جلد اول)

سنہ ۱۱ھ

مرض وفات کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے کہ

حضرت زینبؓ بنت جحش کے مکان میں آپکا مرض وفات شروع ہوا حتی کہ حضرت میمونہؓ کے گھر میں زور پکڑ گیا۔ تمام بیویوں کو جمع کرکے فرمایا مجھکو اجازت دو کہ میں صرف ایک گھر میں مستقل بیٹھکر علاج کروں سب بیویوں نے خوشی سے اجازت مرحمت فرمائی کہ آپ حضرت عائشہ رضؓ کے مکان میں مستقل سکونت اختیار کریئے حضورؐ کا یہ مرض ماہ صفر کے آخر میں شروع ہوا۔

غلام زادے کو بہترین فوج کا افسر بنا کر عیسائیوں کے مقابلہ میں بھیجنا۔

حضورؐ نے اسی مرض میں حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو ایک فوج دیکر فلسطین میں عیسائیوں پر حملہ کرنے کے لیئے بھیجا۔ اس بہترین فوج میں مہاجرین اولین شامل تھے۔

قبرستان میں جاکر مسلمانوں کیلئے دعاء مغفرت کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو مویہبہؓ زمانے میں حضورؐ نے آدھی رات کو مجھے جگایا۔ فرمایا، ابو مویہبہؓ مجھکو حکم ملا ہے کہ اہل بقیع (مدینہ کا عام قبرستان) کیلئے دعاء مغفرت مانگوں تم میرے ساتھ چلو میں حضورؐ کے ساتھ ہولیا۔ جب حضورؐ قبرستان کے درمیان پہنچے تو فرمایا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْمَقَابِرِ (قبر والو تم پر خدا کی سلامتی ہو) تمکو مبارکباد دیتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کی نسبت اچھی حالت میں ہو۔ بڑے بڑے فتنے (مسلمانوں کی آپسمیں خانہ جنگیاں۔ مثلاً حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی لڑائی امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی لڑائی وغیرہ وغیرہ) اسطرح دوڑے چلے آرہے ہیں جسطرح کالی رات شام کے بعد چلی آتی ہے یہ تانتا بندھا رہیگا اور پچھلا فتنہ پہلے فتنہ سے زیادہ فسادی ہوگا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا۔ ابو مویہبہؓ میرے سامنے تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں رکھی گئیں اور ان میں ہمیشہ رہنے کا اختیار دیا گیا (یعنی حضرت سلیمانؑ کیطرح تمام دنیا پر نہایت اطمینان سے حکومت کرو) پھر میرے سامنے جنت پیش کی گئی اور خدا کی ملاقات۔ میں نے ان دونوں چیزوں میں سے صرف جنت اور خدا کی ملاقات کو پسند کیا۔ (یعنی دنیا کی سلطنت کو ٹھکرادیا) میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ پہلے دنیا کے خزانے اور اس میں ہمیشہ رہنے کو پسند کرتے پھر جب اس سے سیر ہوجاتے تو جنت کا مطالبہ کرتے حضورؐ نے جوابدیا۔ ابو مویہبہ نہیں میں نے خدا کی ملاقات اور جنت کو ترجیح دی اسکے بعد حضورؐ نے

تین دفعہ اہل بقیع کیلئے دعاء مغفرت مانگی پھر گھر تشریف لے آئے اور مرض وفات شروع ہوا۔
حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بقیع سے واپس آئے تو میرے سر میں درد تھا میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر پھٹا جاتا ہے حضورؐ نے فرمایا بلکہ میرا سر پھٹا جاتا ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرگئیں تو تمہارا کچھ نقصان نہیں میں خود تمکو نہلاؤں گا۔ اور کفن پہناؤں گا۔ اور نماز جنازہ پڑھونگا۔ پھر تمکو دفن کر دونگا میں نے جواب دیا اگر آپ پہلے وفات پا گئے تو میں مکان میں واپس آکر آپکی بیویوں کے ساتھ ماتم میں شریک ہو جاؤنگی یہ سنکر حضورؐ نے تبسم فرمایا۔ اور آپکا درد بڑھتا گیا۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ فضل رضؓ بن عباس اور علی رضؓ حضورؐ کو تھامے ہوئے لا رہے ہیں۔ اور حضورؐ کے قدم زمین سے لگ رہے ہیں اور لڑکھڑاتے ہوئے چل رہے ہیں حتیٰ کہ میرے مکان میں داخل ہوئے زبان سے ارشاد فرمایا مجھپر پانی سے بھری ہوئی سات مشکیں ڈالو تاکہ میں مسلمانوں کے مجمع عام میں شریک ہونے کا موقعہ حاصل کرسکوں میں نے حسب ارشاد آپ پر مشکیں گرائیں حتیٰ کہ حضورؐ نے اشارہ سے فرمایا بس بس اسکے بعد حضورؐ مسلمانوں کے مجمع عام مسجد میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ منبر پر بیٹھے اور آپکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی پہلے آپنے شہداء احد کیلئے دعاء مغفرت مانگی اور اُن کے لئے خوب دعاء مانگی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ (یعنی مجھ) سے کہا یا تو دنیا میں رہو یا میرے پاس چلے آؤ اُس بندہ نے خدا کے پاس جانا منظور کیا حضرت ابوبکر رضؓ سمجھ گئے اور رونا شروع کیا عرض کیا ہم اپنی جانیں اور بیٹے آپ پر قربان کرتے ہیں حضورؐ نے فرمایا ابوبکر ٹھہرو۔

حضرت ابوبکر رضؓ کی فضیلت

پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اس مسجد النبیؐ کے اردگرد تمام مکانوں کے دروازے بند کردو۔ صرف ابوبکر رضؓ کے مکان کا دروازہ کھلا رہنے دو کیونکہ میرے نزدیک ابوبکر رضؓ سے زیادہ کسی کو فضیلت نہیں اسکا مجھپر احسان بھی ہے میں اگر کسیکو دوست بنانا چاہتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی بھائی چارہ اس سے زیادہ بافضیلت ہے حتیٰ کہ ہم دونوں خدا کے سامنے ملاقات کریں۔

عیسائیوں کے ساتھ جہاد کرنیکی بیقراری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ حضرت اسامہ رضؓ کی فوج لیجانے میں دیر کیجارہی ہے اور بعض اشخاص شاکی ہیں کہ مہاجرین و انصار کے بہترین افراد پر ایک غلام کو افسر بنا دیا ہے

حضورؐ سر پر پٹی باندھے ہوئے مسجد النبیؐ میں تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر فرمایا خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اسامہ کی فوج کو جلدی بھیجو مجھے معلوم ہے کہ تم اسکی امارۃ پر اعتراض کر رہے ہو۔ اس سے پہلے بھی تم نے اسکے باپ کی امارۃ پر اعتراض کیا تھا خدا کی قسم اسامہ اس امارۃ کا اسی طرح مستحق ہے جسطرح اسکا باپ (حضرت زید رضؓ بن حارثہ) اس امارۃ کا مستحق تھا یہ کہکر حضورؐ منبر سے نیچے اتر آئے اور لوگ جلدی جلدی فوجی طیاریوں میں مصروف ہو گئے اور حضرت اسامہ رضؓ جلدی سے اپنی نامکمل فوج لیکر مدینہ سے باہر آئے حتی کہ ایک فرسخ کے فاصلہ پر مقام جرف میں نزول فرما ہوئے وہاں اپنا خیمہ نصب کیا تاکہ فوج کا بقیہ حصہ جلدی سے مدینہ آکر شامل ہو جائے اور حضورؐ کا مرض بڑھتا گیا حضرت اسامہ رضؓ فرماتے ہیں یہ سُن کر میں واپس مدینہ چلا آیا۔ اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ مرض کی شدّت سے بول نہیں سکتے تھے میں نے دیکھا کہ حضورؐ نے میرے لئے خدا سے دعاء مانگی۔

انصار کے متعلق ہدایت

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں۔ حضورؐ اپنے مرض وفات میں اخیر دفعہ منبر پر بیٹھے آپکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی فرمایا لوگو میرے پاس جمع ہو جاؤ۔ فوراً سب جمع ہو گئے۔ حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ اور مسلمان بڑھتے جائینگے۔ مگر انصار گھٹتے جائینگے میں مسلمان حکام کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے حسنات اور نیک مشورے صدقِ دل سے قبول کریں اور اُن کے قصور اور جرموں سے چشم پوشی کریں۔ مہاجرین سے فرمایا یہ انصار میرا وہ مخصوص صندوق ہیں جس سے میں نے پناہ حاصل کی۔

جماعت میں شامل ہونے کی کوشش

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز اپنے مرض وفات میں دریافت کیا۔ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہمنے عرض کیا۔ جی نہیں۔ سب آپکے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی ڈالو۔ ہمنے حکم کی تعمیل کی حضورؐ نے غسل کیا۔ جب اٹھنے لگے تو پھر بیہوشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو دریافت فرمایا۔ جماعت ہو گئی۔ ہمنے عرض کیا۔ جی نہیں۔ سب آپکے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ فرمایا۔ لگن میں میرے لئے پانی ڈالو ہمنے تعمیل کی حضورؐ نے غسل کیا جب اٹھنے لگے تو پھر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو دریافت فرمایا۔ نماز ہو گئی۔ میں نے عرض کیا۔ جی نہیں۔ لوگ آپکے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ فرمایا۔ اچھا لگن میں پانی ڈال رکھو۔

حضورؐ بیٹھے غسل کیا جب اُٹھنے لگے تو پھر بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو فرمایا۔ جماعت ہو گئی ہمنے عرض کیا جی نہیں حضورؐ لوگ آپکے انتظار میں ہیں۔ فرمایا لگن میں پانی ڈالو۔ آپ بیٹھے غسل کیا۔ اُٹھنے لگے تو پھر بیہوشی طاری ہو گئی۔ ہوش آیا تو فرمایا لوگ نماز پڑھ چکے۔ میں نے عرض کیا جی نہیں حضورؐ لوگ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آپکے انتظار میں بیٹھے ہیں حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیغام بھیجا۔ تم نماز پڑھاؤ۔ حضورؐ کا قاصد اُنکے پاس آیا اور عرض کیا حضورؐ حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکرؓ تو بہت رقیق القلب تھے (نماز میں خوب روتے تھے) انہوں نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ تم امام بنو حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ نہیں آپ سب سے زیادہ اسکے مستحق ہیں حسب ارشاد حضرت ابوبکرؓ ان ایام میں امام بنے رہے پھر حضورؐ کو کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ آپ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ حضورؐ کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ مصلے سے پیچھے ہٹنے لگے۔ حضورؐ نے اشارہ کیا مت پیچھے ہٹو۔ مجھکو ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ حضورؐ نے بیٹھکر نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۸۱)

جماعت کو دیکھکر خوش ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں دوشنبہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ اُس روز مسلمان صبح کی نماز جماعت سے پڑھ رہے تھے حضورؐ گھر سے نکلکر دروازہ پر آئے اور پردہ اُٹھاکر مسلمانوں کو دیکھا حضورؐ کی آمد دیکھکر خوشی میں مسلمان نماز چھوڑنے لگے۔ حضورؐ نے اشارہ کیا۔ نماز نہ چھوڑو۔ اپنی نماز ادا کرو مسلمانوں کی جماعت دیکھکر حضورؐ بہت خوش ہوئے اور آپ کے چہرے سے سرور نمایاں ہوا پھر واپس اپنے بستر پر چلے آئے۔

جس روز حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھکر نماز ادا کی تھی تو آپنے سلام پھیر کر مسلمانوں سے متوجہ ہوکر بلند آواز سے فرمایا۔ دوزخ کی آگ بہت بھڑک رہی ہے اور اندھیری رات کیطرح فتنے (مسلمانوں کی خانہ جنگیاں) چلے آرہے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانیکا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مرگ پر تھے۔ نماز کا وقت آگیا حضورؐ کو مطلع کیا گیا۔ فرمایا ابوبکر نماز پڑھائیں ہمنے عرض کیا۔ ابوبکر بہت رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کے مصلے پر کھڑے ہوں گے تو نماز نہ پڑھا سکینگے (یعنی زار زار رونے لگیں گے)

حضور نے جواب دیا۔ ابوبکر ہی نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر بھی کلمات اعادہ کئے حضور نے پھر بھی ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ ابوبکر ہی نماز پڑھائیں۔ تم ان عورتوں کی طرح ہو جو حضرت یوسف پر فریفتہ تھیں ابوبکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں جسب ارشاد حضرت ابوبکر مصلے پر آئے اور امام بنے۔ دفعتہً حضور کو اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس ہوئی حضرت عباس اور حضرت علی کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے تکلیف کیوجہ سے لڑکھڑا رہے تھے حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے حضور نے ایماء کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو حضور ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۸۷)

دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ میں نے حضرت حفصہ (حضور کی بیوی اور حضرت عمر کی صاحبزادی) سے کہا تم حضور سے کہو ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپکے مصلی پر کھڑے ہوں گے۔ تو (رونے کیوجہ سے) نماز نہ پڑھا سکینگے حضرت عمر کو حکم دیجئے کہ وہ امام بنیں۔ حضرت حفصہ نے حضور سے یہ کلمات عرض کئے حضور نے ڈانٹ دیا۔ فرمایا تم اُن عورتوں کیطرح ہو جو حضرت یوسف پر فریفتہ تھیں۔ ابوبکر ہی نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے اپنی سوکن حضرت عائشہ سے کہا۔ تمنے میرے ساتھ کبھی بھلائی نہیں کی۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۸۰)

آخری دن

دوشنبہ کو حضرت ابوبکر فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ دفعتہً حضور نے حجرۂ عائشہ کا پردہ اُٹھایا۔ مسلمانوں کو صف بستہ اور نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر حضور نے تبسم فرمایا۔ حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے۔ اس خیال سے کہ حضور نماز کیلئے تشریف لانیوالے ہیں مسلمان بھی حضور کا چہرہ مبارک دیکھکر خوش ہوئے حضور نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ تم اپنی نماز پوری کرلو۔ یہ فرماکر حضور حجرہ میں تشریف لیگئے اور پھر پردہ چھوڑ دیا۔ یہ حضور کے انتقال کا آخری دن ہے۔

(بخاری صفحہ ۱۳۳ جلد اول)

حضور کی قبر کو سجدہ کرنے کی ممانعت

حضرت عائشہ و حضرت عبداللہ بن عباس کا متفقہ ارشاد ہے حضور صلعم اپنے چہرے کو اپنے کالے کمبل سے ڈھانک لیا کرتے تھے جب اس سے تکلیف ہوتی تو اپنا چہرہ کھول لیا کرتے ارشاد فرماتے۔ یہود اور عیسائیوں پر خدا کی لعنت اسلئے کہ وہ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ کرتے تھے۔ حضور یہ کلمات اسلئے ارشاد فرماتے کہ مسلمان بھی میری

قبر کو سجدہ نہ کرنے لگیں۔ (بخاری صفحہ ۵۶ جلد اول)

وصیت لکھنے کا ارادہ جب حضورؐ کا مرض اشتداد کر گیا تو فرمایا قلم دوات اور کاغذ لاؤ میں وصیت لکھ جاؤں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اس کے بعد مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ کر چلے جاؤ۔ نبی کے پاس جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ (ابو الفدا صفحہ ۱۵۱ جلد اول)

معوذات پڑھ کر پھونکنا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ اپنے مرض وفات میں معوذات (قرآن مجید کی آخری صورتیں قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے نفس پر خود پھونکتے۔ جب آپ بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو میں یہ سورتیں پڑھ کر حضورؐ پر پھونکتی اور آپ کے ہاتھ کو آپکے بدن پر ملتی تاکہ ان سورتوں کی برکت سب جگہ پہنچ جائے (صحیح بخاری صفحہ ۱۱ جلد ۴)

آخری لمحے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰنؓ ایک مسواک لیکر گھر میں داخل ہوئے حضورؐ نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لیکر اپنے منہ میں رکھی اور اسکو خوب چبایا پھر حضورؐ کے منہ میں دے دی۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۱۷ جلد ۲)

حضرت عائشہؓ نے ایک موٹا کمبل نکالکر دکھایا۔ فرمایا اس کمبل میں حضورؐ کی روح قبض ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۱۰ جلد ۲)

فرماتی ہیں۔ حضورؐ کا سر مبارک میری گود میں تھا اور آپکی زبان سے یہ دعا نکل رہی تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ۔ یا اللہ تو مجھکو بخش مجھپر رحم کر اور مجھکو میرے رفیق (جنت الفردوس) تک پہنچا دے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۶ جلد ۴)

فرماتی ہیں حضورؐ کے سامنے کوزۂ آب رکھا ہوا تھا۔ حضورؐ پانی میں ہاتھ ڈالتے اور اپنے منہ پر ملتے اور زبان سے یہ ارشاد فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ موت سے پہلے کئی دفعہ بیہوشی طاری ہو جاتی۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر یہ کہتے یا اللہ جنت الفردوس میں پہنچا دے اس حالت میں آپ کی روح قبض ہو گئی اور ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے (صحیح بخاری صفحہ ۸۱ جلد ۴)

آخری سانس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں برابر مسلمانوں کو نماز پڑھاتے جب مرض وفات زور پکڑ گیا تو تین دن تک نماز نہ پڑھا سکے فرمایا ابوبکرؓ کو کہدو

کہ وہ نماز پڑھا ئیں۔ مرض بڑھتا گیا حتیٰ کہ آپ نے بروز دوشنبہ چاشت کے وقت (سورج نکلنے کے بعد بعض مؤرخ کہتے ہیں۔ دوپہر کو انتقال فرمایا حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں حضورؐ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ آپکے پاس ایک کوزہ آب رکھا ہوا تھا آپ اُس میں ہاتھ ڈالکر پانی اپنے مُنہ پر ملتے زبان سے ارشاد فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۔ یا اللہ موت کی تکلیفوں میں میری امانت کر۔

یہ کہکر حضورؐ کا سر مبارک میری گود میں بھاری ہو گیا میں نے آپکے چہرہ کیطرف دیکھا تو آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آپ یہ کہہ رہے تھے۔

بَلِ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى ۔ بلکہ مجھکو جنت الفردوس میں۔

آپ کی روح قبض ہو گئی اور میں نے آپکا سر مبارک تکیہ پر رکھ دیا۔ اور میں کھڑی ہو کر دوسری عورتوں کے ساتھ ماتم میں شامل ہو گئی۔ حضورؐ کی وفات بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی اس روایت کے مطابق آپکی وفات آپکی ولادۃ والے دن ہوئی

(ابوالفداء صفحہ ۱۵۲ جلد اول)

حضرت عائشہ رضؓ سے عرض کیا گیا۔ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ وصی ہیں حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا۔ حضورؐ نے میری گود میں انتقال فرمایا۔ حضورؐ نے حضرت علی رضؓ کے متعلق کب وصیت کی۔

(صحیح بخاری صفحہ ۷۸ جلد ۲)

حضورؐ نے کیا چھوڑا

حضورؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی نقدی چھوڑی نہ کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی۔ صرف ایک سفید خچر چند ہتھیار اور کچھ زمین جسکو آپ اپنی زندگی میں راہِ خدا میں صدقہ کر چکے تھے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۷۸ جلد ۲)

حضورؐ کا کفن

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں حضورؐ روئی سے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفنائے گئے یہ کپڑے یمن کے مشہور قصبہ سحول کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں نہ کوئی قمیص تھی اور نہ عمامہ (پگڑی) (صحیح بخاری صفحہ ۱۴۰ جلد اول)

حضورؐ کے آخری الفاظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری الفاظ یہ تھے۔

لا يترك بجزيرة العرب دينان ۔ جزیرۂ عرب میں دو مذہب ایک جگہ نہ رہنا چاہئیں (یعنی صرف ایک اسلام ہونا چاہیے باقی سب مذہب مٹا دیئے جائیں یہودیت۔ عیسائیت۔ مجوسیت۔ اور بُت پرستی) (سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۴۴ جلد ۲)

حضورؐ کی روح قبض ہونے ہی سقیفہ کا واقعہ پیش آیا جسکو ہم حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ اس مصیبت میں دفن تک حضورؐ کا جنازہ پڑا رہا بالآخر حبیب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اجتماع اسلامیاں کر دیا تو چہارشنبہ کی رات کو حضورؐ دفنائے گئے غسل میں حضرت علیؓ عباسؓ فضل قثم (یہ دونوں حضرت عباسؓ کے صاحبزادے ہیں) اسامہؓ بن زیدؓ شقرانؓ (حضورؐ کے آزاد کردہ غلام) شریک تھے حضرت عباسؓ اور آپکے دونوں صاحبزادے حضورؐ کے جسم مبارک کو الٹ پلٹ کرتے حضرت اسامہؓ اور شقرانؓ پانی ڈالتے اور حضرت علیؓ قمیص سمیت بدن پہ غسل دیتے وقت آپکی قمیص نہیں اتاری گئی حضرت علیؓ غسل دیتے وقت یہ کہتے ۔

بابی انت وامی طبت حیا و میتا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی خوش رہے ۔

حضورؐ کو اپنے ہی حجرہ میں اپنی چارپائی کے نیچے دفنا دیا گیا حضرت ابوطلحہ انصاریؓ نے قبر کھودی حضرت علیؓ فضل اور قثم نے قبر میں اتر کر حضورؐ کے جسم مبارک کو رکھا ۔ حضورؐ کی عمر تریسٹھ سال اور کچھ مہینے تھی۔ (ابوالفداء صفحہ ۱۵۲ جلد اول)

اناللہ وانا الیہ راجعون

دیگر واقعات اسود عنسی نے یمن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے فیروز دیلمی نے حضورؐ کی وفات سے دو روز پہلے رات کے وقت اسکو قتل کر دیا۔ یہ خبر سنکر حضورؐ نے فرمایا فیروز نے اسکو قتل کر کے خدا کو راضی کر لیا۔ (خازن صفحہ ۲۵ جلد ۲)

مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قبیلہ بنو حنیفہ نے اسکی اطاعت قبول کر لی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد مبارک میں ایک خونریز جنگ کے بعد وحشی نے اسکو قتل کر دیا۔ وحشی کہتے ہیں میں نے ایک بہترین شخص حضرت حمزہؓ (حضورؐ کے چچا) کو شہید کیا (اسکے معاوضہ میں مسلمان ہونے کے بعد) ایک بدترین شخص مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ (خازن صفحہ ۲۵ جلد ۲)

حضورؐ کی اولاد قاسمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام سے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی کنیت کی دو قسمیں ہیں جسمانی باپ اپنے بیٹے کے نام سے مشہور ہو مثلاً

ایک شخص کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے باپ اس نام سے مشہور ہوگا ابو عبدالرحمٰن غیر جسمانی مثلاً ایک شخص فصاحت و بلاغت میں مشہور ہے وہ اپنا نام ابوالفصاحت ابوالبلاغت۔ ابوالکلام (کلام کا باپ) رکھتا ہے ایک شخص ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے وہ اپنا نام ابوالفرح (خوشی کا باپ) رکھتا ہے۔ مترجم) بچپن ہی میں انتقال فرمایا تھا بڑے شریف تھے۔ حضرت زینب رضی یہ قاسم رضی سے بڑی تھیں۔ حضرت رقیہ رضی۔ حضرت ام کلثوم رضی۔ حضرت فاطمہ رضی۔ حضرت عبداللہ طیب و طاہر انکے دو لقب ہیں یہ سب چھ اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی تھی۔ سنہ ۸ھ آپکی قبطی مصری لونڈی حضرت ماریہ رضی سے حضرت ابراہیم رضی پیدا ہوئے۔ حضور صلعم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی نے انکی ولادت کی خوشخبری سنائی آپنے اس مسرت کے معاوضہ میں انکو ایک غلام عطا فرمایا حضرت ابراہیم رضی دودھ پینے کی حالت میں انتقال فرما گئے۔

حضور صلعم کے چچا حضرت حمزہ رضی اسد اللہ (اللہ کے شیر) اور سید الشہداء (شہیدوں کے سردار) انکے دو لقب ہیں۔ حضرت حمزہ رضی کے والد کا نام عبدالمطلب ہے حضرت عباس رضی۔ ابو طالب انکا نام عبد مناف ہے۔ ابو لہب اسکا نام عبدالعزیٰ ہے یہ حضور صلعم کا سخت ترین دشمن تھا۔ زبیر۔ عبدالکعبہ۔ ان میں صرف حضرت حمزہ رضی اور حضرت عباس رضی مسلمان ہوئے تھے حضرت عباس رضی کی اولاد دنیا میں بہت پھیلی حتیٰ کہ مامون خلیفہ عباسی کے عہد میں انکی کل تعداد چھ لاکھ تھی۔

پھوپھیاں حضرت صفیہ (حضرت زبیر رضی بن عوام کی والدہ ماجدہ) عاتکہ۔ برہ۔ اروی۔ امیمہ ام حکیم۔ بیضاء۔ ان میں صرف حضرت صفیہ رضی مسلمان ہوئی تھیں۔

ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ذکر کرنے سے پہلے یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ خبیث عیسائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویاں بہت تھیں اسکا جواب یہ ہے کہ حضور صلعم نے عمر بھر صرف ایک کنواری لڑکی سے شادی کی (حضرت عائشہ رضی) باقی سب شادیاں سیاسی نوعیت کی تھیں اور سب بیوہ تھیں۔ بھلا آپ خود سوچیں کہ بیوہ عورتوں سے شادیاں کرنے والا شہوت پرست کہلا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے دوستی کا انتہائی درجہ رشتہ داری کا قیام ہے حضور صلعم کی گردن پر اشاعت اسلام جیسا بوجھ تھا۔ آپ نے اسکو ہلکا کرنے اور قبائل عرب کو زیر کرنے اور مختلف سرداروں کو اپنے ماتحت کرنے کیلئے شادیوں کا سلسلہ قائم کیا۔ اکبر شاہ مفتد کے متعلق کہا جاتا ہے

کہ اُسنے راجپوتوں کو زیر کرنے کیلئے اُن سے رشتہ داری کا سلسلہ قائم کیا۔ میں نے لکھا ہے کہ حضورؐ کی ایک کے علاوہ سب شادیاں سیاسی نوعیت کی تھیں ہم صرف دو شادیوں پر روشنی ڈالتے ہیں باقی شادیوں پر آپ قیاس کر لیں۔ امیر معاویہ رضؓ کے والد ابو سفیان بن حرب حضورؐ کے سخت ترین دشمن تھے۔ شروع اسلام میں انکا داماد مسلمان ہو کر حبشہ میں ہجرت کر کے چلا گیا۔ وہاں عیسائی بنگیا۔ اسکی بیوی بھی اُسکے ہمراہ تھی۔ مذہب تبدیل کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ حضورؐ نے شاہ حبشہ جو مسلمان تھا کی معرفت ام حبیبہؓ (ابو سفیان کی بیٹی) سے شادی کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ شادی ہو گئی۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ابو سفیان کو جھکنا پڑا۔ حضرت صفیہؓ بنت حیی یہ قبیلۂ بنی نضیر کے سردار کی بیٹی تھی۔ قیدیوں میں یہ بھی پکڑی گئیں انکا باپ حضرت ہارونؑ کے خاندان سے یہودی تھا۔ ایک مسلمان نے قیدیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور میں یہ عورت لے لوں حضورؐ نے فرمایا۔ لے لو۔ دوسرے شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضورؐ آپکو معلوم ہے کہ یہ خاتون کون ہے؟ یہ قبیلۂ بنی نضیر کے سردار کی بیٹی ہے یہ آپکے لئے موزوں تھی (تاکہ اس عورت کو خیال رہے کہ میں بحالت جاہلیت بادشاہ کی بیٹی تھی اور بحالت اسلام بادشاہ کی ملکہ بنی) حضورؐ نے اُس مسلمان کو بُلا کر کہا تم یہ عورت چھوڑ دو دوسری منتخب کر لو۔ اُسنے سر تسلیم خم کیا اور حضورؐ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا۔ پھر اُن سے نکاح کر لیا۔ تم خود انصاف کرو کہ یہ شادی شہوت پرستانہ ہے۔ اگر حضورؐ شہوت پرست ہوتے تو پہلے ہی اس خاتون پر ہاتھ ڈالتے اور آزاد کرنے کی ضرورت بھی نہ ہوتی۔ لیکن آپنے ایسا نہیں کیا۔ پہلے اسکو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تاکہ یہ قبیلۂ بنی نضیر مسلمان ہو جائے۔ اب ہم حضورؐ کی ازواج مطہرات کے نام مع تفصیل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبرٰی رضی اللہ عنہا یہ حضورؐ کے خاندانِ قریش سے ہیں۔ نبوۃ سے پہلے آپنے اُن سے نکاح کیا۔ اُس وقت اُن کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ نے اُنکی زندگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔ جب یہ انتقال فرما گئیں۔ تب دوسری عورتوں سے نکاح کیا۔ حضرت ابراہیمؓ کے علاوہ کل اولاد انکے بطن سے تھی یہ حضورؐ کی بڑی خدمت گذار وفادار مونس و غمخوار غرض ہر طرح سے ہمدرد تھیں۔ انہوں نے اپنا نفس اور کل مال حضورؐ پر قربان کر دیا اس سے بڑھکر انکی تعریف اور کیا ہو گی کہ اللہ تعالٰی نے حضرت جبریلؑ کی معرفت انکو اپنا سلام بھیجا۔

ہجرت سے تین سال پہلے وفات پائی ان کے بعد حضورؐ نے حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے نکاح کیا یہ بھی حضورؐ کے خاندان سے ہیں انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو عنایت کر دی۔ کتنی (حضورؐ کی نو بیویاں تھیں آپ باری باری سے سب کے پاس جاتے جب حضرت سودہؓ عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو عنایت کر دی) حضرت عائشہؓ صدیقہ یہ حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ یہ حضورؐ کی بہت محبوب تھیں اللہ تعالیٰ نے انکی شان میں قرآن مجید میں پورا ایک رکوع بیان کیا۔ نکاح سے پہلے حضرت جبریلؑ نے انکو ایک ریشم میں رکھکر حضورؐ کو دکھلایا۔ اور کہا یہ آپکی بیوی ہیں۔ آپ شوال میں ان سے نکاح کرینگے۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ برس تھی نو برس کی عمر میں الوداع ہوئی ماہ شوال سنہ ھ میں صرف یہی ایک باکرہ لڑکی ہیں جنسے آپنے نکاح کیا۔ باقی سب بیویاں بیوہ تھیں یہ ساری امت میں قیامت تک کل عورتوں میں سب سے زیادہ عالم فاضل ہیں بڑے بڑے صحابۂ کرام ان کے سامنے پردہ کے پیچھے زانوئے شاگردی تہ کر کے سبق لیتے اور درس حاصل کرتے۔ حضرت حفصہؓ یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ نکاح کے دو ماہ بعد انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام سلمہؓ سب بیویوں میں سے پیچھے انہوں نے انتقال فرمایا۔ ان کے پہلے خاوند حضرت ابوسلمہؓ کے انتقال فرمانے کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلمہؓ ہی نے حضورؐ کا یہ نکاح کرایا۔ وہی ذریعہ اور واسطہ تھے۔ دوسری روایت میں ہے جب حضرت ام سلمہؓ کی عدت پوری ہوئی۔ تو حضورؐ نے انکے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے فرمایا۔ اس وقت میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے عمرؓ تم اٹھو اور میرے نکاح کی رسومات ادا کرو۔ حضرت عمروؓ ان کے چچازاد بیٹے تھے۔ حضرت زینبؓ بنت جحش انہی کے شان میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا۔ پھر جب حضرت زیدؓ انسے بے تعلقی کر چکے۔ یعنی طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہو گئی تو ہم نے تمہارے ساتھ انکا نکاح کر دیا اسی واسطے یہ اپنی سوکنوں پر فخر کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے رشتہ داروں نے کیا ہے مگر میرا نکاح خدا نے سات آسمانوں سے اوپر ہی کر دیا ہے ان کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی طرف سے ولی تھے حضرت عمرؓ کی خلافت میں انہوں نے [illegible] انتقال فرمایا۔ پہلے یہ حضورؐ کے متبنّٰی حضرت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں تھیں جب انہوں نے طلاق دیدی تو عد

حضورؐ سے انکا نکاح کر دیا تاکہ امت میں یہ طریقہ رائج پائے کہ مسلمان اپنے متبنّٰی کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے۔ حضرت جویریہؓ یہ بنت حارث یہ بنی المصطلق کی قیدیوں میں سے ہیں۔ یہ حضورؐ سے اپنی کتابت میں استعانت حاصل کی تھی۔ حضورؐ نے اپنی جیب سے اُن کی کتابت ادا کر کے اُن سے نکاح کر لیا۔ (کتابتِ غلام یہ ہے کہ آقا اپنے غلام سے کہتا ہے اگر تم مجھے اتنا روپیہ ادا کر دو تو میں تمکو آزاد کر دونگا تم یہ رقم خواہ یکمشت ادا کرو یا بالاقساط) حضرت ام حبیبہؓ یہ ابوسفیانؓ کی بیٹی اور امیر معاویہؓ کی ہمشیرہ ہیں انکا پہلا خاوند عبداللہ بن جحش ہے اُس وقت یہ دونوں مسلمان تھے اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ لیکن عبداللہ وہاں عیسائی بنگیا۔ حضرت ام حبیبہؓ بدستور اسلام پر قائم رہیں جب حضورؐ کو اسکا علم ہوا تو آپ نے نجاشی (شاہ حبشہ) کی معرفت انکے پاس پیغام نکاح بھیجا انہوں نے منظور کر لیا۔ اور نجاشی نے اپنی طرف سے چار سو اشرفیوں کا مہر دیکر حضورؐ سے نکاح غائبانہ کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے بعد ان کے والد مدینہ میں اُن کے مکان میں وارد ہوئے تو انہوں نے حضورؐ کا بچھونا لپیٹ دیا اور فرمایا تم حضورؐ کے بستر پر نہیں بیٹھ سکتے اس لئے کہ تم نجس و ناپاک ہو۔ اُس وقت ابوسفیان کافر تھے۔ حضرت صفیہؓ بنت حیی یہ قبیلہ بنی نضیر کے سردار کی بیٹی حضرت ہارونؑ کے نسل سے ہیں یہ قیدیوں میں آئی تھیں حضورؐ نے ان کو آزاد کیا اور نکاح کر لیا۔ حضرت میمونہؓ حضرت ابورافع سفیر نکاح تھے انہوں نے امیر معاویہؓ کے عہد میں انتقال کیا مقام سرف (مکہ سے چھ میل کے فاصلہ) میں اُن کی قبر ہے۔

لونڈیاں

حضورؐ کی چار لونڈیاں تھیں۔ حضرت ماریہؓ یہ ابراہیمؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ریحانہؓ ایک لونڈی جسکا نام معلوم نہیں کسی لڑائی میں حاصل ہوئی تھی اور ایک لونڈی جسکو آپ نے حضرت زینبؓ بنت جحش کو ہبہ کر دیا تھا۔

آزاد کردہ غلام

حضرت زیدؓ بن حارثہ یہ حضورؐ کے بہت ہی محبوب نظر تھے حضورؐ نے اُنکو آزاد کیا اپنا متبنّٰی بنایا اور اپنی لونڈی حضرت ام ایمنؓ سے نکاح کیا جس سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے حضرت اسلمؓ۔ حضرت ابورافعؓ حضرت ثوبانؓ حضرت ابوالبشر سلیمؓ۔ شقرانؓ یہ لقب ہے نام صالح۔ حضرت رباحؓ نوبی۔ حضرت یسار نوبی۔ مدعم۔ کرکرہ نوبی یہ غلام حضورؐ کا بوجہ سواری پر رکھنے اور خیبر کی لڑائی میں سواری کی باگ تھامنے پر متعین تھے۔ صحیح بخاری میں ہے اس لڑائی میں اس نے غنیمت سے ایک چھوٹا کمبل چرایا تھا۔ کافروں کے ہاتھ سے مارا گیا حضورؐ نے فرمایا۔ اس کمبل کی چوری کیوجہ سے

دوزخ کی آگ اسپر شعلہ مار رہی ہے۔ موطا میں ہے جسنے کمبل چرایا تھا اس غلام کا نام مدعم ہے
مدعم اور کرکرہ دونوں خیبر کی لڑائی میں مارے گئے تھے۔ انجشہ[11] حادی۔ سفینہ[12] بن فروخ اسکا
نام مہران تھا حضور نے دوبارہ اسکا نام سفینہ تجویز کیا کیونکہ لوگ سفر میں اس سے اپنا اسباب
اٹھواتے تھے سفینہ کے معنے ہیں بوجھ اٹھانے والی کشتی۔ انیسہ[13] انکی کنیت ابو مشروح ہے افلح[14]
عبیدہ[15]۔ طہمان[16] کہا جاتا ہے اسکا دوسرا نام کیسان ہے۔ ذکوان[17]۔ مہران[18]۔ مروان[19]۔ حنین[20]۔ ابہر[21]۔ سندر
فضالہ[22] یمانی۔ بالور خصی[23]۔ واقد[24]۔ ابو واقد[25]۔ قسام[26]۔ ابو عسیب[27]۔ ابو مویہبہ[28]۔

آزاد کردہ لونڈیاں

سلمیٰ[1]۔ ام رافع[2]۔ میمونہ بنت سعد[3]۔ خضیرہ[4]۔ رضوٰی[5]۔ ربیحہ[6]۔ ام ضمیر[7]
میمونہ[8] بنت ابی عسیب۔ ماریہ[9]۔ ریحانہ[10]۔

خدام (خادم کی جمع) حضرت انس[1] رض بن مالک گھر کا کام کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ[2] رض بن
مسعود حضور کی مسواک رکھنے اور جوتی اٹھانے کی خدمت پر مامور تھے[3] حضرت
عقبہ رض بن عامر حضور کا خچر کھینچنے پر مقرر تھے۔ حضرت[4] اسلع بن شریک سواری پر متعین تھے
حضرت[5] بلال رض بن رباح مؤذن تھے۔ حضرت[6] سعد رض حضرت صدیق رض کا عطیہ تھے[7] حضرت
ابوذر غفاری رض حضرت ایمن رض بن عبید اور انکی والدہ ام ایمن حضور کا پانی رکھتے و دیگر حوائج
ضروریہ پر متعین تھے۔

کاتب (منشی) حضرت ابوبکر[1] رض حضرت عمر[2] رض حضرت عثمان[3] رض حضرت علی[4] رض حضرت زبیر[5] رض۔
حضرت عامر[6] رض بن فہیرہ۔ حضرت[7] عمرو رض بن عاص۔ حضرت ابی[8] بن کعب رض۔ حضرت عبد اللہ[9] رض
بن ارقم۔ حضرت ثابت[10] رض بن قیس۔ حضرت[11] حنظلہ رض بن ربیع۔ حضرت[12] مغیرہ رض بن شعبہ حضرت[13] عبد اللہ رض
بن رواحہ۔ حضرت خالد[14] رض بن ولید۔ حضرت خالد[15] رض بن سعید۔ کہا جاتا ہے یہ سب سے پہلے کاتب ہیں
حضرت امیر معاویہ[16] رض بن ابی سفیان۔ حضرت زید[17] رض بن ثابت یہ خاص طور پر اسی کام پر متعین تھے۔

سفیر صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اسلامیہ کی وسعت کا کام
شروع کیا۔ اور دنیا کے چھوٹے بڑے بادشاہوں کو اشاعت اسلام کیلئے لکھا۔ آپ نے[1]
اس کام کے لئے ایک چاندی کی مہر (انگوٹھی) بنوائی اس میں تین سطریں منقش کرائیں۔ پہلی
سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول تیسری سطر میں اللہ

محمد رسول اللہ

صرف ایکدن محرم سنہ ۷ھ
میں سات سفیر مختلف ممالک کیطرف بھیجے۔

حضرت عمرو رض بن امیہ انکو شاہ حبشہ نجاشی کیطرف بھیجا۔ نجاشی کا پورا نام اصحمہ بن ابجر ہے

عربی میں اصحمہ کے معنے عطیہ کے ہیں اُسنے حضور کے فرمان کی تعظیم کی اور اسلام قبول کیا۔ مذہبًا عیسائی اور انجیل کا بڑا عالم تھا جس دن اُسنے حبشہ میں انتقال کیا تو حضورؐ نے مدینہ میں اُس کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی۔ مگر اس میں اختلاف ہے۔ محققین مورخین و محدثین ارشاد فرماتے ہیں یہ وہ نجاشی نہیں ہے جو مسلمان ہوا۔ اور حضورؐ نے اسکی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی۔ صحیح مسلم اور ابن حزم کا یہی قول ہے۔

حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی۔ یہ شاہِ قسطنطنیہ روم و شام ہرقل کے پاس بھیجے گئے ہرقل دل سے اسلام پر مائل ہو گیا۔ لیکن عملاً کوئی قدم نہیں اُٹھایا ابو حاتم و ابن حبان اپنی کتابوں میں حضرت انس رضہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من ینطلق بصحیفتی ھذہٖ الی قیصر ولہ الجنۃ۔ کون شخص میرا یہ صحیفہ قیصر کے پاس لیجاتا ہے اسکے معاوضہ میں اسکو جنت نصیب ہوگی۔

قوم سے ایک شخص نے عرض کیا۔ اگرچہ وہ اسکو قبول نہ کرے (یعنی مسلمان نہ ہو) حضورؐ نے فرمایا۔ اگرچہ وہ اسکو قبول نہ کرے تب بھی حاملِ صحیفہ ہذا کو جنت نصیب ہوگی حضرت دحیہ رضہ یہ فرمان لیکر روانہ ہوئے۔ قیصر اُس وقت بیت المقدس میں تھا۔ یہ وہاں گئے اور جرأت کرکے فرمان مذکور اُسکے بچھونے پر ڈالدیا۔ اور بھاگ کر چلے آئے۔ قیصر نے ندا دی۔ اس فرمان کو کون لایا ہے۔ وہ میرے سامنے پیش ہو۔ اسکو امن دیا جاتا ہے (اسکی جان بخشی کیجاتی ہے) حضرت دحیہ رضہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں لایا ہوں۔ اُسنے کہا جب میں محل میں پہنچوں تو تم پیش ہونا۔ جب وہ محل میں آیا تو میں پیش ہوا۔ اُس نے اسی دم محل کے دروازے بند کرادیئے پھر اُس نے یہ منادی کرائی۔ سنو قیصر نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت قبول کرلی اور عیسائیت سے دست بردار ہوگیا۔ اسی وقت مسلح لشکر نے اقدام کیا۔ قیصر نے مجھے کہا تم دیکھ رہے ہو (اگر میں اسلام قبول کرتا ہوں تو) سلطنت و مملکت میرے ہاتھ سے جاتی ہے پھر اُسنے یہ منادی کرائی۔ سنو! میں بدستور عیسائی ہوں۔ اور حضورؐ کو یہ کلمات کہے۔ میں مسلمان ہوں۔ اور کچھ اشرفیاں بھی بھیجیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ کے دشمن (قیصر) نے جھوٹ بولا ہے وہ مسلمان نہیں۔ بدستور عیسائیت پر قائم ہے۔ یہ فرما کر حضورؐ نے اس کی اشرفیاں تقسیم کردیں۔

حضرت عبداللہ رضہ بن حذافہ سہمی حضور ؐ نے انکو ایرانی بادشاہ پرویز بن ہرمز کے پاس بھیجا
اُسنے گستاخی کی اور حضور ؐ کے فرمان کو چاک کر دیا جب حضور ؐ کو یہ خبر ملی کہ اُس نے میرے
فرمان کو پھاڑ دیا ہے تو فرمایا۔
اَللّٰھُمَّ مَزِّقْ مُلْکَہٗ۔ یا اللہ تو اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔
خدا نے یہ دعا منظور فرمائی۔ اور حضرت عمر رضہ کے عہد مبارک میں لشکرِ اسلام نے
اُسکو تہ و بالا کر دیا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ۔ انکو مقوقس شاہِ مصر کے پاس بھیجا۔ مقوقس کا نام جریج
تھا۔ اُس نے سرتابی نہیں کی اور حضور ؐ کے سفیر کا استقبال کیا۔ لیکن اسلام قبول نہیں کیا۔
لیکن اُس نے کچھ تحائف بھیجے۔ جن میں یہ چیزیں شامل تھیں۔ حضرت ماریہ (لونڈی) اُن کی
دو بہنیں۔ سیرین و فیدی۔ سیرین کو حضور ؐ نے حضرت حسان رضہ بن ثابت کو ہبہ کر دیا۔ ایکہزار
مثقال سونا۔ بیس تھان مصری کپڑے کے۔ ایک خچر جسکا رنگ سفید سیاہی مائل تھا اور جسکو دُلدُل
کہتے تھے اور ایک سفید و سیاہ رنگ کا گدھا جسکا نام غفیر تھا۔ اور ایک خصی غلام جسکو مابور کہتے
تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مابور حضرت ماریہ رضہ کا چچازاد بھائی تھا۔ ایک گھوڑا جسکو ہزار کہتے ہیں شیشہ
کا آبخورہ اور شہد۔ جب یہ سب چیزیں حضور ؐ کے پاس پہنچیں تو فرمایا۔
ضَنَّ الْخَبِیْثُ بِمُلْکِہٖ وَلَا بَقَاءَ لِمُلْکِہٖ (اسلام قبول کرنے میں) اُس نے اپنا ملک نہ چھوڑنے کیلئے بُخل کیا
ہے اُسکے ملک کو بقا نہیں (عنقریب اسلامی فوجیں اسپر قبضہ کرینگی)

حضرت شجاع رضہ بن وہب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ریاست بلقاء کے حکمران
حرث بن ابی شمر غسانی کے پاس بھیجا۔ بعض مؤرخ کہتے ہیں بلکہ انکو جبلہ بن ابہم کے پاس بھیجا
تھا۔ تیسری روایت میں ہے بلکہ دونوں ریاستوں کیطرف انکو سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ چوتھی روایت
میں ہے انکو حضرت دحیہ بن خلیفہ کے ہمراہ ہرقل کے پاس بھیجا تھا۔

حضرت سلیط رضہ بن عمرو کو حضور ؐ نے یمامہ ریاست کے حکمران ہوذہ بن علی کے پاس بھیجا
تھا۔ اُس نے انکی تکریم کی۔ مذکورہ بالا اسفار کو حضور ؐ نے ایکدن میں بھیجا تھا۔

حضرت عمرو بن عاص۔ کو ذیقعدہ ۸ھ میں حضور ؐ نے عمان کے حکمران جیفر و عبد
ابنی جلندی کے پاس بھیجا تھا۔ دونوں نے سر تسلیم خم کیا اور مسلمان ہو گئے انہوں نے حضور ؐ
سے درخواست کی کہ حضرت عمرو بن عاص کو ہمارے علاقہ کا منصف و حکم بنا دیجئے۔ حضور ؐ نے

منظور فرمایا اور حضورؐ کی وفات تک حضرت عمروؓ بن عاص عمان میں مقیم رہے۔

حضرت[۸] علاءؓ بن حضرمی۔ کو حضورؐ نے بحرین کے حاکم منذر بن ساوی کے پاس بھیجا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا۔

حضرت[۹] مہاجرؓ بن امیہ کو حضورؐ نے یمن میں حرث بن عبد کلال حمیری کے پاس بھیجا۔ اُسنے جواب دیا میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔

حضرت[۱۰] ابوموسیٰ اشعریؓ و حضرت معاذؓ[۱۱] بن جبل کو حضورؐ نے سنہ ۱۰ھ ربیع الاول میں یمن میں اسلام پھیلانے کے لئے بھیجا۔ اکثر باشندے بغیر کسی لڑائی کے مسلمان ہو گئے اس کے بعد۔

حضرت[۱۲] علیؓ کو بھی اسی وسیع علاقہ میں بھیجا۔

حضرت[۱۳] جریرؓ بن عبداللہ کو ذی عمرو۔ ذی کلاع حمیری کے پاس بھیجا۔ یہ دونوں مسلمان ہو گئے۔

حضرت[۱۴] عمروؓ بن امیہ کو مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجا۔ پھر حضرت سائب بن عوام حضرت زبیرؓ کے بھائی کو بھی اسی طرف بھیجا۔ لیکن اس پر اثر نہ ہوا۔ اور اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔

فروہ[۱۵] بن عمرو جذامیؓ معان میں قیصر کیطرف سے حاکم مقرر تھا۔ حضورؐ نے اُنکے پاس اپنا سفیر بھیجا۔ اُسنے اطاعت کی۔ اور اسلام قبول کیا۔ اور مسعود بن سعد کے ذریعہ ایک سیاہ و سفید رنگ کا خچر جسکو فضہ کہتے تھے ایک گھوڑا جسکو ضرب کہتے تھے ایک گدھا جسکو عفور کہتے تھے کپڑے کے کئی تھان ایک سنہری قبا یہ سب اشیاء تحفتہً بھیجیں۔ حضورؐ نے یہ سب چیزیں قبول فرمائیں اور قاصد مسعود بن سعد کو بارہ اوقیہ دہش دیا۔

حضرت[۱۶] عیاشؓ بن ربیعہ کو حرث۔ مسروح۔ نعیم بن عبد کلال حمیری کے پاس بھیجا۔

موذن حضورؐ کے چار موذن تھے۔ دو مدینہ میں۔ حضرت[۱۷] بلالؓ بن رباح۔ حضرت عمروؓ بن ام مکتوم۔ قبا میں حضرت[۱۸] سعد قرظ جو حضرت عمار بن یاسر کے آزاد کردہ غلام تھے مکہ معظمہ میں حضرت ابو محذورہ۔ اوس بن مغیرہ یہ دوہری اذان و تکبیر کہتے تھے۔ حضرت بلالؓ کبھی دوہری اذان کہتے اور کبھی اکہری۔

امراء باذان بن ساسان۔ یہ پہلے ایرانی حکومت کیطرف سے یمن کے حاکم مقرر تھے۔ حضورؐ کے ایماء پر مسلمان ہو گئے۔ یہ اسلام کے پہلے امیر (حاکم) ہیں جو حضورؐ کیطرف سے یمن

میں مقرر کئے گئے اور باذان عجم میں پہلے بادشاہ ہیں جو مسلمان ہوئے ان کی وفات کے بعد حضورؐ نے انکے صاحبزادے شہرؓ بن باذان کو صنعا۔ اور اُسکے ملحقات کا امیر بدستور رہنے دیا۔ جب یہ قتل ہو گئے تو حضرت خالدؓ بن سعید صنعاء میں امیر مقرر کئے گئے حضورؐ نے حضرت مہاجر بن ابی امیہ کو کندہ وصدف کا حاکم مقرر کیا یہ ابھی روانہ نہیں ہوئے تھے۔ کہ حضورؐ نے انتقال فرمایا۔ بعد میں حضرت ابوبکرؓ نے انکو مرتدین کی سرکوبی کیلئے بھیجا۔

حضرت زیادؓ بن امیہ انصاری کو حضرموت کا حاکم اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کو زبید عدن۔ زمعہ اور ساحل بحر کا حاکم اعلیٰ مقرر فرمایا۔ حضرت معاذؓ بن جبل کو جند کا حاکم حضرت ابو سفیانؓ بن حرب کو نجران کا اور اُنکے صاحبزادے حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان کو تیماء کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت عتابؓ بن اسید کو مکہ معظمہ کا حاکم اور موسم حج کے کل فرائض ادا کرنے کیلئے مقرر فرمایا۔ حضرت عمروؓ بن عاص کو عمان اور اس کے ملحقات کا حاکم متعین کیا۔ اسکے علاوہ سالانہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بہت سے تحصیلدار مقرر فرمائے کیونکہ ہر قبیلہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا ایک والی مقرر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ۹ھ میں موسم حج کا امیر مقرر فرمایا۔ بعد میں ان کی اعانت کے لئے حضرت علیؓ مرتضیٰ کو بھیجا۔ حضرت صدیقؓ نے ان سے دریافت کیا۔ تمکو حضورؐ نے میرا افسر مقرر کیا ہے یا میرا ماتحت حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ حضورؐ نے مجھکو آپکا ماتحت معاون مقرر فرمایا ہے یہ اُن رافضیوں کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجکر حضرت ابوبکرؓ کو معزول کیا۔

پہرے دار

حضرت سعدؓ بن معاذ انہوں نے جنگ بدر میں عریش (چھپر) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی جبکہ حضورؐ سو گئے تھے حضرت محمدؓ بن مسلمہ احد کی لڑائی میں حضورؐ کے پاسبان تھے۔ حضرت زبیرؓ بن عوام یہ غزوہ خندق میں حضورؐ کے نگہبان تھے۔ حضرت عبادؓ بن بشر وغیرہ وغیرہ جب خدا نے یہ آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط (اللہ تمکو لوگوں (دشمنوں) سے بچائیگا) نازل ہوئی تو پہرہ اُٹھا دیا گیا۔

جلّاد

مجرموں اور ملزموں کی گردنیں مارنے کے لئے یہ اصحاب مقرر تھے حضرت علیؓ مرتضیٰ حضرت زبیرؓ بن عوام۔ حضرت مقدادؓ بن عمر۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ۔ حضرت عاصمؓ بن ثابت حضرت ضحاکؓ بن سفیان کلابی۔ حضرت قیسؓ بن سعد انصاری۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ یہ حدیبیہ میں حضورؐ کے سر پر تلوار سونت کر کھڑے تھے۔

متفرق عہدے و خدمات حضرت بلال رضؓ سرکاری اخراجات دینے پر متعین تھے۔ حضرت معیقیب رضؓ بن ابی فاطمہ درسی مہر لگانے پر۔
حضرت عبداللہ رضؓ بن مسعود مسواک رکھنے اور جوتی اٹھانے پر حضرت انس رضؓ بن مالک حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ مختلف خدمات پر متعین تھے۔

شعراء اور خطیب اسلام کی برائی کرنے والوں کی مدافعت پر شعراء مامور تھے حضرت کعب رضؓ بن مالک حضرت عبداللہ رضؓ بن رواحہ حضرت حسان رضؓ بن ثابت یہ کافروں کے حق میں شعر گوئی کے لحاظ سے بہت سخت تھے۔ حضرت ثابت رضؓ بن قیس حضورؐ کے خطیب مقرر تھے۔

حُدی کرنے والے (اونٹ کو سرود آواز اور گانے کے ساتھ چلانے والے) حضرت عبداللہ رضؓ بن رواحہ حضرت انجشہ رضؓ۔ حضرت عامر رضؓ بن اکوع۔
اور انکے چچا حضرت سلمہ بن اکوع حضرت انجشہ رضؓ خوش گلو اور انکی آواز اور گانا غضب کا تھا۔ ایکدن حضورؐ نے فرمایا۔
رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ۔ (آہستہ آہستہ گاؤ۔ شیشوں کو نہ توڑو (عورتوں کو شیشہ سے تشبیہ دی)

چھوٹی بڑی لڑائیاں کل لڑائیوں کا سلسلہ مدینہ منورہ میں آنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور صرف دس برس تک قائم رہتا ہے۔ بڑی لڑائیاں یہ ہیں۔
بدر۔ احد۔ خندق۔ قریظہ۔ مصطلق۔ خیبر۔ فتح مکہ۔ حنین۔ طائف۔ تبوک۔ چھوٹی لڑائیوں کی تعداد ساٹھ تک پہنچتی ہے۔ قرآن مجید میں بھی انکا تذکرہ ہے۔ سورۂ انفال بدر میں سورۂ آلِ عمران کا آخری حصہ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ سے احد میں۔ سورۂ احزاب خندق۔ قریظہ۔ خیبر میں سورۂ حشر بنی نضیر میں سورۂ فتح حدیبیہ اور خیبر میں سورۂ نصر فتح مکہ میں۔ بدر حنین اور خندق میں فرشتے بھی مسلمانوں کے ساتھ کافروں سے لڑے تھے طائف کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ شکن آلات (منجنیق) سے بھی کام لیا تھا۔

(زاد المعاد صفحات از ۲۵ تا ۳۳۔ جلد اول)

خلافت حضرت صدیق رضؓ

اسود عنسی کا قتل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں اسود عنسی قتل ہؤا اسکا نام عبہلہ بن کعب ہے اور لقب ذوالخمار ہے کیونکہ یہ کہتا تھا کہ میرے پاس ذوخمار (دوپٹہ اوڑھنے والا الشیطان) آتا ہے یہ شعبدہ بازی کرتا تھا۔ جاہلوں کو مداری جیسے تماشے دکھا کر اُن کے قلوب مسخر کرتا یہ اسلام سے مرتد ہوگیا۔ اور نبوۃ کا دعویٰ کیا تھا۔ اہل نجران اسکے تابع ہو گئے۔ صنعاء تک اسکا قبضہ ہوگیا اور تمام یمن اس کے ماتحت ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے مسلمانوں کو لکھا اسکو دھوکہ سے قتل کردو یا اسپر حملہ کرکے قتل کردو۔ اور اس مہم کو سرانجام دینے کیلئے حمیر و ہمدان کے مسلمانوں سے امداد حاصل کرو۔ قیس بن عبد یغوث اسکا سپہ سالار تھا یہ اس سے بددل ہوگیا جن مسلمانوں کو حضورؐ نے اسکے قتل کے لئے لکھا تھا۔ وہ اسکے پاس آئے اور قتل اسود کے لئے مشورہ کیا۔ اُسنے موافقت ظاہر کی پھر یہ سب اسود کی عورت کے پاس آئے اُس کے باپ کو اسود نے قتل کردیا تھا وہ بھی اس وجہ سے اُس سے ناراض تھی اُس نے کہا مجھے اس سے سخت نفرت ہے۔ لیکن پہرے دار اسکی سخت حفاظت کرتے ہیں اور اس کے محل کو گھیر رکھا ہے تم رات کو نقب لگاؤ اسی پر مشاورت طے ہوئی رات کو نقب لگائی گئی۔ فیروز نامی ایک مسلمان اندر گھسا اور اُسکو قتل کردیا اور اُسکا سر اُتار کر باہر لایا جسطرح بیل ذبح ہونے کے وقت خرخر کرتا ہے اسطرح اُسنے ہی اندر سے خرخر کیا۔ پہرے دار دوڑے اُسکی عورت نے کہا خیر صلاح ہے اس نبی پر وحی اُتر رہی ہے جب فجر ہوئی تو مجاہدین نے مؤذن کو اذان دینے کا حکم دیا اُسنے بلند آواز سے کہا۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ عَبْهَلَةَ كَذَّابٌ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور عبہلہ جھوٹا نبی ہے۔

اُسی دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان سے خبر آگئی اور حضورؐ نے صحابہ کرام کو مطلع کیا کہ ایک مبارک شخص نے اسود عنسی کذاب کو قتل کردیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے

فَنَرۡهُتُهُمَا فَنَفَخۡتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلۡتُهُمَا هٰذَیۡنِ الۡکَذَّابَیۡنِ صَاحِبُ الۡیَمَامَۃِ وَصَاحِبُ صَنۡعَاءَ وَلَنۡ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخۡرُجَ ثَلٰثُوۡنَ دَجَّالًا کُلٌّ مِّنۡھُمۡ یَزۡعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ۔

ہیں مجھے بُرا معلوم ہوا میں نے انکو پھونکا وہ اڑ گئے۔ میں نے اسکی تاویل یہ نکالی ہے کہ یہ دو جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی قتل ہوں گے (سنو مسلمانو) قیامت سے پہلے تیس دجال پیدا ہوں گے ہر دجال نبی ہونے کا مدعی ہو گا۔

حضورؐ کی وفات سے ایکروز پہلے یہ قتل ہوا اسکی حکومت صرف چار ماہ رہی۔

(ابو الفدار صفحہ ۱۵۵ جلد اول)

واقعۂ سقیفہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضؓ وہاں موجود نہ تھے حضرت عمر رضؓ جوش میں کھڑے ہو کر کہنے لگے حضورؐ نے وفات نہیں پائی حضورؐ خدا کے پاس گئے ہیں عنقریب واپس آئینگے جب حضرت ابو بکر رضؓ کو خبر پہنچی تو آپ تشریف لائے حضورؐ کے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر آپکا بوسہ لیا۔ فرمایا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ یقیناً وفات پا چکے۔

یہ کہکر باہر نکلے اور حضرت عمر رضؓ جوش میں تقریر کر رہے ہیں حضرت ابو بکر رضؓ نے فرمایا عمر رضؓ ٹھہر جاؤ اور چپ رہو حضرت عمر رضؓ نے چپکا رہنے سے انکار کیا حضرت ابو بکر رضؓ تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جو شخص محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو وہ فوت ہو گئے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے تو وہ بے شک زندہ ہے کبھی نہیں مریگا۔ اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ وَمَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡئًا وَسَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً خدا کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا اے مسلمانو! تم اسلام سے پھر جاؤ گے۔ جو شخص اسلام سے پھر جائیگا وہ خدا کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ عنقریب شکر گذاروں کو بدلہ دے گا

اسکے بعد حضرت صدیق رضنے یہ آیت پڑھی۔

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مرنے والا ہے اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔

یہ سنتے ہی حضرت عمر رض لڑکھڑا کر نیچے گر پڑے حضرت عمر رض فرماتے ہیں مجھے آج معلوم ہوا کہ یہ بھی قرآن مجید کی آئتیں ہیں۔ حضرت صدیق رض تقریر کر رہے تھے کہ دفعتہً ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ کہا غضب ہو گیا انصار کو پکڑو وہ گئے۔ بنوساعدہ کی حویلی میں بیٹھکر اپنی سلطنت قائم کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں اُسی دم حضرت صدیق رض حضرت عمر رض حضرت ابوعبیدہ رض بن جراح اور مہاجرین کی ایک جماعت اُس طرف چل پڑی راستہ میں حضرت عاصم رض بن عدی اور حضرت عویم رض بن ساعدہ ملے پوچھا کہاں چلے انہوں نے جواب دیا اپنے بھائی انصار کے پاس انہوں نے جواب دیا وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے انہوں نے فرمایا ہم ضرور اپنے بھائیوں کے پاس جائینگے (اور انکو سمجھائینگے) یہ لوگ وہاں پہنچے بڑا جوش وخروش رونما تھا حضرت حباب رض بن منذر انصاری نے اپنی قوم سے خطاب کرکے کہا۔ ہم اپنی سلطنت علیحدہ قائم کرینگے اگر قریش انکار کریں تو انکو یہاں سے نکال دو۔ کیونکہ ہماری ہی تلواروں سے یہ دین پھیلا ہے حضرت عمر رض فرماتے ہیں میں نے کھڑے ہو کر تقریر کرنا چاہی لیکن حضرت صدیق رض نے مجھے منع کر دیا۔ میں نے کہا ایکدن میں نبی کے خلیفہ کی دو دفعہ نافرمانی نہیں کرونگا۔ میں بیٹھ گیا اور حضرت صدیق رض نے اپنی تقریر دلپذیر شروع فرمائی اور جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا حضرت صدیق رض نے باحسن وجوہ بیان کر دیا حضرت صدیق رض نے انصار کے تمام مناقب اور فضائل خوب تفصیل کے ساتھ بیان کئے یہاں تک کہا حضور ؐ نے ایک دفعہ تمہاری تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا سَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ اگر لوگ ایک وادی سے گذریں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ملکر چلوں گا۔

(اس مجلس میں انصار کے نوجوان حضرت سعد رض بن عبادہ کو اپنا بادشاہ منتخب کرنا چاہتے تھے حضرت سعد رض سے اُسنے خطاب کرتے ہوئے کہا) سعد تم بیٹھے ہوئے تھے تمہارے سامنے حضور ؐ نے فرمایا تھا۔

نَحْنُ وُلَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ (میرے بعد مسلمانوں کے حکمران قریش بنیں گے) حضرت سعد رض نے جواب دیا حضرت صدیق رض آپ سچ کہہ رہے ہیں حضور ؐ نے یونہی فرمایا تھا۔

فَنَحْنُ الْوُزَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْاُمَرَاءُ۔ پس ہم وزیر ہیں اور تم امیر ہو۔

اس جوش و خروش میں حضرت عمرؓ اور حضرت حبابؓ بن منذر کے درمیان سخت کلامی تک نوبت پہنچ گئی۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح نے دونوں کو ٹھنڈا کیا۔ انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے جماعتِ انصار تم نے سب سے پہلے اس سلام کو تقویت پہنچائی خدا کیلئے اللہ سے ڈرو اور سب سے پہلے تم ہی اسکو (شجرِ اسلام کو) نقصان نہ پہنچاؤ۔

حضرت بشیرؓ بن نعمان انصاری نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے تھے اور انکی قوم حکمران بننے کی سب سے زیادہ حقدار ہے اگرچہ ہم بھی اور کافروں سے لڑنے میں اور اسلام کو پھیلانے میں ہمارا سب سے اعلیٰ رتبہ ہے لیکن ہمنے ان خدمات سے ہمارا مقصد صرف خدا کو راضی کرنا اور اُسکے نبی کی تابعداری کرنا ہے پس ہم ان بیش بہا خدمات کے معاوضہ میں دنیا نہیں چاہتے۔ اور نہ مسلمانوں پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

(اللہ اکبر کیا خلوص ہے ایسے ہی نفوس قدسیہ سے اسلام کو عروج حاصل ہوا ہے خدا کرے ایسے ہی مسلمانوں میں میرا حشر ہو۔ مصنف)

حضرت حبابؓ نے کہا تمنے اپنی قوم کو پائمال کیا حضرت بشیرؓ نے جواب دیا یہ الزام غلط ہے بلکہ میں کسی قوم کا حق غصب کرنا نہیں چاہتا۔

اس تقریر نے بہت اثر کیا اور انصار جھک گئے حضرت صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ہاتھ پھیلاؤ۔ میں تمہارے ہاتھ پر بیعت کروں حضرت عمرؓ نے جوابدیا بلکہ آپ حقدار ہیں آپ ہاتھ پھیلائیں میں آپکے ہاتھ پر بیعت کروں۔ حضرت صدیقؓ نے جوابدیا تم مجھسے زیادہ قوی ہو حضرت عمرؓ نے جوابدیا۔ میری قوۃ آپ کے کام آئیگی دونوں نے اپنی مٹھیاں بند کر رکھی تھیں دونوں میں سے ہر شخص ایکدوسرے کی مٹھی کھولنے کی کوشش کرتا تھا حضرت عمرؓ قوی تھے انہوں نے حضرت صدیقؓ کی مٹھی کھول لی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر کیا تھا سب مسلمان بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے سب سے پہلے حضرت بشیرؓ بن النعمان نے یہ سعادت حاصل کی اور لوگ ایکدوسرے کی گردن پر چھلانگ لگاتے ہوئے بیعت کے لئے دوڑ رہے تھے۔ کسی نے کہا بچکر چلو حضرت سعدؓ بن عبادہ نہ دب جائیں انکا کچومر نہ نکل جائے

حضرت عمر رض نے کہا خدا اسکو مار ڈالے۔ مسلمانوں اسکو قتل کر دو۔ حضرت صدیق رض نے فرمایا۔ عمر رض خاموش۔ اس جگہ نرمی اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ تاریخ طبری میں ہے حضرت سعد رض بن عبادہ نے بھی حضرت صدیق رض سے بیعت کر لی۔

(ابن خلدون۔ صفحہ ۶۳۔ ۶۴۔ جلد دوم)

(طبری صفحات ۱۹۷ تا ۲۰۲ جلد سوم)

اس واقعہ کے متعلق ایک مصری مؤرخ کہتا ہے۔

وھذا اول اختلاف ظھر فی الاسلام۔ یہ پہلا اختلاف ہے جو اسلام میں پیدا ہوا (مصنف)

خلیفۂ اول کی افتتاحی تقریر۔

جہاد چھوڑنے سے قوم ذلیل ہو جاتی ہے

اسکے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض نے کھڑے ہو کر تقریر کی خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

مسلمانو! آج سے میں تمہارا بادشاہ ہوں میں تم سے اچھا نہیں اگر میں نیک کام کروں تو تم میری اعانت کرو اور اگر میں راہِ راست پر نہ چلوں تو مجھکو صحیح راہ پر چلنے پر مجبور کرو سچائی امانت ہے جھوٹ خیانت ہے۔ میرے نزدیک کمزور مسلمان قوی مسلمان سے اچھا ہے میں اس کمزور مسلمان کا حق ضرور دلاؤنگا انشاء اللہ۔ مسلمانو! اسلام پھیلانے اور سلطنتِ اسلامیہ قائم کرنے کیلئے جہاد نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جب قوم مسلم جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو خدا اسکو ذلیل کر دیتا ہے جو قوم فحش کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو خدا اُنپر عام بلائیں مسلط کر دیتا ہے۔ جبتک میں اللہ اور اسکے رسول کی تابعداری کروں تم بھی میری تابعداری کرو جب احکام اسلام کے خلاف چلوں تو پھر تم پر میری اطاعت فرض نہیں۔ مسلمانو! اب اٹھو اور نماز پڑھو۔ خدا تم پر رحم کرے

(طبری صفحہ ۲۰۳ جلد سوم)

اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیکر تجہیز و تکفین کر کے حضور ص کی چارپائی کے نیچے ہی لحد کھود کر دفن کر دیا گیا۔

بیعت نہ کرنے والوں کو قتل کرنیکا حکم

بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ چند اشخاص مثلاً حضرت زبیر رض، عتبہ بن ابی لہب حضرت خالد رض

بن سعید حضرت سلمان رضہ فارسی اور حضرت علی رضہ نے حضرت صدیق رضہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں گھس کر بیٹھ گئے حضرت صدیق رضہ نے حضرت عمر رضہ کو حکم دیا ان سب کو حضرت فاطمہ رضہ کے گھر سے نکال لاؤ اگر یہ نکلنے سے انکار کریں تو انکو قتل کردو۔ حسب الحکم حضرت عمر رضہ آگ لیکر مکان کیطرف دوڑے راستہ میں حضورؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضہ ملگئیں پوچھا کہاں چلے کیا تم ہمارے گھر کو نذر آتش کرنے چلے ہو حضرت عمر رضہ نے فرمایا ہاں جب سب مسلمانوں نے حضرت صدیق رضہ سے بیعت کر لی ہے تم کیوں نہیں بیعت کرتے حضرت علی رضہ مکان سے باہر تشریف لے آئے اور حضرت صدیق رضہ کے پاس آکر بیعت کر لی۔ (ابو الفداء صفحہ ۱۵۶ جلد اول)

عیسائیوں پر حملہ کرنے کیلئے بہترین فوج روانہ کرنا

گذشتہ قوموں سے عبرت حاصل کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے حضرت اسامہ رضہ بن زید کو ایک بہترین فوج دیکر شام کیطرف عیسائیوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس فوج نے خندق کو عبور کیا ہی تھا کہ حضورؐ نے انتقال فرمایا اور مقام جُرف (مدینہ سے شام کیطرف تین میل کے فاصلہ) پر توبہ فوج ٹھہر گئی اور حضرت اسامہ رضہ حضورؐ کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گئے۔

حضورؐ کے انتقال کرتے ہی سقیفہ کا ناگوار واقعہ پیش آیا اس سے خلاصی ہوئی تو تمام اطراف سے ارتداد کی خبریں آنے لگیں اور یکے بعد دیگرے سب قبائل عرب مرتد ہونے لگے۔ اور زکوٰۃ دینے سے قطعًا انکار کر دیا۔ لیکن حضرت صدیق رضہ کا استقلال دیکھئے کہ تشویشناک خبروں کے باوجود اس فوج کو بھیجنے پر اصرار کیا اور حکم دیا حضرت اسامہ رضہ کی فوج کوچ کرنے کیلئے طیار ہو جائے آپ جُرف میں لشکرگاہ پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تقریر کی خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

خدا صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو اسکو راضی کرنے کے لئے کیا جائے سنو اللہ کو یہ خالص عمل پہنچتے ہیں۔ اسکی اطاعت بجالاؤ خطائیں اور گناہ نہ کرنے پر کامیاب ہو جاؤ۔ مقرر کردہ اموال زکوٰۃ و صدقات ادا کرو۔ فنا ہونے والی دنیا سے باقی رہنے والے ایام (آخرت) کو اعمال صالحہ بھیجو جہاں تمکو اُن کی سخت حاجت پیش آئے گی۔ مسلمانو! گذشتہ قوموں سے

عبرت حاصل کرو اُنکے حالات پر غور و فکر کرو کل وہ کہاں تھے اور آج کہاں ہیں۔ کہاں ہیں وہ زبردست بادشاہ جنکے متعلق تواریخ کے صفحات پر درج ہے کہ انہوں نے میدان جنگ میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور انکو غلبہ حاصل ہوا بڑی بڑی قوموں نے اُن کے سامنے ہتھیار ڈالے لیکن آج وہ زیر زمین خاکستر ہو چکے ہیں اور اُن کے یادگاریں یہ قول رہگیا ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ۔ بدکار عورتیں بدکاروں کے لیئے اور بدکار مرد بدکار عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔

کہاں ہیں زبردست بادشاہ جنہوں نے بڑے بڑے شہر آباد کیئے وہ دُور چلے گئے اور نسیاً منسیاً ہو گئے اب انکا کوئی نام تک نہیں لیتا سنو اخدا نے اُن کے تعلقات منقطع کر دیئے انکی خواہشات نفسانی ختم ہو گئیں وہ اپنے اعمال کے انجام کو پہنچ گئے اُنکی دنیا اب دوسروں کا غلبہ ہے اور ہم اُن کے پیچھے آئے ہیں اگر ہمنے اُن سے عبرت حاصل کی تو نجات پا جائینگے اور اگر ہمنے دھوکہ کھایا تو ہم بھی اُنہی کیطرح ہو جائینگے۔ کہاں ہے اُن کا حُسن و جمال اور کہاں ہے انکا شباب؟ جوانیاں اب وہ مٹی میں ریزہ ریزہ ہو گئے اور انہوں نے جو گناہ کیئے تھے آج وہ اُن کے لئے باعث حسرت و افسوس ہیں کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے مشہور شہر آباد کیئے۔ اس کے چاروں طرف باغات نصب کیئے اور ان میں عجیب عجیب چیزیں لگائیں۔ انہوں نے یہ قیمتی اشیاء اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے چھوڑ دیں اب اُنکے عالیشان محلات ہیں جو فانی پڑے ہیں اور وہ خود قبروں کی اندھیریوں میں پڑے ہیں۔ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ط اب تم اُن میں سے کیکو کہیں بھی دیکھتے ہو یا اُن کی بھنک بھی سنتے ہو، کہاں ہیں آج وہ اجداد جنکی ہم اولاد ہیں انکی مدتیں ختم ہو گئیں وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے مرنے کے بعد وہ اب شقی ہیں یا سعید۔ سنو خدا وحدہٗ لاشریک ہے اُس کے اور اسکی مخلوق کے درمیان کوئی سبب نہیں جو کوئی بھلائی دے سکے اور اسکی برائی سے صرف اسی صورت میں بچاؤ ہو سکتا ہے۔ کہ اُسکی اطاعت کیجائے اور اُسکے حکم کا اتباع کیا جائے۔ سنو! تم سب اسکے غلام ہو جو اس دنیا میں بس رہے ہو اور اس کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں کہ اسکی اطاعت کیجائے وہ کوئی نیکی نہیں جسکے کرنے سے دوزخ ملے (جیسا کہ کافر کہتے ہیں بت پرستی نیکی ہے) وہ

برائی نہیں جسکے کرنے سے جنت ملے (جیساکہ کافر کہتے ہیں مسلمان ہونا بڑا کام ہے)

صحابۂ کرام نے عرض کیا چاروں طرف سے متوحش خبریں آرہی ہیں اور ایک ایک کرکے تمام عرب باغی ہو رہے ہیں آپ سر دست اس فوج کو شام پر حملہ کرنے سے ملتوی کر دیجئے اور اسکو اندرونِ ملک میں امن قائم کرنے کیلئے استعمال کیجئے حضرت صدیق رضؓ نے جوابدیا اگر میرے بدن کو درندے بھی چیر رہے ہوں تب بھی میں اُس فوج کو میدان جنگ میں بھیجنے سے ملتوی نہ کروں گا۔ جسکو خود حضورؐ نے کوچ کرنے کا حکم دیا ہو۔

حضرت عمر رضؓ بھی حضورؐ کے حکم مطابق اس فوج میں حضرت اُسامہ رضؓ کے ماتحت ایک سپاہی کے طور پر شامل تھے۔ (معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت اسامہ رضؓ ایک غلام زادے ہیں اور حضورؐ کے پروردہ ہیں) حضرت اسامہ رضؓ نے اُن سے کہا حضرت صدیق رضؓ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو مجھکو واپس آنیکا حکم دیں کیونکہ میرے ساتھ صحابۂ کرام کے سرکردہ افراد ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر ہم روانہ ہوگئے تو باغی عرب حضرت صدیق رضؓ پر حملہ کر دینگے اور اُن کے مارے جانے کا خطرہ ہے۔

انصار رضؓ نے مزید کہا۔ اگر حضرت صدیق رضؓ فوج بھیجنے پر اصرار کریں تو اُن سے کہنا حضرت اسامہ رضؓ کو معزول کرکے انکی جگہ کوئی تجربہ کار افسر مقرر کر دیں۔

حضرت عمر رضؓ مدینہ میں واپس آئے اور حضرت صدیق رضؓ کو اپنے افسر (حضرت اسامہ رضؓ) کا پیغام سنایا۔ حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا اگر کتے اور درندے میری ٹانگ پکڑ کر لیجائیں تب بھی میں اُس امر کو ملتوی کرنے کا حکم نہیں دوں گا جسکو خود حضورؐ نے نافذ کیا ہو۔

حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا۔ انصار کی درخواست ہے کہ حضرت اسامہ رضؓ کو ہٹا کر ان کی جگہ کوئی دوسرا معمر افسر مقرر کیجئے حضرت صدیق رضؓ بیٹھے ہوئے یہ کلمہ سنکر غصہ میں اُچھلے اور حضرت عمر رضؓ کی داڑھی پکڑ لی فرمایا اے عمر کاش تیری ماں تجھکو نہ جنتی اور وہ تیرا گلا گھونٹ دیتی حضورؐ نے اسکو افسر مقرر کیا ہے۔ اور تو مجھکو حکم دیتا ہے کہ میں اُسے معزول کر دوں

حضرت عمر رضؓ اُسی دم واپس پلٹے فوجیوں نے پوچھا کیا گذری فرمایا کاش تمہاری مائیں تمکو نہ جنتیں تمنے خلیفۂ نبی کو مجھپر ناراض کر دیا۔

اسکے بعد خود حضرت صدیق رضؓ تشریف لائے انکو چلنے کا حکم دیا اور جوش دلایا۔ اور انکے

سامنے چلنے لگے حضرت صدیق رضؓ پیدل چل رہے تھے اور حضرت اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف حضرت صدیق رضؓ کے گھوڑے کے لگام تھامے ہوئے چل رہے تھے حضرت اسامہؓ نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہو جائیں یا میں نیچے اترتا ہوں حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا نہ تم نیچے اترو گے اور نہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوں گا میں ایک ساعت کیلئے اپنے قدم راہِ خدا میں غبار آلودہ کر رہا ہوں کیونکہ غازی میدانِ جنگ کیطرف جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ملتی ہیں سات سو درجے ملتے ہیں اور اسکے سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ یہ درجے حاصل کرتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچتا ہے میں تم سے ایک درخواست کرتا ہوں اگر تم عمر رضؓ کو میری اعانت کیلئے چھوڑ دو تو اچھا ہے حضرت اسامہؓ نے حضرت عمر رضؓ کو واپس مدینہ جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ نے فوج سے خطاب کر کے کہا۔

فوج کو ضروری ہدایات

میں تمکو دس احکام دیتا ہوں انپر ضرور عمل کرنا۔

کسی قسم کی خیانت نہ کرو۔ مال غنیمت سے کوئی چیز نہ چراؤ۔ کوئی معاہدہ کرنے کے بعد اسکی خلاف ورزی نہ کرو۔ دشمن کے مقتولین کی صورتیں نہ بگاڑو ان کے کان ناک ہاتھ وغیرہ نہ کاٹو۔ دشمن کے کسی بچہ کو اور دشمن کے کسی بہت عمر والے بوڑھے کو اور اسکی کسی عورت کو مت قتل کرو۔ کھجوروں اور پھلدار میووں کے درختوں کو نہ کاٹو اور نہ جلاؤ۔ دشمن کی کسی بکری کسی گائے اور کسی اونٹ کو مت ذبح کرو۔ ہاں صرف کھانے کیلئے ذبح کر سکتے ہو۔ عنقریب تم عیسائیوں کے ایسے زاہدوں سے گذروگے جنہوں نے اپنی زندگی گرجا میں گزارنے کیلئے وقف کر رکھی ہے (اور وہ اپنی قوم کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے ورغلاتے نہیں) جب تم انکے پاس پہنچو تو انکو کچھ نہ کہنا۔ عنقریب عیسائیوں کی قومیں تمہارے استقبال کیلئے آئینگی اور وہ مختلف قسم کے کھانے پیش کرینگے تم جب انکو کھاؤ تو بسم اللہ ضرور پڑھنا۔ تمکو ایسے عیسائی ملینگے جنہوں نے اپنے سر کے درمیانی حصے کو منڈا رکھا ہے اور کنارے چھوڑ رکھے ہیں تم انکا قتل عام کرنا اور ایک کو نہ چھوڑنا۔

اللہ کا نام لیکر آگے بڑھو۔ خدا تمکو طاعون سے اور دشمن کے قتلِ عام سے بچائے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کیا۔

تم حضورؐ کی ہدایات کے مطابق پہلے قضاعہ کے شہروں پر آبل کے علاقہ کو پامال کرنا حضورؐ کی ہدایتوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے سر مو فرق نہ کرنا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فوراً روانہ ہو گئے اور صرف چالیس دن کے اندر تمام علاقوں میں دشمن کو شکست دی اور بہت مالِ غنیمت لیکر واپس آ گئے۔ (ابن خلدون صفحہ ۶۵ جلد دوم)
(طبری صفحات ۲۱۱ تا ۲۱۳ جلد سوم)

یہ واقعہ ربیع الاول کے آخر میں ہوا اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پہلی فتح ہے۔

تین رمضان المبارک کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

مُرتدین اور باغیوں سے لڑائیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قریش و ثقیف کے علاوہ کل عرب مرتد ہو گیا۔ اور بغاوت کا اعلان کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے قاصد بھیجے کہ ہم صرف نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو کمال عزم دیا آپ نے فرمایا۔ اگر انکی طرف ایک عقال (وہ رسی جو گھوڑے کے پیروں میں باندھتے ہیں) بھی نکلے اسکو حاصل کرنے کیلئے بھی میں اُنسے جنگ کروں گا۔

حضورؐ کیطرف سے مختلف علاقوں میں جتنے عمال مقرر تھے سب نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو باخبر کیا کہ تمام ملک باغی ہو گیا ہے۔

اسد۔ غطفان۔ طی طلیحہ کے ماتحت ہو گئے۔ طلیحہ، مسیلمہ، عنسی اور سجاح (ایک عورت کا نام ہے) نے نبوت کے دعوے کئے تھے۔ اسکی فوجیں مقام سمیرا (مکہ سے جانے والی سڑک پر واقع ہے) میں اور فزارہ و غطفان کے لشکر مدینہ کے جنوب میں اور طے اپنے جغرافیائی حدود میں جمع ہوئے اور ثعلبہ مُرّہ اور عبس کے مرتدین ابرق (ربذہ سے مکہ کو آنے والی سڑک) میں جمع ہوئے۔ کنانہ کے کچھ مرتدین بھی اُنسے مل گئے۔ اب مرتدین کے دو حصے بن گئے ایک حصہ ابرق میں دوسرا حصہ ذی القصہ (مدینہ سے ایک برید یعنی بارہ میل کے فاصلہ پر) میں ذی القصہ کی فوجوں کی امداد کیلئے طلیحہ نے حبال کو بھیجا حبال کے ماتحت یہ فوجیں تھیں۔ بنو اسد۔ لیث۔ دیل۔ مدلج۔ ابرق میں مُرّہ کی فوجوں کا افسر عوف بن خلان تھا۔ ثعلبہ اور عبس کی فوجوں کا افسر

حارث بن خلان تھا۔ ان سب نے اپنے وفود مدینہ میں بھیجے صحابۂ کرام نے انکو حضرت ابوبکرؓ کے سامنے پیش کر دیا ان وفود نے مطالبہ کیا کہ نماز پڑھینگے اور زکوٰۃ نہیں دینگے حضرت صدیقؓ نے انکا مطالبہ ٹھکرا دیا اور انکو واپس کر دیا۔ ان وفود نے اپنی فوجوں میں آکر اطلاع دی کہ مسلمان تھوڑی تعداد میں ہیں انپر حملہ کامیاب ہو سکتا ہے ان وفود کے واپس ہوتے ہی حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ کے دروازوں پر حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو متعین کر دیا۔ اور مدینہ کے باشندوں کو مسجد النبی کے پاس چلے آنے کا حکم دیا مسلمانوں سے خطاب کیا۔

تمام ملک کافر ہو گیا ہے وفد نے تم کو قلیل شمار کیا ہے اب صبح و شام تم پر حملہ ہونیوالا ہے دشمن کا لشکر ایک برید سے کم فاصلہ پر موجود ہے تم کو معلوم ہے کہ انکا وفد آیا تھا انکو امید تھی کہ ہم انکا مطالبہ منظور کر لینگے۔ لیکن میں نے انکو ٹھکرا دیا ہے۔ مسلمانو! تم لڑنے کے لئے تیار رہو جاؤ۔

تین گھڑیاں نہیں گذری تھیں کہ دشمن آموجود ہوا اور رات کو مدینہ پر غارت ڈالدی۔ انہوں نے اپنی ایک فوج ذی حسی میں چھوڑدی تاکہ عقب میں بطور امداد کام آئے مدینہ کے دروازوں پر مسلمانوں نے انکا اچھا استقبال کیا اور حضرت ابوبکرؓ کو خبر دی حضرت ابوبکرؓ نے پیغام بھیجا تم انکو روکو ہم آتے ہیں اسکے بعد حضرت صدیق مسلمانوں کو ساتھ لیکر انپر حملہ آور ہوئے دشمن منتشر ہو کر بھاگنے لگا مسلمانوں نے ذی حسی تک انکا تعاقب کیا اب دشمن کی وہ امدادی فوج باہر نکلی جو ذی حسی میں بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے مشکیں پھلا کر ان میں رسیاں ڈالدی تھیں پھر ان مشکوں کو مسلمانوں کے اونٹوں کے سامنے اپنے پیروں سے دھکیلا۔ اونٹ یہ دیکھکر گھبرائے اور مدینہ واپس چلے گئے کوئی مسلمان نیچے نہیں گرا۔ یہ دیکھکر دشمن کو یقین ہوا کہ مسلمان ڈر گئے ہیں ذی قصہ میں اپنی فوجوں کو اس سے اطلاع دی وہ انپر اعتماد کرنے لگے یقیناً مسلمان شکست کھا گئے ہیں آگے بڑھے انکو کیا معلوم تھا کہ خدا نے انکی ہزیمت کا کامل سامان کر رکھا ہے حضرت ابوبکرؓ اس تمام رات طیاریاں کرتے رہے پھر رات کے آخری حصہ میں فوج لیکر نکلے جسکی صورت یہ تھی میمنہ پر حضرت نعمانؓ بن مقرن میسرہ پر حضرت عبداللہؓ بن مقرن ساقہ (فوج کے پچھلے حصہ) پر حضرت سویدؓ بن مقرن اسکے علاوہ کچھ گھوڑ سوار فوج بھی تھی ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی تھی کہ دونوں فریق ایک کھلے میدان میں تھے مسلمان

نے اچانک انکا قتل عام شروع کر دیا ابھی سورج نہیں نکلا تھا کہ دشمن نے راہِ فرار اختیار کی مسلمان دشمن کے اکثر حصہ پر غالب آگئے انکا افسر حبال مارا گیا حضرت ابوبکرؓ نے انکا تعاقب کیا حتیٰ کہ ذی حسیٰ میں پہنچے یہ پہلی فتح ہے جو مسلمانوں کو حاصل ہوئی اس فتح کا سہرا حضرت نعمانؓ بن مقرن کے سر ہے حضرت ابوبکرؓ مدینہ تشریف لے آئے۔

مسلمانوں کی اس فتح سے مشرکوں کو ذلت ہوئی تو ذبیان اور عبس نے اپنے قبیلہ کے مسلمانوں کو پکڑ کر بطور انتقام قتل کر دیا حضرت ابوبکرؓ کو خبر ملی تو فرمایا ہر قبیلہ کے اتنے ہی افراد بلکہ اس سے زیادہ قتل کیے جائیں گے اس فتح سے یہ فائدہ ہوا کہ مسلمانوں کے پاؤں جم گئے اور ہر قبیلہ میں انکو ثبات ہو گیا۔ اور مشرک متزلزل ہو گئے اور ایک ہی رات میں تین قبیلوں کی زکوٰۃ مدینہ پہنچگئی۔ صفوانؓ کی زکوٰۃ اول شب میں۔ زبرقانؓ کی زکوٰۃ درمیانی شب میں اور عدیؓ کی زکوٰۃ آخری شب میں حضرت ابوبکرؓ کو پہلی زکوٰۃ کی خوشخبری حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے دوسری زکوٰۃ کی خوشخبری حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے تیسری زکوٰۃ کی بشارت حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے دی حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہ آنے والی فتوحات کی تمہید ہے۔ اب یہ فتوحات بڑھتی جائینگی۔ کم زور نہیں پڑینگی جب کوئی خوشخبری کی ندا دیتا ہے تو لوگ سنتے ہیں خدا کرے تمہاری یہ خوشخبری بطول مدت پکڑے یہ فتح حضرت اسامہؓ کے جانے کے ساتھ روز بعد حاصل ہوئی دس دن بعد حضرت اسامہؓ بھی فتح حاصل کر کے آ گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور ان سے اور انکی فوج سے کہا تم مدینہ میں آرام کرو یہ کہکر حضرت ابوبکرؓ اسلامی فوج لیکر ذی قصہ کیطرف چل پڑے اب وہ فوج بھی ساتھ ہو گئی جو مدینہ کے دروازوں پر متعین تھی۔ مسلمانوں نے حضرت صدیقؓ سے عرض کیا۔

خدارا آپ بنفس نفیس مدینہ میں تشریف رکھیں۔ خدانخواستہ اگر آپ شہید ہو گئے۔ تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دارالخلافہ میں آپکی موجودگی سے دشمن پر خوف طاری ہو گا۔ آپ اپنی جگہ دوسرے کو افسر بنا کر بھیج دیجئے۔ اگر وہ شہید ہو گیا تو آپ دوسرے کو افسر بنا سکتے ہیں

حضرت صدیقؓ نے جوابدیا۔

یہ بات غلط ہے میں خود میدانِ جنگ میں ضرور جاؤں گا۔

حضرت ابوبکرؓ کی فوج اسی پہلی ترتیب کے ساتھ ذی حسیٰ و ذی قصہ کیطرف بڑھی حتیٰ کہ ابرق

میں باغیوں سے تصادم ہوا۔ خدا نے دشمن کی فوجوں کے سوا حارث و عوف کو شکست دی اور حطیئہ قبیلہ زندہ گرفتار ہو گیا اور عبس و ذبیان طلیحہ کے پاس چلے گئے اور طلیحہ سمیراء سے ہٹکر بزاخہ (نجد میں ایک مشہور مقام ہے) میں چلا آیا۔

مرتدین کی سرکوبی کیلئے گیارہ فوجوں کی روانگی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق نے ذی قصہ سے مندرجہ ذیل گیارہ فوجیں بتفصیل ذیل بھیجیں

فوج کے افسر کا نام — کس باغی قبیلہ کی سرکوبی کیلئے مع کیفیت

۱ خالد بن ولید — طلیحہ بن خویلد اسکی سرکوبی کے بعد بطاح میں مالک بن نویرہ کی سرکوبی کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں مالک بن نویرہ کو اسکی قوم کی زکوٰۃ حاصل کرنے کا تحصیلدار بنایا۔ جب حضور انتقال فرما گئے تو دوسرے مرتدین کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گیا۔ بطاح میں حضرت ضرار رض نے اسکو قتل کر دیا۔ اسکا بھائی متمم بن نویرہ مرثیہ کہتا ہوا نوحہ کرتا ہے

تطاول ھذا اللیلُ ما کاد ینجلی + کلیل تمامٍ ما یرید صراما

یہ رات لمبی ہو گئی ختم نہیں ہوتی اس رات کی طرح جو ختم ہونیکا نام ہی نہیں لیتی۔

سأبکی اخی ما دام صوتُ حمامۃٍ + تؤرّق فی وادِ البطاح حماما

میں اپنے بھائی پر روتا رہوں گا۔ اسوقت تک جبتک وادی بطاح میں کبوتر دوسرے کبوتر کو جگاتا رہے

وأبعث أنواحًا علیہ بسُحرۃ + وتذرفُ عیناي الدموعَ سجاما

میں سحری کیوقت نوحہ کرتا رہوں گا اور میری آنکھیں لگاتار آنسو بہاتی رہینگی۔

(معجم البلدان صفحہ ۲۱۵ جلد دوم)

۲ عکرمہ بن ابی جہل — مسیلمہ کذاب۔

۳ مہاجر بن ابی امیہ — عنسی کی سرکوبی کیلئے اسکے بعد ابناء کی اسلامی فوج کی اعانت کو جانا قیس بن مکشوح اور اسکے ساتھی اہل یمن کے خلاف اسکے بعد کندہ میں حضر موت کے اندر۔

۴ خالد بن سعید — یہ یمن سے مال غنیمت لائے تھے انکا عملہ چھوڑ کر انکو حمقتین شام

کے ابتدائی حصہ پر بھیجا۔

۵	عمرو بن عاص	قضاعہ۔ ودیعہ اور حارث۔
۶	حذیفہ بن محصن	اہل دبا۔ حذیفہ اور عرفجہ کو حکم دیا جاتا ہے دونوں ساتھ رہیں
۷	عرفجہ بن ہرثمہ	مہرہ۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کارروائی کرتے رہیں۔
۸	شرجیل بن حسنہ	عکرمہ بن ابی جہل کی امداد کو بھیجا حکم دیا جب تم یمامہ کی مہم سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی سوار فوج لیکر قضاعہ میں مرتدین کی سرکوبی کرو۔
۹	طریفہ بن حاجز	بنی سلیم۔ ہوازن
۱۰	سوید بن مقرن	تہامہ یمن۔
۱۱	علاء بن حضرمی	بحرین۔ بصرہ اور عمان کے مابین بحر ہند کے ساحل پر جو شہر آباد ہیں انکو بحرین کہتے حضورؐ کے زمانہ میں یہ علاقہ مسلمان ہو گیا حضورؐ کی وفات کے بعد پھر مرتد ہو گیا وہی فاتح حضرت علاء بن حضرمی انکی سرکوبی کیلئے بھیجے گئے سخت جنگ کے بعد مسلمان جواثا قلعہ میں محصور ہونے پر مجبور ہو گئے اسی واقعہ کے متعلق عبداللہ بن عدت کلابی کہتے ہیں۔

الا ابلغ ابابکر الوکا + وفتیان المدینۃ اجمعینا

خبردار حضرت ابوبکرؓ اور مدینہ کے کل نوجوانوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو۔

فھل لك فی شباب منك امسوا + اسارى فی جواث محاصرینا

کیا تم اپنے ان نوجوانوں کو امداد پہنچاؤ گے جو اس وقت تاریخ جواثا میں محصور ہیں۔

حضرت علاءؓ نے امداد حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیق رضؓ کو لکھا حضرت صدیق رضؓ نے حضرت خالد بن ولید کو جو اس وقت یمامہ میں تھے لکھا کہ فوراً امداد کو پہنچو جب یہ پہنچے تو مرتدین کا افسر حطم قتل ہو چکا تھا۔

(معجم البلدان صفحہ ۷ جلد دوم)

یہ گیارہ جھنڈے اپنی اپنی سمت کو ذی قصہ سے روانہ ہو گئے۔

مرتدین کے نام حضرت صدیقؓ کا فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفہ رسول کیطرف سے ملک کے عام وخاص افراد کے نام خواہ مسلمان ہوں یا مرتد

ہو گئے ہوں۔

سلام اس شخص پر جو ہدایت اسلام کی پیروی کرے اور اسلام قبول کرنے کے بعد گمراہی ضلالت کفر کیطرف نہ جائے۔ پہلے میں حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول ہے۔ حضور جو شریعت لائے ہم اسکو مانتے ہیں اور اسلام کے سوا کل مذاہب کو تسلیم نہیں کرتے اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرتا اس سے جہاد کرتے ہیں۔

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ اپنی کل مخلوقات کیطرف بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ط (مسلمانوں کو جنت کی) بشارت سنانے والا اور (کافروں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا اور اللہ کیطرف بلانے والا اور چمکتا چراغ بنا کر بھیجا تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندوں کو عذاب خدا سے ڈرائیں اور کافروں پر اتمام حجت ہو جائے کہ دنیا میں ڈرانے والا آیا تھا۔

جسنے اسلام قبول کیا خدا نے اسکو ہدایت دی اور جس نے اسلام سے منہ پھیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو مارا حتی کہ چاروں طرف طوعاً و کرہاً اسلام ہی اسلام پھیل گیا۔ حضور نے اپنی زندگی میں احکام اسلام کو نافذ کر دیا اپنی امت کو نصیحت کی اور جو کام آپکے ذمہ تھا پورا کر کے چلے گئے خدا نے اسکو اپنی کتاب قرآن مجید میں کھول کر بیان کر دیا فرمایا۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔ تو مرنے والا ہے اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ط تجھسے پہلے ہمنے کسی بشر کو یہاں ہمیشہ رہنے نہیں دیا اگر تو مر جائے تو کیا یہ ہمیشہ دنیا میں زندہ رہینگے۔

صالح مسلمانوں سے خطاب کیا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف خدا کا رسول ہے اس سے پہلے کئی رسول گزر چکے ہیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائے یا راہ خدا میں شہید ہو جائے تو کیا تم اے مسلمانو! اسلام چھوڑ دوگے جو

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ‎ شخص اسلام چھوڑ دے گا وہ خدا کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا اسکو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ فوت ہو گئے اور جو شخص اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کی عبادت کرتا تھا بیشک وہ (خدا) زندہ ہے۔

وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

اپنے کام کا نگہبان اپنے دشمن سے انتقام لینے والا میں تمکو خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اپنا حصہ اور نصیب خدا سے لو۔ اور جو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے اسکو مضبوط پکڑو اسکی ہدایت پر چلو خدا کا دین مضبوط پکڑ و اسلئے کہ جس شخص کو خدا ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہوتا ہے اور جسکو خدا اپنے عذاب سے نہ بچائے وہ بلاؤں میں پھنستا ہے۔ جسکی خدا مدد نہ کرے وہ کامیاب نہیں ہوتا پس جسکو خدا ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسکو خدا گمراہ کرے وہی گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ‎ جسکو خدا ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسکو خدا گمراہ کرے تم اس کا کوئی دوست نہ پاؤ گے جو اسے راستہ بتائے۔

دنیا میں ایسے گمراہ (کافر) سے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا۔ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ تم سے بعض افراد نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔ پہلے وہ مسلمان تھا اب مرتد ہو گیا ہے اسنے اللہ سے دہوکہ کیا اور اپنے نفس کی جہالت کا اظہار اور شیطان کے سامنے سر تسلیم خم کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ‎ اور جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم کے آگے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سبھی نے سجدہ کیا یہ ابلیس چونکہ جنات کی قسم میں سے تھا اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو لوگو کیا ہو چھوڑ کر ابلیس کو اور اسکی نسل کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے قدیمی دشمن ہیں ظالموں نے جو خدا کے بدلے شیطان کو اختیار کیا ہے انکے حق میں یہ بدلہ بہت ہی برا ہوا۔

دوسری جگہ فرمایا۔

إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ کچھ شک نہیں کہ شیطان تمہارا جانی دشمن ہے تم بھی اُسکو اپنا دشمن عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا ہی سمجھے رہو وہ تو اپنے لوگوں کو اپنی طرف صرف اس غرض سے مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ بُلاتا ہے کہ وہ لوگ آخر کار دوزخیوں میں جا شامل ہوں۔

میں فلاں افسر کے ماتحت تمہاری طرف فوج بھیج رہا ہوں میں نے اسکو ہدایت کردی ہے کہ وہ لڑائی سے پہلے تمکو اسلام کیطرف بُلائے جو شخص ازسر نو اسلام قبول کرے اسکو چھوڑ دے اور اُسکی اعانت کرے اور جو شخص بدستور اپنے ارتداد پر قائم رہے اسکو قتل کردے اور اُن کی بستیوں کو نذر آتش کردے انکا قتل عام کرے انکی عورتوں اور بچوں کو قید کرلے صرف اسلام ہی اُن سے قبول کیا جائے دوسری کوئی بات نہ کی جائے جو شخص سر تسلیم خم کردے گا اس کے حق میں بہتر ہوگا اور جو شخص اپنا ارتداد نہ چھوڑے وہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کرسکتا میں نے اپنے قاصد کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ میرا یہ فرمان عام مجمع میں کھڑا ہو کر سنائے اسکا جواب اذان ہوگا۔ اگر وہ اذان دیں تو انکو چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ اذان نہ دیں تو پھر میری فوجوں کو کھلی اجازت ہے کہ وہ دفعتہً انپر حملہ کریں اور انکا قتل عام کریں۔

یہ فرمان لیکر سرکاری قاصد فوج سے آگے روانہ ہوئے اور ہر افسر کو علیحدہ علیحدہ فرمان دیا جس میں درج تھا۔

مرتدین کو قتل عام یا نذر آتش کرنے کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۂ رسول ابوبکرؓ کیطرف سے فلاں فوج کے افسر کے نام جسکو میں فلاں قبیلہ کی سرکوبی کے لئے بھیج رہا ہوں جو اسلام سے مرتد ہوگئے اور کھلی بغاوت کا اعلان کیا ہے۔

تم ہر امر میں حتی الوسع خدا سے ڈرو خدا کے احکام نافذ کرنے میں پوری سرگرمی سے کام لو جو لوگ اسلام سے مرتد ہوگئے ہیں اُن سے خوب جہاد کرو پہلے انکو سمجھاؤ اور اسلام کی دعوت دو اگر وہ قبول کرلیں تو فبہا اپنا ہاتھ روک لو اور جنگ بند کردو اور اگر وہ ارتداد پر اصرار کریں اور ازسر نو اسلام قبول کرنے سے انکار کریں دفعتہً انپر ٹوٹ پڑو انپر غارت ڈالو اتنا تنگ کرو کہ وہ بالآخر ہتھیار ڈالنے پر راضی ہوجائیں پھر انکو بتاؤ کہ اسلام اُنسے کیا چاہتا ہے اُن سے باقاعدہ زکوٰۃ وصول کرو۔ دشمنانِ اسلام پر حملہ کرنے سے اسلامی فوج کو مت ہٹاؤ جو شخص ہتھیار ڈالدے

اور اسلام قبول کرلے اُس سے ہاتھ روک لو اور اسپر حملہ نہ کرو بلکہ اُسکی اعانت کرو۔ لیکن جو شخص کفر پھیلانے پر اصرار کرے اور علانیہ اسلام کی بیحرمتی کرے اُسکو ضرور قتل کرو مگر جو شخص ہتھیار ڈالدے پھر اُسپر حملہ کرنا جائز نہیں اب خدا اس سے حساب لے گا کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں جو شخص دعوتِ اسلام قبول کرنے سے انکار کرے اسکو ضرور قتل کرو جہاں بھی ملے اسکو نہ چھوڑو اور سوائے اسلام کے اسکی کوئی بات نہ سنو اور نہ مانو اسکو اسلحہ سے قتل کرو اور آگ میں جلادو جو مالِ غنیمت حاصل ہو اُسکا خمس (پانچواں حصہ) نکالکر باقی کل وہیں فوج میں تقسیم کردو وہ خمس ہمکو پہنچادو۔ اپنے ہر سپاہی کو سختی سے منع کردو کہ وہ جلدی نہ کریں اور فساد کا نام نہ لیں اور سنو ہتھیار ڈالنے والوں میں بغیر کسی نہ ملو ایسا نہ ہو کہ وہ جاسوس ہوں اور دھوکہ سے مسلمانوں پر حملہ کردیں انکی اچھی طرح جانچ پڑتال کرلو اسلامی سپاہیوں سے میانہ روی اختیار کرو خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور نرمی سے بات کرو۔ راستہ طے کرنے وقت تیز رفتار نہ ہوتا کہ کوئی سپاہی پیچھے نہ رہجائے۔ (طبری صفحات از ۲۲۱ تا ۲۲۷ جلد سوم)

حضرت عدیؓ نے اپنی قوم کو بچایا

طلیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام سے مرتد ہوگیا۔ کاہن (نجومی) تھا۔ اسلئے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہودیوں کی متفرق جماعتوں نے اُسکی اتباع کی یہ اپنی فوج کے ساتھ سمیرا میں اُترا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضرار رضہ بن ازور کو اسکی سرکوبی کیلئے بھیجا یہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر اسکی گوشمالی میں مصروف تھے کہ حضور کی وفات کی خبر پہنچی اس سے طلیحہ کو تقویت ملی اور مزید فوجیں اُسکے ساتھ ملگئیں اور حضرت ضرار رضہ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف بھاگ گئے۔ (ابن خلدون صفحہ ۷۰ جلد دوم)

جب عبس و ذبیان کے مرتدین قبائل بزاخہ (نجد) میں جمع ہوئے تو طلیحہ نے جدیلہ و غوث کو پیغام بھیجا کہ سب میرے پاس آجاؤ۔ دونوں قبیلوں کے افراد اُسکے پاس جمع ہوگئے حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت عدی رضہ (عرب کے مشہور سخی حاتم طائی کے صاحبزادے) کو انکی قوم کیطرف بھیجا کہ جلدی سے انکو بچاؤ ورنہ وہ دشمن سے ملجائیں گے یہ ذی قصہ سے مختلف اطراف کو فوجیں بھیجنے سے پہلے کا واقعہ ہے جبکہ حضرت خالد رضہ ذی قصہ میں بھیجے گئے تھے حضرت عدی رضہ نے زردہ و غارب میں اُن سے جنگ کی بعد میں حضرت خالد رضہ بن ولید فوج لیکر آئے حضرت ابوبکر رضہ

نے حکم دیا۔ پہلے طے کو لینا پھر بزاخہ کو پھر بُطاح کا رُخ کرنا اور جب اپنی مُہم سے فارغ ہو جاؤ میرا دوسرا حکم پہنچنے تک وہیں رہنا حضرت خالد رضہ نے یہ اعلان کیا کہ خیبر جانے والے ہیں تاکہ وہ وہاں سلمیٰ کی فوج سے ملیں حضرت خالد رضہ ذی قصہ سے اپنی فوج لیکر چلے بزاخہ کو چھوڑ کر اجا کیطرف جھکے اور ظاہر کیا کہ پہلے وہ خیبر جائینگے اسکے بعد وہ ادہر آئینگے اس اعلان سے یہ فائدہ ہوا کہ طے کی فوجیں طلیحہ کیساتھ ملنے سے رہگئیں حضرت عدی رضہ اپنی قوم طے کے پاس آئے اور انکو از سرِ نو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی انہوں نے کہا ہم ابوبکر رضہ سے کبھی بیعت نہیں کرینگے حضرت عدی رضہ نے فرمایا

ایسی سخت قوم (طلیحہ کی نابکار فوج) آرہی ہے جو تمہاری عورتوں کی عصمت دری کرے گی تم اس کو بڑے شیطان کے نام سے یاد کرو گے۔ اب تمکو اختیار رہے۔ میں نے نصیحت کا حق ادا کیا۔

قوم نے جواب دیا۔

پہلے اسلامی فوج کو یہاں آنے سے روکو تاکہ ہم بزاخہ سے اپنی فوج نکال لیں اگر ہم نے اس وقت طلیحہ کے خلاف اعلان کیا تو وہ ہماری ان پھنسی ہوئی فوج کو قتل کر دے گا۔

حضرت عدی رضہ فوراً حضرت خالد رضہ کے پاس آئے اُس وقت آپ سنخ (نجد میں جبل طے کے پاس ایک مقام کا نام) میں تھے عرض کیا صرف تین روز تک میری درخواست پر اپنی فوجکشی روک دیجئے میں آپکے پاس اپنی قوم کے پانچ سو مسلح نوجوان لاؤنگا جو آپکے دشمن سے لڑینگے یہ بہتر ہے اس سے کہ آپ انکو جلتی آگ میں زندہ جلا دیں حضرت خالد رضہ نے درخواست قبول کر لی طے کو موقعہ ملگیا اور انہوں نے اپنے بھائی بزاخہ سے بلالئے جو فوراً باہر نکل آئے اگر یہ موقعہ نہ ملتا تو یہ سب مارے جاتے حضرت عدی رضہ نے ان سبکو حضرت خالد رضہ کی خدمت میں پیش کر دیا اور انہوں نے اپنے ارتداد سے توبہ کی اور از سرِ نو اسلام قبول کیا۔

اسکے بعد حضرت خالد رضہ نے الانسر کا رُخ کیا تاکہ وہاں قوم جدیلہ کی گوشمالی کریں حضرت عدی رضہ نے عرض کیا طی ایک پرندہ ہے اور جدیلہ اُسکا ایک پر مجھکو چند ایام کی مُہلت دیجئے تاکہ خدا شاید انکو بھی ایسی نجات دے جیسا کہ اُن سے غوث کو بچایا حضرت خالد رضہ نے یہ درخواست بھی قبول کر لی حضرت عدی رضہ اُن کے پاس آئے اور انکو برابر سمجھاتے رہے حتیٰ کہ وہ راہ راست پر آگئے۔ اور از سرِ نو اسلام کی بیعت کر لی اور اُنکے ایکہزار سوار مسلمان فوج سے ملگئے۔ حضرت عدی رضہ اپنی قوم کے

لئے بہت ہی بابرکت نکلے اور ساری قوم میں انکو بہترین فرد سمجھا گیا۔
(طبری صفحہ ۲۲۷ تا ۲۲۸ جلد سوم)

فرضی اعلانات سے دشمن کو مرعوب کرنا

حضرت ابو بکرؓ نے ذی قصہ سے کل مسلمان حضرت خالدؓ بن ولید کے ماتحت کر کے طلیحہ و عیینہ کی سرکوبی کیلئے روانہ کئے اور اعلان کیا کہ میں بھی خیبر کے راستہ سے تمہارے ساتھ آکر ملتا ہوں حضرت ابو بکرؓ نے صرف یہ اعلان کیا۔ گئے نہیں۔ اس اعلان سے مقصود یہ تھا کہ دشمن مرعوب ہو جائے انصار فوج کے افسر حضرت ثابتؓ بن اقرم تھے۔ اور حضرت عکاشہؓ بن محصن جیسے مشہور سوار بھی اسی فوج میں تھے حضرت خالدؓ بن ولید نے ان دونوں کو بطور ہراول دستے آگے بھیجا جب یہ دشمن کے قریب پہنچے تو طلیحہ اور اسکے بھائی سلمہ دیکھ رہے تھے سلمہ نے اچانک حملہ کر کے حضرت ثابت کو شہید کر دیا۔ جب طلیحہ نے دیکھا کہ اُسکا بھائی اس سے فارغ ہو گیا ہے تو اس نے آواز دی عکاشہ کے قتل کرنے میں میری اعانت کرو۔ دونوں نے ملکر انپر حملہ کیا اور شہید کر دیا۔ پھر واپس چلے گئے حضرت خالدؓ کی فوج آئی انہوں نے راستہ میں حضرت ثابتؓ کو مقتول پایا۔ لیکن پوری شناخت نہیں ہوئی۔ جب فوجیں انپر سے گذریں تو پورا علم ہوا اور مسلمانوں کو بہت افسوس ہوا پھر جب آگے بڑھے تو حضرت عکاشہؓ کو بھی شہید پایا یہ دیکھکر مسلمانوں کو اور زیادہ افسوس ہوا۔ مسلمانوں نے کہا ہمارے دو افسر اور بڑے بہادر سوار مارے گئے۔ اسکے بعد حضرت خالدؓ اپنی فوج طی کیطرف لیگئے اور مقام ارک میں اُترے یہاں طی کو اسلامی فوجیں مل گئیں پھر بُزاخہ کا رُخ کیا بنو عامر کے لوگ اپنے معتمد علیہ سواروں کے ساتھ قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے تمام واقعات بغور دیکھ رہے تھے اور منتظر تھے کہ فتح کسکو حاصل ہوتی ہے۔ اب بُزاخہ میں طلیحہ سے باقاعدہ جنگ شروع ہوئی عیینہ بن فزارہ کے سات سو نوجوانوں کے ساتھ طلیحہ کیطرف سے مسلمانوں سے لڑ رہا تھا۔ سخت جنگ شروع ہوئی پیچھے سے حضرت خالدؓ تازہ دم فوجیں لیکر آگئے طلیحہ ایک کمبل اوڑھے ہوئے اپنی فوج کو جھوٹی وحی کی خبریں سنا کر بہکا رہا تھا جب جنگ سخت مشتعل ہو گئی تو عیینہ طلیحہ کے پاس آیا کہا کیا تمہارے پاس حضرت جبرائیلؑ کوئی خبر لائے اُسنے جواب دیا نہیں عیینہ پھر میدان جنگ میں چلا گیا جب حضرت خالدؓ کے بہادر سپاہی انکو چاروں شانے چت گرانے لگے تو عیینہ پھر طلیحہ کے پاس آیا کہا کمبخت تیرا ناس جائے حضرت جبرائیلؑ کوئی خبر

لئے اُس نے کہا نہیں عیینہ پھر میدانِ جنگ میں چلا گیا جب اسکی فوجوں کا خوب قتل عام ہونے لگا تو پھر طلیحہ کے پاس آیا کہا حضرت جبریلؑ کوئی خبر لائے طلیحہ نے جواب دیا ہاں وہ کہتے ہیں تمکو ایک ایسی چکی ملے گی اور ایسا واقعہ ہوگا جسکو تم کبھی نہیں بھولو گے عیینہ نے اپنی قوم فزارہ سے خطاب کیا یہ جھوٹا نبی ہے یہ کہکر میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹ گیا۔ لشکر کو شکست ہوگئی اور عیینہ گرفتار ہوگیا شکست کھاکر فزارہ نے طلیحہ کو گھیر لیا تو کیا کہتا ہے طلیحہ کے پاس نہایت تیز رفتار گھوڑا تھا اُسنے اپنی بیوی نوار کیلئے پہلے ہی سے ایک اونٹ طیار کر رکھا تھا جب لوگوں نے اسکو گھیرا تو اُسنے اپنی بیوی کو اونٹ پر چڑہایا اور خود کود کر گھوڑے پر سوار ہو کر سوا ہوگیا بھاگتے وقت اُس نے اپنی فوج سے کہا جو شخص میری طرح اپنے اہل و عیال کو بچا کر بھاگنا چاہتا ہے اُسکے لئے یہ موقع ہے فوراً بھاگ جائے اور اپنی جان بچائے طلیحہ بھاگ کر شام چلا گیا۔ بعد میں تائب ہو کر مسلمان ہوگیا اور حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں عراق میں کافروں سے سخت جہاد کیا۔

(طبری صفحہ ۲۲۹ جلد سوم)

بعض مؤرخ کہتے ہیں بلکہ وہ حضرت صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمرؓ نے اسکا اسلام قبول کر لیا فرمایا تو نے ایک صالح مسلمان حضرت عکاشہؓ بن محصن کو شہید کیا تھا اُسنے کہا حضرت عکاشہؓ میرے ذریعہ جنت میں پہنچ گئے اور میں دوزخی بنگیا اب میں اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور خدا سے بخشش مانگتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا تو جھوٹا تھا جب تو نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جب تو کہتا تھا کہ خدا تمکو روسیاہ نہیں کریگا اور تمکو شکست فاحش ہوے گا اب تم خدا کو یاد کرو کہ اُسنے تمکو نیچے گرایا اُس نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ہماری یہ سیاہ کاریاں فتنۂ کفر کیوجہ سے تھیں جنکو اسلام نے منہدم کر دیا برائے خدا اب مجھکو انکا الزام نہ لگایئے حضرت عمرؓ چپکے ہوگئے۔

حضرت قعقاعؓ بن عمرو بزاخہ کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ويوماً على ماء البزاخة خالد اثار بها في هيوة المو ت عثيرا

وہ دن یاد کر جب کہ بزاخہ کے میدان جنگ میں حضرت خالدؓ نے موت کا غبار اُڑایا تھا۔

دمثل في حافاتها كل مثلة كفعل كلاب هادشت ثم شهرا

اور اسکے کناروں پر دشمنوں کا خوب قتل عام کر رہے تھے جسطرح شکاری کتے شکار کے پیچھے چھوڑے جاتے ہیں اسکے بعد حضرت خالدؓ خوب مستعد ہوگئے۔ (معجم البلدان صفحہ ۱۶۱ جلد دوم)

جب بنو عامر کی فوجوں کو جو سلیم و ہوازن پر مشتمل تھیں اسکا علم ہوا اور طلیحہ اور فزارہ کو شکست ہوگئی تو یہ لوگ مسلمانوں کیطرف جھکے اور کہا ہم پھر وہاں داخل ہوتے ہیں جہاں سے نکلے تھے اور از سر نو اسلام قبول کرتے ہیں اور اپنی جان و مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

(طبری صفحہ ۲۲۹ جلد سوم)

قرہ اور عیینہ کی گرفتاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت عمرو بن عاص عمان سے واپس آرہے تھے۔ تو قرہ بن ہبیرہ کے پاس ٹھہرے اور اُسکے قریب بنو عامر کی فوجیں پڑاؤ ڈالے پڑی تھیں قرہ نے حضرت عمرو رضؓ کی خوب تواضع کی اور بکرا ذبح کرکے کھلایا جب حضرت عمروؓ بن عاص کوچ کرنے لگے تو قرہ نے اُن سے تخلیہ کیا کہا عرب تمکو خراج (زکوٰۃ) دینے میں خوش نہیں اگر تمنے عرب کو زکوٰۃ دینے سے معاف کر دیا تو وہ تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور احکام کی تعمیل بجا لائینگے اور اگر تمنے زکوٰۃ لینے پر اصرار کیا تو میرا خیال ہے وہ تمہارا کہنا نہیں مانینگے حضرت عمرو رضؓ نے فرمایا قرہ تم کافر ہو گئے۔ قریب ہی بنو عامر کی فوجیں تھیں اُنسے اسکا اظہار مناسب نہیں سمجھا تاکہ فوجوں میں کوئی پھیلجائے اُس نے صرف یہ کہا ہم تمکو عنقریب مکہ تک پسپا کر دینگے حضرت عمرو رضؓ نے فرمایا تو ہمکو عرب فوجوں سے ڈراتا ہے خدا کی قسم میں تجپر عنقریب فوجکشی کروں گا۔

بزاخہ میں عیینہ اور قرہ گرفتار ہوگئے اور انکو حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس بھیجدیا گیا جب یہ پیش ہوئے تو قرہ نے عرض کیا میں بدستور مسلمان ہوں اور حضرت عمروؓ بن عاص اسکی شہادت دینگے حضرت صدیق رضؓ نے حضرت عمرو رضؓ بن عاص کو طلب کیا فرمایا تم اسکے موافق شہادت دیتے ہو حضرت عمروؓ بن عاص نے یہ پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا جب زکوٰۃ کی ادائیگی تک پہنچا تو قرہ نے کہا عمروؓ برائے خدا اب چپکے ہو جاؤ حضرت عمروؓ بن عاص نے فرمایا نہیں میں خلیفۃ المسلمین کو تمہارا پورا بیان سناؤں گا حضرت صدیق رضؓ نے یہ بیان سنکر قرہ سے چشم پوشی کی اور معاف کر دیا۔

عیینہ بن حصن کے دونوں ہاتھ زنجیروں کے ساتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے اور مدینہ کے بچے اسکو کھینچ رہے تھے زبان سے کہتے

اے دشمن خدا تو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوگیا۔

اُسنے جواب دیا میں مسلمان کب ہوا تھا حضرت صدیق رضؓ نے اسکا خون بھی معاف کر دیا۔

(طبری صفحہ ۲۳۱-۲۲۱ جلد سوم)

- واقعہ بزاخہ میں بنو اسد کے اہل وعیال گرفتار ہونے سے بچ گئے کیونکہ انہوں نے انکو پہلے ہی سے نکالکر قلعوں میں محفوظ کر دیا تھا اور اپنے اہل وعیال کو بچانے کے لئے مسلمان ہو گئے

(ابن خلدون صفحہ ۱۷۱ جلد دوم)

مُرتدین کو سخت سزائیں دی گئیں اور انکو زندہ آگ میں جلایا گیا

علقمہ بن عُلاثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں فتح طائف کے بعد مرتد ہو گیا اور شام چلا گیا تھا جب حضورؐ فوت ہو گئے تو دوڑا ہوا اپنی قوم میں آیا اور بنو کعب کی فوج طیار کی ایک قدم آگے بڑھاتا اور ایک قدم پیچھے حضرت ابو بکرؓ کو خبر ملی تو آپ نے حضرت قعقاعؓ بن عمرو کو اسکی سرکوبی کیلئے متعین کیا فرمایا قعقاع جاؤ اور علقمہ پر غارت ڈالو شاید تم اسکو زندہ گرفتار کر لو یا اسکو قتل کر دو۔ ستو! اشفاء نفس کیلئے تجھ جہاد میں غوطہ لگانا ہے پس خوب جہاد کرو اور اپنی پوری کوشش صرف کر دو۔ حضرت قعقاعؓ روانہ ہوئے اور اس علاقہ پر حملہ کیا جہاں علقمہ ٹھہرا ہوا تھا۔ علقمہ اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ گیا۔ اسکے بال بچے عورت اور قوم سب گرفتار ہو گئے حضرت قعقاع رضؓ ان سب کو مدینہ لے آئے اور حضرت ابو بکرؓ کے سامنے پیش کر دیا۔ علقمہ کے اہل وعیال نے کہا ہمارا کیا قصور ہم علقمہ کے ساتھ شامل نہیں حضرت ابو بکرؓ نے ان سب کو رہا کر دیا بزاخہ کی فتح کے بعد غطفان ہوازن سلیم اور طی سب نے ہتھیار ڈالدیئے حضرت خالدؓ نے فرمایا میں تمکو اُس وقت چھوڑوں گا جب تم اپنی قوم کو اُن تمام ملزمین اور مجرموں کو میرے سامنے پیش کرو جنہوں نے اپنے ارتداد کے زمانہ میں اہل اسلام کو تکلیفیں پہنچائیں انکو آگ میں جلایا پتھروں سے مارا اور پہاڑ کی چوٹیوں سے نیچے پھینکا۔ حسب الحکم ان سب نے ان تمام ملزمین اور مجرموں کو پکڑ کر پیش کر دیا حضرت خالدؓ نے ان سبکو سخت سزائیں دیں۔ انکو زندہ آگ میں جلایا انکو رسیوں میں باندھکر پتھروں سے مارا اور پہاڑ کی چوٹیوں سے پھینکا۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو لکھا۔

بنو عامر نے توبہ کر لی ہے اور از سر نو اسلام قبول کر لیا۔ لیکن دیر کے بعد میں نے ان سے کہا جبتک تم ان مجرموں کو میرے سامنے نہ پیش کرو جنہوں نے زمانہ ارتداد میں اہل اسلام پر سخت مظالم کئے تھے انکو زندہ آگ میں جلایا تھا۔ انکو پتھروں سے مارا اور انکو پہاڑ کی چوٹیوں کے اوپر سے نیچے پھینکا میں تمکو معاف نہیں کرونگا انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی اور سب مجرم میرے

سامنے پیش کر دیئے ہیں نے ان سب کو سخت سزائیں دی ہیں انکو زندہ آگ میں جلا دیا ہے ان کو سیوں میں باندھکر پتھروں سے مارا ہے اور پہاڑ کی چوٹیوں سے نیچے پھینکا ہے میں قرہ اور قیدیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

اسکے قبائل غطفان کے ہزیمت خوردہ افراد سلمیٰ بنت مالک بن حذیفہ کے پاس حوأب میں جمع ہوئے یہ سلمیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے عہد میں قید ہو گئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسکو آزاد کر دیا یہ عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے فرمایا ان احدیکن تستنبح کلاب الحواب تم میں سے ایک عورت عنقریب حوأب کے کتوں کو بھڑکائیگی جب یہ اپنی قوم میں گئی تو مرتد ہو گئی اور بزاخہ کی شکست خوردہ فوجیں غطفان۔ ہوازن سلیم اسد اور طے کی فوجیں اس کے پاس جمع ہوئیں اور حوأب میں مسلمانوں سے سخت جنگ ہوئی یہ اپنے اونٹ پر بیٹھی ہوئی مرتدین کو مسلمانوں کے خلاف جوش دلا رہی تھی اور انکو خوب بھڑکا رہی تھی۔ حضرت خالدرض کی فوجوں کو سخت حملہ کرنا پڑا اور خونریز جنگ ہوئی یہاں تک اعلان کرنا پڑا جو شخص سلمیٰ کے اونٹ کی مہار پکڑ لیگا اسکو سو اونٹ انعام ملینگے آخر الامر مسلمانوں نے سخت حملہ کیا سلمیٰ کے اونٹ کے اردگرد سو آدمی مرے اور اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں اور اس طرح یہ جنگ ختم ہوئی قرہ کے بھیجنے کے بیس دن بعد یہ فتح بھی مدینہ میں بھیجی گئی۔

فجاءۃ بن عبد یالیل حضرت ابو بکر صدیق رض کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا مجھے اسلحہ دیجئے میں مرتدین سے جہاد کروں گا حضرت ابو بکر رض نے اسکا مدعا پورا کیا یہ روانہ ہوا آگے جاکر مرتد ہو گیا اور نجبہ بن ابی المیثاء کو مسلمانوں پر شبخون مارنے کا حکم دیا اس نے سلیم عامر ہوازن کے مسلمانوں پر شدید حملے کیئے حضرت ابو بکر رض کو خبر ملی تو آپنے حضرت طریفہ رض بن حاجز کو لکھا دشمن خدا فجاءۃ میرے پاس آیا تھا مجھسے کہا کہ وہ مسلمان ہے اور اسلحہ دیجئے کہ وہ مرتدین سے جہاد کرے مجھے معتمد علیہ کے ذریعہ یقین کے ساتھ خبر ملی ہے کہ اُسنے یہاں سے جا کر فتنہ برپا کر رکھا ہے اور مسلمانوں کو ایذاء پہنچا رہا ہے تم مسلمانوں کو ساتھ لیجاکر اسپر حملہ کرو اسکو قتل کر دو یا اسکو گرفتار کر کے میرے سامنے لاؤ۔ حضرت ابو بکر رض نے حضرت عبد اللہ رض بن قیس جاسی کو حضرت طریفہ رض کی امداد کیلئے بھیجا۔ یہ دونوں اُسکی طرف روانہ ہوئے اور اُس سے کترا تے ہوئے منزل طے کر رہے تھے حتیٰ کہ بمقام جواء میں تصادم ہوا نجبہ مارا گیا اور فجاءۃ بھاگ گیا طریفہ نے اُسکا تعاقب کیا اور زندہ گرفتار کر لیا جب فجاءۃ نے مسلمانوں کی سرگرمی دیکھی تو حضرت طریفہ رض سے کہا تم مجھسے زیادہ حضرت ابو بکر رض

کے تابعدار نہیں تم اُن کے امیر ہو میں بھی انکی طرف سے امیر مقرر ہوں حضرت طریفہ رضہ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو ہتھیار ڈالدے اور میرے ساتھ حضرت ابو بکر رضہ کے پاس چل اُسنے ہتھیار ڈال دئے اور حضرت طریفہ رضہ نے اسکو گرفتار کرلیا جب یہ دونوں مدینہ پہنچے تو حضرت ابو بکر رضہ نے حکم دیا بقیع میں عیدگاہ کے پاس آگ روشن کرو اور فجاءۃ کو اس میں زندہ جلادو حسب الحکم فجاءۃ کو آگ میں جھونک دیا گیا۔ (طبری صفحات از ۲۴۲ تا ۲۴۵ جلد سوم)

جب بنو سلیم مرتد ہو گئے تھے تو مشہور شاعر ابو شجرہ بن عبد العزیٰ ابو الخنساء بھی مرتد ہو گیا بعد میں بنو سلیم کے ساتھ یہ بھی تائب ہو گیا اور از سر نو مسلمان ہوا حضرت عمر رضہ کے عہد خلافت میں مدینہ آیا۔ اُسنے اپنی اونٹنی بٹھائی اور حضرت عمر رضہ کے سامنے آیا آپ اُس وقت مساکین اور فقراء میں صدقات تقسیم کر رہے تھے اُسنے کہا امیر المؤمنین مجھے بھی دیجئے میں صاحب حاجت ہوں فرمایا تم کون ہو کہا ابو شجرہ بن عبد العزیٰ فرمایا اے دشمن خدا تو وہی نہیں جس نے کہا تھا۔

فرویت رمحی من کتیبۃ خالد　　　وانی لارجو بعدھا ان اعمّرا

میں نے اپنے نیزے کو خالد کی فوجوں میں قتل عام کرکے خوب سیراب کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اسکے بعد آباد رہونگا یہ کہا اور دُرہ (کوڑا) لیکر اسکی گردن پر سوار ہو گئے۔ یہ بھاگا اور اونٹنی پر سوار ہو کر چلا گیا۔

(طبری صفحہ ۲۴۶ جلد سوم)

جھوٹے نبیوں کا عبرتناک انجام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت آپکی طرف سے بنو تمیم پر یہ عہدیدار مقرر تھے زبرقان بن بدر رباب پر۔ عوف۔ ابناء۔ قیس بن عاصم مقاعس وبطون پر صفوان بن صفوان اور سبرہ بن عمرو بنو عمرو پر۔ وکیع بن مالک بنو مالک پر۔ مالک بن نویرہ حنظلہ پر۔

جب صفوان کو حضور رضہ کی وفات کی خبر ملی تو وہ اور زبرقان اپنے ماتحت علاقہ کی زکوٰۃ وصول کرکے مدینہ میں لائے اور حضرت ابو بکر رضہ کے حوالہ کی لیکن قیس بن عاصم نے مقاعس اور بطون کی زکوٰۃ دینے سے انکار کیا صرف زبرقان سے مخالفت کرتے ہوئے کیونکہ ان اسکو ضد تھی زبرقان نے اپنی زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے قیس پر تعریض کی۔

وفیت بازواد الرّسول وقد ابت　　　سُعاۃٌ فلم یردد بعیرا مجیرھا

میں نے رسول کے توشے دیانتداری کیساتھ ادا کر دئے اور باغیوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور انکے تحصیلدار نے ایک

بنو تمیم اپنے اس اختلاف کی وجہ سے باہم دست و گریبان تھے کہ ادھر ایک اور مصیبت عظمیٰ رونما ہوئی ایک مسماۃ سجاح بنت حارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کا دعوٰی کیا ہذیل نے بنو تغلب کے ساتھ عقبہ بن ہلال نے نمر کے ساتھ سلیل بن قیس نے شیبان کے ساتھ اور زیاد بن ہلال نے اپنی فوجوں کے ساتھ اسکا اتباع کیا یہ تمام فوجیں جزیرہ (یمامہ میں ایک مقام کا نام ہے) سے مدینہ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلیں اور مسلمانوں کے خلاف فوجکشی کی مالک بن نویرا اور وکیع بن مالک بھی اس سے ملگئے جب یہ لشکر جار جرف میں پہنچا تو رباب ومنبہ کی فوجوں نے انپر حملہ کیا اور سجاح کے بہت سے قیدی پکڑ لئے بعد میں انکی صلح ہوگئی اور سجاح اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کرنے کیلئے آگے بڑھی جب مقام بناج میں پہنچی تو بنو ہجیم نے انپر حملہ کیا ہذیل اور عقبہ کو قید کر لیا بعد میں اُن کی آپسمیں اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگر ہمارے قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے تو ہم یہاں سے واپس چلے جائینگے اور پھر ادھر کا رُخ نہیں کرینگے اور نہ یہ راستہ اختیار کرینگے ہذیل اور عقبہ چھوڑ دیئے گئے ادھر مالک بن نویرہ اور وکیع نے سجاح کا ساتھ چھوڑ دیا۔ لیکن زبرقان بن بدر عطارد بن حاجب عمرو بن اہتم اور غیلان بن حریث اس سے ملگئے اور اس وقفہ میں ہذیل اور عقبہ بھی آگئے انہوں نے آپسمیں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے طے پایا کہ یمامہ خالی پڑا ہے اسپر قبضہ کرنا چاہیئے۔ مشورہ کے بعد اس لشکر نے بنو حنیفہ (یمامہ) کا رُخ کیا۔ مسیلمہ یہ لشکر دیکھ کر ڈر گیا اُس نے کہا اگر میں اس لشکر کی مزاحمت کرتا ہوں تو مسلمان فوجیں میرے ملک پر قابض ہو جائینگی اسنے سجاح کے پاس تحائف بھیجے اور صلح کی درخواست کی معلوم ہونا چاہیئے کہ سجاح پہلے عیسائی مذہب رکھتی تھی بعد میں نبوت کا دعوٰی کیا اور مسیلمہ بھی مدعی نبوت تھا سجاح نے مسیلمہ کو پیغام بھیجا مجھسے آکر ملو اُسنے کہا اپنے لشکر ہی ہٹادو۔ سجاح نے اپنے محافظین (پہرے دار) ہٹادیئے مسیلمہ نے ایک شاندار قبہ (خیمہ) نصب کیا اسکو مختلف خوشبوؤں سے معطر کیا جب انکی آپسمیں ملاقات ہوئی تو سجاح نے کہا۔ تمپر کیا وحی اُتری ہے اُس نے کہا۔

الم تر ان اللہ خلق النساء افواجًا	تونے نہیں دیکھا کہ خدا نے عورتوں کو فوج در فوج پیدا کیا ہے
وجعل الرجال لھن ازواجًا	اور مردوں کو اُن کا خاوند بنایا ہے۔
فنولج فیھن ایلاجًا	وہ انکی شرمگاہ میں اپنے ذکر داخل کرتے ہیں
ثم نخرج ما نشاء اخراجًا	پھر ہم جب چاہتے ہیں نکال لیتے ہیں۔

فینتجن لنا انتاجاً- پھر وہ عورتیں ہمارے لئے جنتی ہیں۔

سجاح نے کہا میں مانتی ہوں کہ تو خدا کا نبی ہے مسیلمہ نے کہا آؤ ہم دونوں ملکر شادی کریں اُسنے کہا میں راضی ہوں مسیلمہ نے کہا۔

الا قومی الی النیك	آ میرے ذکر کیطرف کھڑی ہو۔
فقد هیئ لك المضجع	تیرے لئے بستر طیار ہے۔
فان شئت ففی البیت	اگر تو چاہے تو گھر کے صحن میں تجھسے ہم بستری کروں
وان شئت ففی المخدع	اور اگر تو کہے کوٹھری میں تجھسے ہم بستری کروں
وان شئت صلقناك	اگر تو چاہے تو تجھکو لٹا کر تجھسے ہم بستری کروں
وان شئت علی اربع	اگر تو چاہے تو تیری ٹانگیں اُٹھا کر تجھسے ہمبستری کروں
وان شئت بثلثیه	اگر تو چاہے تو تیرا حصہ اُٹھا کر تجھسے ہم بستری کروں
وان شئت به اجمع	اور اگر تو چاہے تو سب طریقوں سے تیرے ساتھ ہم بستری کروں

اُسنے کہا سب طریقوں سے میرے ساتھ ہم بستری کر اُس نے کہا مجھے بھی بذریعہ وحی یہی حکم ملا ہے تین دن اُسکے پاس ٹھہری پھر اپنی قوم کیطرف پلٹی۔ قوم نے پوچھا کیا کیا لائی اس نے کہا وہ حق پر تھا اس واسطے مینے اُسکا اتباع کرلیا اور اسکے ساتھ شادی کرلی قوم نے کہا اور مہر کیا کچھ بھی نہیں کہا واپس جا اور مہر لا یہ واپس آئی اور مہر کا مطالبہ کیا اُسنے کہا تم اپنے مؤذن کو میرے پاس بھیجو سجاح نے اپنا مؤذن شبث بن ربعی بھیجدیا مسیلمہ نے اس سے کہا تم کھڑے ہوکر اعلان کردو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر پانچ نمازیں مقرر کی تھیں اُن میں سے دو نمازیں عشاء اور فجر تمکو معاف کرتا ہوں بالآخر اس پر مصالحت ہوئی مسیلمہ نے کہا مینے قریش کو پیش کش کی تھی کہ مفتوحہ ممالک میں سے نصف تم لو اور نصف پر میری حکومت تسلیم کرو قریش نے میرا یہ مطالبہ مسترد کردیا اب میں یہ نصف تمکو پیش کرتا ہوں کہ یمامہ کی نصف برآمد تم اس وقت لیجاؤ اور باقی نصف دوسرے سال لیجانا نصف برآمد تو وہ اُٹھا کر لیگئی باقی نصف برآمد حاصل کرنے کیلئے ہذیل وعقبہ روانہ ہوگئے۔ یہاں آکر کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت خالد رضؓ کے لشکر نے خروج کشی شروع کردی ہے۔

اسکے بعد سجاح جزیرہ میں رہی ابعد میں تائب ہوکر مسلمان ہوگئی اور اچھی خدمات اسلامی سرانجام دیں امیر معاویہ رضؓ کے عہد میں بصرہ چلی گئی اور وہیں اُس کی وفات

ہوئی۔

(ابوالفدار صفحہ ۱۵۷ جلد اول)
(ابن خلدون صفحہ ۷۲ جلد دوم)
(طبری صفحات از ۲۳۶ تا ۲۴۰ جلد سوم)

حضرت عمرؓ کا حکم چلتا ہے یا حضرت صدیقؓ کا

اسکے بعد زبرقان اور اقرع حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اگر ہمکو بحرین کی آمدنی لکھدی جائے تو ہم ضامن ہیں کہ وہاں کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوگا۔ حضرت صدیقؓ مان گئے اور تحریر لکھی گئی طلحہ بن عبیداللہ سفارت کے فرائض انجام دے رہے تھے تحریر پر دو منزل کی گواہیوں کے علاوہ حضرت عمرؓ کی گواہی بھی لکھی جانے والی تھی جب طلحہ نے یہ معاہدہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا تو آپنے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہ کہکر تحریر کو پھاڑ کر پھینکدیا۔ طلحہ کو غصہ آیا اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے کہا آپکا حکم چلتا ہے یا عمرؓ کا فرمایا حضرت عمرؓ حاکم ہیں لیکن اطاعت میری ہوتی ہے اسکے بعد یہ دونوں زبرقان و اقرع حضرت خالدؓ کے ساتھ مسیلمۂ کذاب کے خلاف میدانِ جنگ میں حاضر ہوئے اور فتح کے بعد اقرع حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ دُومۃ الجندل کی لڑائی میں شامل ہوئے۔ (ابن خلدون صفحہ ۷۲ جلد دوم)
(طبری صفحہ ۲۴۰ جلد سوم)

غلطی سے چند مسلمانوں کا قتل

حضرت عمرؓ حضرت خالدؓ کو قید کرنیکا مطالبہ کرتے ہیں

سجاح جزیرہ میں چلی گئی اور بنوتمیم تائب ہوکر مسلمان ہوگئے مالک بن نویرہ بطاح پر فوج لئے پڑا تھا اب اُسکو تردد ہوا کہ کیا کرے بالآخر اپنی فوج کو منتشر ہونے کا حکمدیا اور مالک اپنے مکان میں چلا گیا۔ بزاخہ کی فتح کے بعد مقامِ ظفر سے حضرت خالدؓ نے بطاح کا رُخ کرنا چاہا انصار نے مخالفت کی کہ حضرت صدیقؓ کا حکم ہے کہ بزاخہ کی مہم ختم ہونے کے بعد میرے حکم کا انتظار کرو حضرت خالدؓ نے کہا میں فوج کا قائدِ اعظم ہوں میرے پاس حضرت صدیقؓ کا حکم ہے کہ آگے بڑھتا جاؤں مالک بن نویرہ بطاح میں ہمارے مقابلہ کیلئے کھڑا ہے اگر میں یہ فرصت چھوڑتا ہوں تو نقصان

ہوتا ہے میں اپنی فوج لیکر آگے بڑھتا ہوں میں تمکو کوچ کرنے کیلئے مجبور نہیں کرتا تمہاری مرضی ہے چلو یا نہ چلو میں مہاجرین اور تابعین کی فوج لیکر انپر حملہ کرتا ہوں حضرت خالد رض روانہ ہو گئے بعد میں انصار کو ندامت ہوئی انہوں نے آپس میں کہا اگر اس فوج کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اس سے محروم ہو جائینگے اور اگر انکو شکست ہو گئی تو لوگ ہمکو ملامت کرینگے بہتر ہے کہ اُن کے ساتھ ملجائیں اس صلاح کے بعد حضرت خالد رض کو اپنا قاصد بھیجا کہ آپ ٹھہر جائیں ہم آتے ہیں حضرت خالد رض ٹھہر گئے اور یہ فوج ملگئی۔

جب حضرت خالد رض بطاح میں پہنچے تو کسی دشمن کو نہ پایا اطراف وجوانب میں اپنے دستے بھیجے حضرت صدیق رض کا فرمان تھا کہ جس بستی سے اذان کی آواز آئے انپر حملہ نہ کرو اور ان سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرو اگر وہ زکوٰۃ دینے سے انکار کریں تو بیشک انکا قتل عام کرو اور انکو زندہ آگ میں جلادو سواروں کا ایک دستہ مالک بن نویرہ کو اسکے چند ساتھیوں کے ساتھ پکڑ لائے ان سواروں میں حضرت ابو قتادہ رض بھی تھے انہوں نے شہادت دی کہ میں نے انکو اذان دیتے اور نماز پڑھتے دیکھا ہے یہ رات کا واقعہ ہے سخت سردی پڑ رہی تھی حضرت خالد رض نے یہ قیدی حضرت ضرار رض بن ازور کے حوالہ کئے کہ انکی نگہداشت کرو رات کو حضرت خالد رض نے منادی کے ذریعہ ندا دلوائی۔

ادفئوا اسراء کم۔ اپنے قیدیوں کو گرمی پہنچاؤ۔

کنانی زبان میں اسکے معنی ہیں اپنے قیدی قتل کردو اور حضرت ضرار کنانی تھے جب قیدی قتل ہونے لگے تو فریاد کی آوازیں آنے لگیں حضرت خالد رض باہر تشریف لائے اُس وقت تک قیدی قتل ہو چکے تھے۔ یہ ماجرا دیکھ کر افسوس کیا فرمایا خدا کی تقدیر ٹل نہیں سکتی حضرت ابو قتادہ رض حضرت خالد رض پر ناراض ہوئے حضرت خالد رض نے انکو ڈانٹا حضرت ابو قتادہ رض مدینہ چلے گئے اور حضرت ابو بکر رض کو اس افسوس ناک واقعہ سے باخبر کیا۔ اسکے بعد حضرت خالد رض نے مالک کی عورت سے شادی کرلی اور عرب میدانِ جنگ میں شادی کرنا فعل مذموم سمجھتے ہیں حیض کے دن معلوم کرنے کے لئے انکو انکے گھر چھوڑا حضرت ابو بکر رض نے حضرت خالد رض کو دارالخلافہ میں طلب کیا حضرت خالد رض نے معذرت چاہی اور معافی مانگی کہ غلطی سے یہ واقعہ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رض نے معاف کردیا لیکن یہ فرمایا تم نے میدانِ جنگ میں کیوں شادی کی اس فعل کو عرب مکروہ سمجھتے ہیں حضرت عمر رض نے حضرت ابو بکر رض سے عرض کیا خالد دشمن خدا ہے اُسنے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور پھر اُسکی بیوی سے شادی کرلی ہے آپ اس کو قید کرلیں اور سپہ سالاری کے عہدہ سے معزول کردیں حضرت

ابوبکرؓ نے فرمایا اُس سے غلطی ہوگئی ہیں اسکو معزول نہیں کرونگا میں اُس تلوار کو نیام میں نہیں ڈالوں گا جسکو خدا نے کافروں کو قتل کرنے کیلئے باہر کھینچا ہے مالک کے بھائی کو بیت المال سے دیت ادا کردی۔ (ابن خلدون صفحہ ۷۴ جلد دوم)

(طبری صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳ جلد سوم)

مسیلمۂ کذاب کی فوجوں کا قتل عام

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عکرمہ رضؓ بن ابی جہل کو مسیلمۂ کذاب کے مقابلہ میں بھیجا انہوں نے حملہ کرنے میں جلدی کی شکست کھا گئے اور حضرت ابوبکر رضؓ کو اپنی ہزیمت سے باخبر کیا خلیفۃ المسلمین نے لکھا تم دارالخلافہ میں مت واپس آؤ تاکہ عام مسلمان اس شکست سے متاثر نہ ہوں حذیفہ و عرفجہ کے پاس چلے جاؤ۔ اور اُنکے ساتھ ملکر مہرہ و اہل عمان سے لڑو جب تم اس مہم سے فارغ ہو جاؤ تم اپنا لشکر لیکر مہاجرین امیہ سے یمن اور حضر موت میں ملو راستہ میں مسلمانوں کے علاقہ سے فوج جمع کرتے جاؤ۔

اور حضرت شرجیل رضؓ بن حسنہ کو حکم دیا تم اپنی فوج لیکر حضرت خالد رضؓ کے پاس پہنچو جب تم اس مہم سے فارغ ہو جاؤ تو تم قضاعہ کا رُخ کرو اور وہاں عمرو بن عاص کے ساتھ ملکر عام مرتدین کی سرکوبی کرو۔

حضرت خالد رضؓ جب بطاح سے فارغ ہوگئے اور حضرت ابوبکر رضؓ نے انکا قصور معاف کر دیا تو پھر انکو ایک جرار لشکر کے ساتھ مسیلمۂ کذاب کی سرکوبی کیلئے بھیجا مہاجرین فوجوں کے سردار حضرت ابو حذیفہ و زید اور انصار فوجوں کے قائد حضرت ثابت و براء رضؓ بن عازب تھے حضرت خالد رضؓ جلدی سے بطاح روانہ ہوئے اور مزید فوجوں کی آمد کا انتظار کرنے لگے جب سب فوجیں آگئیں مسیلمۂ کذاب کے استیصال کیلئے یمامہ کا رُخ کیا کیونکہ یمامہ ہی مسیلمہ کا صدر مقام تھا اور بنو حنیفہ اسکا لشکر جرار تھا ان فوجوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی جو متفرق بستیوں اور آبادیوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

حضرت شرجیل رضؓ بن حسنہ نے بھی حضرت عکرمہ رضؓ کیطرح جلدی کی اور حضرت خالد رضؓ کی آمد سے پہلے دشمن پر حملہ کر دیا دشمن کثیر التعداد تھا لازماً شکست کھا گئے تو حضرت خالد رضؓ پہنچے تو سخت ناراض ہوئے فرمایا میرے حکم کے بغیر تم نے کیوں حملہ کیا۔

اسکے بعد حضرت صدیق رضؓ نے خلیطہ کو مزید فوج دیکر حضرت خالد رضؓ کی امداد کیلئے بھیجا تاکہ عقب سے دشمن حملہ نہ کرسکے مسلمانوں کی یہ لشکر کشی دیکھکر سجاح کی شکست خوردہ فوجیں تو بالکل بھاگ گئیں۔

رجال بن عنفوہ بنی حنیفہ کے شرفاء میں سے تھا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہجرت کی اور حضورؐ کے پاس قیام کیا قرآن مجید سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی جب مسیلمہ کذاب مرتد ہوگیا تو حضورؐ نے اسکو اہل یمامہ کیلئے مبلغ بناکر بھیجا اور حکم دیا مسیلمہ کذاب کے خلاف سرگرم کوشش کرو اور مسلمانوں کو مضبوط کرو بجائے اسکے کہ وہ حضورؐ کے حکم کی تعمیل کرتا یمامہ جاکر مرتد ہوگیا اور مسیلمہ کذاب کے نسبت زیادہ پُرفتن و فسادی ثابت ہوا اُس نے اہل یمامہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو اپنی حکومت میں شریک کار بنایا ہے تم مسیلمہ کی تابعداری کرو اور اُس کی وفاداری کا حلف اُٹھاؤ۔

جب مسیلمہ اور بنو حنیفہ کو حضرت خالد رضؓ کے قریب ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے یمامہ کی انتہائی حد عقرباء میں اپنی فوجوں کا مرکز بنایا اور مضافات سے امدادی فوجیں جمع کیں۔

حضرت خالد رضؓ نے حضرت شرحبیل رضؓ بن حسنہ کو اپنا مقدمۃ الجیش (ہراول دستہ) بنایا۔ مسیلمہ کا ایک مشہور افسر مجاعہ بن فزارہ۔ بنو عامر (بنو تمیم میں غارت ڈالکر آرہا تھا تھکن اور بےخوابی نے زور کیا یمامہ سے ورے ایک ٹیلہ کے پاس مع اپنے دستہ کے سوگیا۔ تقریباً ساٹھ افراد تھے۔ دفعتاً حضرت شرحبیل رضؓ کا سوار دستہ سر پر آگیا یہ نیند میں بیہوش تھے انکو جگا کر حالات معلوم کئے بعد میں ان سب کو قید کرکے قتل کردیا جب مجاعہ کے قتل کرنے کی باری آئی تو حضرت شرحبیل رضؓ سے کہا گیا اگر آپ یمامہ لینا چاہتے ہیں تو اسکو مت قتل کریئے یہ کافر خولہ (ایک مشہور خاتون) کو بھی اغواء کرکے لائے تھے اسکو رہائی دلائی گئی اور مجاعہ کو زنجیروں میں جکڑ کر حضرت خالد رضؓ کے حوالہ کردیا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا ذکر ہے کہ ایک مجلس میں رجال بن عنفوہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا اے اہل مجلس تم میں ایک شخص کی داڑھ قیامت کے روز دوزخ میں اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی اس مجلس کے سب لوگ چلے گئے صرف میں اور رجال رہ گئے میں ارشاد سے ڈرتا رہا حتی کہ جب مسیلمہ کذاب کے ساتھ

وہ میدانِ جنگ میں نکلا تو مجھے چین نصیب ہوا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح فرمایا تھا۔

اب دونوں طرف سے جنگ شروع ہوئی شرجیل بن مسیلمہ نے کہا اے بنو حنیفہ آج غیرت کا دن ہے اگر آج تمکو شکست ہو گئی تو تمہاری عورتیں قید کر لیجائینگی اور مسلمان اُن سے شادی کر لینگے اپنی خاندانی شرافت کی حفاظت کرو اپنی مستورات کو بچانے کیلئے مسلمانوں سے خوب لڑو۔ مہاجرین فوج کا جھنڈا حضرت سالم رض حضرت حذیفہ رض کے آزاد کردہ غلام کے ہاتھ میں تھا فوج نے کہا ہمکو آپ کے متعلق اندیشہ ہے فرمایا اگر میں شکست کھا گیا تو بُرا حافظ قرآن سمجھا جاؤں گا (اس لڑائی میں حافظ قرآن بہت زیادہ تھے اور سب شہید ہو گئے) اور انصار کا جھنڈا حضرت ثابت رض بن قیس اُٹھائے ہوئے تھے مجاعہ کو زنجیروں میں جکڑ کر حضرت خالد رض اپنے خیمہ میں اپنی زوجہ ام تمیم کے حوالہ کیا حکم دیا ان کی حفاظت کرنا الغرض جنگ شروع ہوئی۔ اور دشمن نے ہجوم کیا۔ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور بنو حنیفہ کے سپاہی حضرت خالد رض کے خیمہ میں گھس گئے انہوں نے ام تمیم کو قتل کرنا چاہا مجاعہ نے کہا اسکو چھوڑ دو یہ بڑی اچھی عورت ہے تم مردوں کو پکڑو۔ مسلمان ازسرِ نو جمع ہوئے اور جمکر دشمن پر حملہ کیا بنو حنیفہ کی شکست ہو گئی محکم بن طفیل (مسیلمۂ کذاب کے ایک افسر) نے کہا اے بنی حنیفہ باغ میں گھس جاؤ وہاں میں تمہاری حفاظت کرونگا۔ دشمن کی ساری فوج باغ میں گھس گئی کچھ دیر تو محکم لڑتا رہا تھوڑی دیر میں مارا گیا حضرت عبدالرحمٰن رض بن ابی بکر رض نے اس کو قتل کر کے فی النار والسقر کیا۔

مسلمانوں کا سخت امتحان ہوا ایک ایک کر کے سب حافظ قرآن شہید ہونے لگے جب پہلی دفعہ مسلمانوں کو شکست ہوئی تو حضرت ثابت رض نے فرمایا مسلمانو! تمنے یہ بُرا کیا کہ میدانِ جنگ چھوڑ گئے یا اللہ ان یمامیوں سے میرا کوئی تعلق نہیں اور یا اللہ مسلمانوں کے اس گناہ یعنی میدانِ جنگ سے بھاگنے میں میں شریک نہیں یہ کہکر تلوار چلاتے ہوئے دشمن میں گھس گئے اور انکا خوب قتلِ عام کیا حتی کہ خود شہید ہو گئے۔

جب مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے تو حضرت زید رض بن خطاب نے فرمایا میدانِ جنگ میں آنے کے بعد بھاگنا نہیں چاہیئے یہ کہکر دشمن میں گھس گئے اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے

پھر حضرت براء رض بن مالک کی باری آئی انکی عادت تھی کہ جب میدانِ جنگ میں حاضر ہوتے کپکپی طاری ہو جاتی حتی کہ لوگوں کو اُنپر بیٹھنا پڑتا پھر انکو لرزہ کا بخار چڑھتا یہ اپنے پاجامہ میں پیشاب

کردیتے پیشاب کرنے کے بعد شیر کیطرح اُچھلتے جب اُنہوں نے مسلمانوں کے قدم اُکھڑتے دیکھے تو انپر لرزہ طاری ہوا عادت کے مطابق لوگ انپر بیٹھے جب پیشاب کر چکے تو اُچھلے فرمایا مسلمانو! میں براء بن مالک ہوں میرے جھنڈے تلے آؤ مسلمانوں کا ایک حصہ آگیا اور دشمن سے خوب جنگ کی اور انکا قتل عام کیا حضرت عبدالرحمن رضہ بن ابی بکر رضہ نے محکم بن طفیل کو تاک کر ایسا نشانہ لگایا جو یہ تیر ٹھیک اُسکے سینہ میں پیوست ہوا اور وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

پھر مسلمانوں نے دشمن پر ہجوم کیا اور انکو دھکیلتے ہوئے باغ تک لے گئے سب دشمن باغ میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا۔ حضرت براء رضہ نے فرمایا مسلمانو مجھکو دیوار پر چڑھاؤ۔ مسلمانوں نے انکو باغ کی دیوار پر چڑھایا یہ نیچے کود ے اور تلوار چلاتے ہوئے دشمنوں کو دروازہ سے ہٹایا دروازہ کھولدیا اور مسلمان اندر گھس گئے۔

دشمن خدا مسیلمہ کذاب بھی اندر تھا غصہ کے مارے مُنہ سے جھاگ نکل رہی تھی پریشانی کی حالت میں ایک دیوار کے سہارے بیٹھا ہوا عقل سلب ہو چکی تھی دفعۃً وحشی نے اسپر اپنا وہ مشہور حربہ پھینکا جس سے حضرت حمزہ رضہ شہید ہوئے تھے حربہ نے مسیلمہ کا صفایا کر دیا۔ اور ایک انصاری نے بڑھکر تلوار مارکر اسکی گردن اُڑادی وحشی نے کہا اللہ کو معلوم ہے کہ ہم میں سے کس نے اسکو قتل کیا ہے۔

رجال بن عنفوہ حضرت زید رضہ بن خطاب کے مقابلہ میں تھا حضرت زید رضہ نے اس سے فرمایا رجال خدا سے ڈر جا تو نے دینِ اسلام کو چھوڑکر بہت بُرا کیا اب پھر میں تجھکو اس اسلام کیطرف بلاتا ہوں یہ تیرے لئے بہت مفید ہے اور دنیا کے مقابلہ میں اچھا ہے اُس نے انکار کیا اور مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

بنو حنیفہ کے بڑے بڑے افراد باہم جمع ہوئے اور مشورہ کر کے سبکو یکبارگی حملہ کرنے کے لئے برانگیخت کیا اور چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسلمانوں کی سخت آزمائش کا وقت آیا حضرت زید رضہ نے فرمایا میں آج کوئی کلام نہیں کرونگا حتی کہ ہم انکو شکست دیں یا خدا سے ملاقات کریں۔ مسلمانو! سختی سے انپر حملہ کرو اور اپنے قدم آگے بڑھاؤ۔ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور دشمن کو انکی صفوں سے نکالدیا حتی کہ انکو دھکیلتے ہوئے انتہائی کنارہ پر لے گئے۔ حضرت زید رضہ شہید ہو گئے حضرت ثابت رضہ نے مسلمانوں سے خطاب کیا تم خدا کے گروہ ہو اور یہ شیطان کے گروہ اور عزۃ وغلبہ اللہ اسکے رسول اور اسکے گروہ کو حاصل ہوتا ہے

جیسا میں کرتا ہوں تم بھی کرو پھر تلوار چلاتے ہوئے اُن میں گھس گئے۔

حضرت ابو حذیفہ رضہ نے فرمایا اے اہل قرآن قرآن مجید کو اپنے افعال اور کارناموں سے زینت دو یہ کہکر اُنپر ٹوٹ پڑے اور خوب اُنکو قتل کیا حتی کہ خود شہید ہو گئے۔

حضرت خالد رضہ بن ولید حملہ کرنے اُٹھے اور اپنے محافظوں سے کہا مجھپر دشمن عقب سے حملہ نہ کر سکے۔

جب حضرت سالم رضہ کو جھنڈا دیا گیا فرمایا تمنے مجھکو یہ جھنڈا کیوں دیا ہے۔ کہا اس لئے کہ آپ حافظِ قرآن ہیں آپ بھی اسیطرح ثابت قدم رہینگے جسطرح آپ سے پہلے یہ جھنڈا اُٹھانے والے ثابت قدم تھے فرمایا اچھا اگر میں ثابت قدم نہ رہا تو بُرا حافظ قرآن سمجھا جاؤنگا اُنسے پہلے جھنڈے کو اُٹھانے والے عبداللہ رضہ بن حفص تھے۔

حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضہ سے فرمایا حضرت زید رضہ سے پہلے تم کیوں نہ شہید ہوئے وہ شہید ہو گئے اور تم زندہ ہو عرض کیا مینے کوشش بہت کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا وہ کامیاب ہو گئے۔

دوسری روایت میں ہے حضرت عمر رضہ نے فرمایا حضرت زید رضہ شہید ہو گئے تمنے بھی مجھسے اپنا منہ چھپایا ہوتا ہونا عرض کیا انہوں نے خدا سے شہادت مانگی انکو ملگئی میں نے شہادت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

اُس روز شہریوں اور دیہاتیوں میں بحث چھڑ گئی کہ دیہاتی بزدل ہوتے ہیں دیہاتیوں نے کہا شہریوں کو لڑنا نہیں آتا حضرت خالد رضہ نے حکم دیا سب فوجیں علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تاکہ پتہ لگے کہ ہزیمت کس حصہ میں ہے دیہاتیوں کی نسبت شہریوں میں زیادہ اموات ہوئیں اور انصار و مہاجرین کو زیادہ مصیبت اُٹھانا پڑی۔

حضرت خالد رضہ نے فرمایا مسیلمہ کذاب کو قتل کئے بغیر یہ جنگ ختم نہ ہو گی اسلئے حضرت اُسکے سامنے آئے اور اسکو مقابلہ کیلئے للکارا فرمایا۔

ع انا ابن اشیاخ وسیفی السّخت ۔ اعظم شئی حین یاتیك النّفت

میں بزرگوں کا لڑکا ہوں میری تلوار بہت سخت ہے جس وقت مجھکو جوش آتا ہے۔

کوئی شخص آپ کے مقابلہ میں نہ نکلا اور دشمن کو ہزیمت ہو گئی مسیلمہ کے متبعین نے کہا تم ہمکو فتح و نصرت کا وعدہ دلاتے تھے اب وہ فتح کہاں ہے اُس نے کہا اپنے حرم و ناموس

کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جاؤ وحشی نے آگے بڑھکر اسکو قتل کر دیا باغ میں سترہ ہزار بنو حنیفہ مارے گئے اور حضرت خالدرضؓ مجاعہ کو میدانِ جنگ میں لائے اور اسکو بنو حنیفہ کے افسروں کی نعشیں دکھائیں جب محکم کو دیکھا تو مجاعہ نے کہا یہ مسیلمہ سے اچھا تھا پھر مسیلمہ کذاب کو دیکھا حضرت خالدرضؓ نے کہا اسی نے تمکو ہلاکت میں ڈالا ہے اُسنے کہا واقعہ تو یہی ہے لیکن یہ جلد باز میدان جنگ میں آئے بہادر لوگ ابھی قلعوں میں محفوظ ہیں تو کیا میں اپنی قوم کیطرف سے آپکے ساتھ صلح کی درخواست کر سکتا ہوں حضرت خالدرضؓ قلعوں سے باہر دشمن کا جتنا مال تھا وہ سب سمیٹ لیا اور اُن کے سب بال بچے قید کر لئے جب اُسنے صلح کی درخواست کی تو حضرت خالدرضؓ نے فرمایا تم سے صلح کی شرائط طے کرنیکو طیار ہوں لیکن قیدی حوالہ نہیں کرونگا۔ مجاعہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوم سے مشورہ کرلوں مجاعہ قلعہ میں گیا وہاں صرف بچے اور عورتیں اور ختم ہونے والے بوڑھے تھے اُسنے عورتوں کو اسلحہ پہنا دیا اور انکو قلعہ کی دیوار پر کھڑا کر دیا خود نیچے چلا آیا حضرت خالدرضؓ سے کہا قوم نہیں مانتی وہ میرے خلاف ہو گئے ہیں اب وہ لڑنے کے لئے طیار ہیں دیکھئے قلعوں کی فصیل پر حضرت خالدرضؓ نے نظر اُٹھاکر دیکھا تو سب طرف مسلح اشخاص نظر آئے مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا تقریباً بارہ سو مہاجرین انصار و دیگر افراد شہید ہوئے اور زخمی بہت زیادہ تھے بالآخر ہر چیز کی چوتھائی پر صلح ہو گئی یعنی کل قیدیوں کا چوتھائی حصہ اور ہر مال منقولہ و غیر منقولہ کا چوتھائی حصہ مسلمان اپنے پاس رکھیں باقی چھوڑ دیں جب قلعے کے دروازے کھولے گئے تو صرف بچے اور عورتیں نکلیں حضرت خالدرضؓ نے مجاعہ سے کہا تو نے مجھے دھوکہ دیا اُس نے کہا آخر میری قوم ہے میں اُنکی بھی خدمت کر سکا حضرت خالدرضؓ نے صرف تین دن کی مہلت دی فرمایا اسکے بعد صلح فسخ سمجھی جائے گی اور تم سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے دار الخلافہ سے حضرت سلمہؓ بن وقش کے ذریعہ حضرت خالدرضؓ کو حکم دیا دشمن کے ہر بالغ شخص کو قتل کرو جبوقت قاصد یہ پیغام لیکر پہنچا صلح ہو چکی تھی اور مسلمان معاہدہ کے بڑے پابند ہوتے ہیں دشمن کے ایک سرکردہ شخص سلمہ بن عمیر نے صلح قبول کرنے سے انکار کر دیا کہا ہمارے قلعے مضبوط کھانے پینے کی اشیاء بافراط موجود ہیں اوپر سے موسم سرما آرہا ہے (مسلمان میدان میں سردی سے اکڑ کر مر جائینگے) ہم مضافات سے اپنی فوجیں جمع کرینگے مجاعہ نے کہا تو مذموم شخص ہے میں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیکر صلح پر آمادہ کیا ہے کیا اب قوم میں

کوئی فرد مدافعت کرنے والا باقی ہے اگر تم نے میری بات نہ مانی تو وہی ہوگا جو شرجبیل بن مسیلمہ کہہ گیا ہے کہ مسلمان تمہاری عورتوں کو اپنے نکاح میں لیجائینگے سات روز کے بعد مجاعہ حضرت خالدرضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عہد نامہ لکھا گیا جسپر ثبت تھا کہ خالدؓ اور ابوبکرؓ اور کل مسلمانوں کی طرف سے بنوحنیفہ کو امن کی ضمانت دی جاتی ہے اگر وہ شرائط پر نیک نیتی سے عمل کریں۔

سلمہ بن عمیر نے دل میں ارادہ کیا کہ وہ دھوکہ سے حضرت خالدرضؓ کو قتل کر دے اس نے مجاعہ سے کہا مجھے اجازت ہے کہ میں حضرت خالدرضؓ سے دوچار باتیں کر لوں مجاعہ نے کہا ہاں اجازت ہے سلمہ نے تلوار چھپائی اور چل پڑا حضرت خالدرضؓ نے دور سے آتا اُسے دیکھا۔ پوچھا یہ کون ہے مجاعہ نے کہا یہ قوم کا برا فرد ہے اسی کو مینے صلح کرنے پر راضی کیا ہے حضرت خالدرضؓ نے فرمایا اسکو نکالدو اُسے باہر نکالا گیا جب اُسکی تلاشی لی گئی تو اُس کے پاس سے تلوار نکلی بنوحنیفہ نے اسکو گالیاں دیں لعن طعن کیا اور اُسکو زنجیروں میں باندھ دیا کہا کمبخت تو نے ساری قوم کو ہلاک کرنیکا ارادہ کیا ہے ہمارے سارے بچوں اور عورتوں کو قید کرانا چاہتا ہے اگر خالد کو علم ہو جائے کہ تیرے پاس ہتھیار ہے تو تجھکو قتل کر دے اور پھر ہم سبکی جانیں خطرے میں ہیں سب مرد قتل کر دئے جائیں اور عورتیں قید کر لیجائینگی اسکے بعد تمام دشمن نے ہتھیار ڈالدئے توبہ کی اور از سر نو اسلام قبول کیا سلمہ نے ان سے کہا اگر تم میری بندش کھولدو تو میں کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرونگا قوم نے اسے چھوڑ دیا رات کو موقعہ پاکر وہ بھاگ نکلا۔ اور حضرت خالدرضؓ کی قیام گاہ کا قصد کیا پہرے دار نے آواز دی بنوحنیفہ گھبرا گئے اور دوڑکر اُسکو پکڑا راستہ میں اسپر تلوار چلائی اور اسپر پتھر برسائے حتیٰ کہ تلوار سے اس کی شہ رگ کٹ گئی اور وہ ایک کوئیں میں گر کر مر گیا۔

جب ایک وفد حضرت صدیق رضؓ کی خدمت میں ان کے اسلام قبول کرنے کی خبریں بتانے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے اُن سے مسیلمہ کذاب کی چند ٹک بندیاں سُنیں جنکو وہ سُناکر قوم کو گمراہ کرتا تھا حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا سُبحان اللہ کسی نیک آدمی کے منہ سے ایسی خرافات باتیں نکل سکتی ہیں تمہاری عقل اُس وقت کہاں غائب ہو گئی تھی پھر آپ نے اُن کو واپس کر دیا۔

(ابن خلدون صفحات از ۷۴ تا ۷۶ جلد دوم)

(طبری صفحات از ۲۴۳ تا ۲۵۴ جلد سوم)

جمع قرآن

جب حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ یمامہ (نجد) کی لڑائی میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہو گئے تو قرآن مجید جمع کرنیکا حکمدیا اتبک قرآن مجید ایک کتاب کی صورت میں نہیں تھا بلکہ لوگوں کے سینوں پر درخت کے پتوں اور چمڑے پر محفوظ تھا اور یہ نسخہ طیار کر کے حضرت حفصہ بنت عمرؓ حضورؐ کی بیوی کے پاس بطور امانت رکھدیا گیا جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا اور لوگوں نے قرآن کے اعرابوں میں اختلاف کرنا شروع کیا تو حضرت عثمانؓ نے اس نسخہ سے بہت سے نسخے طیار کرا کے سلطنت کے مختلف اطراف میں بھیجدئے اور اس نسخہ کے سوا کل نسخے باطل قرار دئے۔ (ابو الفداء صفحہ ۱۵۷ جلد اول)

خدا مجاہدین کی کسطرح مدد کرتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بحرین کا والی منذر بن مساوی مسلمان ہو گیا تھا وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ مرض وفات میں مبتلا ہوئے حضورؐ کی وفات کے بعد منذر نے بھی وفات پائی اسکے بعد بحرین کے باشندے مرتد ہو گئے اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علاءؓ بن حضرمی کو ان کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جارود بن معلی حاضر ہوا حضورؐ نے فرمایا جارود مسلمان ہو جاؤ اُس نے عرض کیا میں بھی ایک مذہب رکھتا ہوں حضورؐ نے فرمایا تمہارا مذہب کوئی چیز نہیں جارود مسلمان ہو گیا اور مدینہ میں سکونت اختیار کر کے دینی تعلیم حاصل کی پھر فارغ ہو کر اپنی قوم عبد القیس میں چلے گئے تھوڑے دنوں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی عبد القیس نے کہا محمدؐ اگر نبی ہوتے تو نہ مرتے یہ کہکر مرتد ہو گئے جارود کو خبر ہوئی وہ آئے اور انکو جمع کیا کہا میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں اگر تم کو اسکا علم ہو تو جواب دینا ورنہ خاموش رہنا انہوں نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو کہا تمکو معلوم ہے کہ حضورؐ سے پہلے بھی بہت انبیاء ہو چکے ہیں قوم نے کہا ہاں جارود نے کہا تمنے انکو دیکھا ہے یا صرف جانتے ہو کہا ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن جانتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی بہت انبیاء تھے کہا پھر وہ کہاں ہیں قوم نے جوابدیا وفات پا گئے جارود نے فرمایا جسطرح وہ فوت ہو گئے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی فوت ہو گئے میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول تھا قوم نے کہا ہم بھی اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہے آج سے تو ہمارا سردار ہے اور ہم سے افضل ہے۔

جارود نے یہ بڑی خدمت اسلام سرانجام دی اور اپنی قوم کو ارتداد سے بچالیا۔

منذر کی وفات کے بعد بحرین کے مسلمان دو جگہ محصور ہو گئے حضرت علاء رضہ نے انکو چھڑایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت علاء بن حضرمی کو بحرین کی ہدایت کیلئے مامور فرمایا انکی تبلیغ سے بحرین کا والی منذر مسلمان ہو گیا اور حضورؐ کی طرف سے حضرت علاءؓ بحرین کے امیر مقرر کر دیئے گئے حضورؐ کی وفات کے بعد منذر فوت ہو گئے اور حضرت علاء رضہ خود واپس چلے آئے حضرت عمرو رضہ بن عاص اس وقت عمان میں تھے حضورؐ کی وفات کی خبر سنکر یہ بھی عمان سے چل پڑے راستہ میں منذر کے پاس ٹھہرے یہ اس وقت حالتِ نزع میں تھے منذر نے پوچھا اگر کوئی مسلمان فوت ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لئے اُسکے مال سے کتنا حصہ مقرر کیا ہے حضرت عمرو رضہ نے فرمایا صرف تیسرا حصہ منذر نے فرمایا میں اب اس تیسرے حصہ کا کیا کروں حضرت عمرو رضہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسکو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو تم کو ثواب ملیگا یا اسکو راہ خدا میں وقف کر دو تمہارے بعد صدقہ جاریہ رہے گا۔ منذر نے کہا معلوم نہیں میرے بعد اس وقف کا کیا بنے تم اسکو میری وصیت کے مطابق تقسیم کردو تقسیم حاصل کرنے والے اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں حضرت عمرو رضہ فرماتے ہیں میں اُسکے اس کلام سے بہت خوش ہوا۔ منذر کی وفات کے بعد بحرین کی ربیعہ قوم مرتد ہو گئی اُس نے کہا ہم بحرین کی بادشاہی پھر بحال کرتے ہیں انہوں نے اسی خاندان سے منذر بن نعمان کو بحرین کا والی بنا دیا اسکا لقب غرور تھا جب مسلمانوں نے اسکو زیر کیا اور یہ از سر نو مسلمان ہوا تو اس نے کہا میں غرور (دہوکہ) نہیں بلکہ مغرور (دھوکہ دیا گیا) ہوں۔

حُطَم بن ضُبیعہ بکر بن وائل کی مرتدین فوج کے ساتھ قطیف و ہجر (یہ بحرین کے دو مشہور شہر ہیں) میں آیا اور انکو بہکا کر اپنے ساتھ کر لیا اور انکو اپنے اور عبد القیس کے درمیان بطور رشتہ کے مقرر کیا اور مغرور بن سدید۔ منذر بن نعمان کے بھائی کو جُواثا (بحرین کا مشہور قلعہ) پر متعین کیا کہا یہاں ثابت قدم رہو اگر مجھ کو فتح ہو گئی تو میں تمکو بحرین کا والی مقرر

کر دوں گا۔

کافروں نے جُواثا کا مضبوطی سے محاصرہ کر لیا۔ اور مسلمان محصورین پر بہت سختی کی قریب تھا کہ بھوک سے ہلاک ہو جائیں محصورین میں سے ایک صالح مسلمان عبداللہ بن خذف نے کہا۔

الا ابلغ ابابکر رسولا — وفتیان المدینۃ اجمعینا

حضرت ابوبکر اور مدینہ کے سب نوجوانوں کو — ہمارا یہ پیغام پہنچا دو

فھل لکم الی قوم کرام — وقعودٌ فی جواثا محصرینا

کیا تم اُس شریف قوم کو — چھوڑ دو گے جو اس وقت جواثا پر — قلعہ میں محصور ہیں

کانّ دِمَاءھُم فی کلِّ فجّ — شعاع الشمس یُغشی الناظرینا

اُن کے خون دُور راستے سے شعاع سورج سے — دیکھنے والوں کو نظر آ رہے ہیں

توکّلنا علی الرحمٰن انّا — وجدنا الصبر للمتوکلینا

ہم نے خدا پر بھروسہ کیا کیا ہمنے صبر کرنے والوں کیلئے صبر ہی (ایک بہترین ذریعہ) پایا ہے۔

حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت علاء رضہ کو اہل بحرین کی سرکوبی کیلئے بھیجا جب یہ یمامہ کے سامنے پہنچے تو ثمامہ بن آثال بنو حنیفہ کی مسلمان فوجوں کے ساتھ شامل ہو گئے راستہ میں مزید اسلامی فوجیں شامل ہو گئیں اور یہ لشکر عظیم دہنار کے راستے منزل پیما ہوا جب ہم درمیان میں پہنچے تو خدا نے ہمکو اپنی ایک عجیب نشانی دکھائی ایک مقام پر حضرت علاء رضہ ٹھہرے اور فوجوں کو بھی یہاں قیام کرنے کا حکم دیا اونٹوں پر سب کھانے پینے کا سامان لدا ہوا تھا شب کے درمیانی حصہ میں تمام اونٹ بھاگ گئے ہم خالی ہاتھ رہ گئے اور اونٹ سب سامان لیکر ریگستان میں بھاگ گئے اب جب کہ سحری کیوقت کوچ کرنیکا وقت آیا تو سب خالی ہاتھ تھے ہر شخص غم و فکر میں مبتلا تھا کہ اب کیا ہو گا ہر شخص کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اور ایکدوسرے کو وصیت کرنے لگے (کہ بھائی اگر تم زندہ بچ رہے تو ہمارا یہ پیغام فلاں کو پہنچا دینا) حضرت علاء رضہ کے منادی نے ندا دی کہ سب یہاں جمع ہو جاؤ ہم سب جمع ہو گئے فرمایا میں تمکو غمزدہ اور فکر مند دیکھ رہا ہوں ہم نے عرض کیا جی ہاں غم کیوں نہ کریں جب دوپہر ہو گئی اور سورج اپنے جوبن پر آئیگا تو ہمارا نام و نشان نہ ہو گا فرمایا غم نہ کرو کیا تم مسلمان نہیں کیا تم خدمت اسلام سر انجام دینے اور راہ خدا میں کافروں سے جہاد کرنے کیلئے نہیں نکلے ہم نے عرض کیا جی ہاں امر واقعہ یہی ہے

فرمایا پس خوش ہو جاؤ اور بشارت حاصل کرو خدا تم جیسے مجاہدین کو کبھی ضائع نہ ہونے دیگا تھوڑی دیر بعد مؤذن نے نماز فجر کی اذان دی ہم نماز پڑھتے کھڑے ہوئے ہم میں سے بعض افراد تیمم کر کے کھڑے ہو گئے کیونکہ پانی کا نام و نشان نہ تھا نماز پڑھ کر حضرت علاء رضہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور ہم سپاہی بھی آپکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھ گئے آپنے دعاء مانگنے کیلئے ہاتھ اٹھائے اور ہم نے بھی ہاتھ اٹھائے جب سورج نکلا تو ایک سراب نمائش آب نظر آیا ایک رائد (وہ سپاہی جو فوج کیلئے پانی و غلہ حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے) بھیجا اسنے عرض کیا صرف سراب ہے حضرت علاء رضہ پھر دعا میں مصروف ہو گئے دوسری دفعہ پھر سراب نظر آیا رائد کو پھر وہاں بھیجا یہ بھی سراب ہے پھر دعا میں مصروف ہو گئے پھر سراب نظر آیا پھر رائد بھیجا اس دفعہ اسنے کہا یہ پانی ہے حضرت علاء اور سب سپاہی کھڑے ہو گئے ہم پانی پر پہنچے اور خوب سیراب ہو کر پانی پیا اور غسل کیا ابھی دن بلند نہیں ہوا تھا کہ اونٹ چاروں طرف سے بھاگے چلے آرہے ہیں اور ہمارے سامنے آکر بیٹھ گئے ہم انپر سوار ہو گئے اور سب کو پانی پلایا پھر چل پڑے حضرت ابوہریرہ رضہ میرے رفیق سفر تھے جب ہم اس مکان سے غائب ہو گئے تو مجھسے فرمایا اس مقام کو جانتے ہو میں نے جواب دیا میں اس علاقہ سے بخوبی واقف ہوں فرمایا میرے ساتھ پھر اس مقام پر چلو میں انکو لیکر آیا تو وہاں نہ حوض تھا اور نہ پانی کا نام و نشان موجود تھا اسکے بعد ہم فوج میں شامل ہو گئے اور ہمارا لشکر ہجر میں آکر ٹھہرا۔

شراب پینے کیوجہ سے کافروں کو شکست ہوتی ہے

حضرت علاء رضہ نے جارود کو لکھا عبد القیس کی فوج لیکر حُطم کی سرکوبی کیلئے روانہ ہو مسلمانوں کی سب فوجیں ہجر کے قریب جمع ہو گئیں اور کفار حُطم کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے مسلمانوں نے اپنے سامنے خندق کھودی اور کافروں نے بھی خندق کھود لی۔ ہر روز یہ ہوتا کہ کافر مسلمانوں سے لڑکر اپنی خندق عبور کر جاتے ایک ماہ تک ایسا ہی ہوتا رہا ایک شب کو مسلمانو نے دشمن کے لشکر میں دفعتہً ایک شور سنا وہ شور ہزیمت کا معلوم ہوتا تھا حضرت علاء رضہ نے حضرت عبد اللہ رضہ بن حذف کو دشمن کے حالات معلوم کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے واپس آکر اطلاع دی کہ سب دشمن شراب پی کر مست ہو رہے ہیں مسلمان اٹھتے اور اچانک انپر

جاپڑے دشمن میں ابتری پھیل گئی کچھ بھاگ گئے کچھ قتل ہو گئے کچھ پکڑے گئے ابجر ہاتھ سے نکل گیا حطم کے ہوش مارے گئے اُسکی عقل گم ہو گئی وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہونے لگا جب اُسنے رکاب میں قدم رکھا تو وہ کٹ گیا عفیف بن منذر وہاں سے گذر رہا تھا اُسنے بلند آواز سے فریاد کی مجھے کوئی پناہ دے ابوصنیعہ نے اسکی آواز پہچان کر کہا میری طرف اپنی ٹانگ کر میں تجھے پناہ دوں اُسنے اپنا پاؤں اُسکی طرف کر دیا ابوصنیعہ نے اُسکی ٹانگ کاٹ لی حطم نے کہا مجھے قتل کردے ابوصنیعہ نے جواب دیا میری خواہش ہے کہ تو اسی طرح تڑپ کر مرجائے اُس رات جو مسلمان اسکے سامنے سے گذرتا اُس سے ہی استدعا کرتا کہ برائے خدا مجھے قتل کر دو حتی کہ قیس بن عاصم وہاں سے گذرے اُس نے درخواست کی قیس نے اُسکو قتل کر دیا جب انہوں نے اسکی ٹانگ کٹی ہوئی دیکھی تو افسوس کیا اگر مجھے علم ہوتا تو میں اسے ہاتھ بھی نہ لگاتا۔ مسلمانوں نے دشمن کا تعاقب کیا قیس ابجر کے پاس پہنچ گیا ابجر کا گھوڑا قیس کے گھوڑے سے بہت زیادہ تیز رفتار تھا جب قیس کو اُسکے بھاگ جانے کا اندیشہ ہوا تو اسکی ٹانگ پر ضرب لگائی یہ گر کر مر گیا عفیف بن منذر نے مغرور کو گرفتار کر لیا حضرت علاءرضہ نے فرمایا۔

انت غررت هؤلاء - تو نے ان سب کو دھوکہ دیا ہے (مغرور کا مادہ غرر ہے)

اُس نے جواب دیا میں غرور نہیں بلکہ مغرور ہوں (غرور کا اسم مفعول بمعنی دھوکہ دیا گیا)

فرمایا اسلام قبول کر اُسنے اسلام قبول کر لیا حضرت علاءرضہ نے اسکو چھوڑ دیا۔

منذر بن لعمان (حطم کا بنایا ہوا والئے بحرین) کو قتل کر دیا گیا اور غنائم اسلامی سپاہیوں میں تقسیم کر دی گئیں عفیف بن منذر قیس بن عاصم اور ثمامہ بن اثال کیلئے دشمن کے اسباب (کپڑے وغیرہ) تقسیم کر دئے

اسکے بعد حضرت علاءرضہ بن حضرمی نے دارین کی شکست خوردہ فوجوں کا رُخ کیا۔ اور بکر بن وائل کے مسلمان سپاہیوں اور خفصہ تیمی اور مثنی بن حارثہ کو احکام بھیجے کہ وہ دشمن کو راستہ میں روکنے کے لئے کمینگاہوں میں بیٹھیں اور اُن کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوں۔

مسلمانوں نے سمندر میں اپنے گھوڑے ڈالدئے

جب ان سب کیطرف سے خاطر خواہ جوابات آگئے اور اطمینان ہو گیا کہ عقب سے

اب کوئی خطرہ نہیں تو لشکرِ اسلام کو دارین پر کوچ کرنیکا حکم دیا اور مسلمانوں کو جوش دلایا فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے گروہ اور دشمن کی منتشر فوجیں تمہاری ضرب میں آنے کیلئے اس سمندر میں جمع کر دی ہیں اُس نے خشکی میں تمکو اپنی شان دکھائی اب دریا میں بھی اُس کی شان دیکھو اُٹھو اور سمندر کا رُخ کرو۔

مجاہدین نے جواب دیا۔

ہم ضرور آپکا حکم مانیں گے دھنا جیسے خطرناک واقعہ کو طے کرنے کے بعد اب ہم کسی خطرہ سے نہیں ڈرتے سب فوج ساحل پر آئی اور بے تحاشا اپنے گھوڑے اونٹ اور دوسری سواریاں سمندر میں ڈالدیں اور یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے گئے۔

یَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَاکَرِیْمُ یَاحَلِیْمُ اے اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے کریم اے حلیم (بُردبار) یَاأَحَدُ یَاصَمَدُ یَاحَیُّ یَامُحْیِی اے واحد (اکیلے) اے سب کے سردار اے زندہ اے مُردوں کو زندہ کرنے الْمَوْتٰی یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا والے اے زندہ اے قائم رہنے والے تیرے سوا کوئی معبود اَنْتَ یَارَبَّنَا ہی نہیں اے ہمارے رب۔

اللہ کے حکم سے سب نے اس خلیج کو عبور کر لیا جیسا کہ ایک نرم ریگستان ہے جسپر گھوڑے اونٹ بیل گدھے باآسانی گذر رہے ہیں ساحل سے دارین ایکدن اور ایک رات کا بحری سفر ہے یہاں دشمن سے سخت مقابلہ ہوا مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کل دشمن قید ہو گئے سارے اموال پر قبضہ ہو گیا غنیمت کا اندازہ اس سے لگاؤ کہ ہر سوار کو چھ ہزار اور ہر پیدل سپاہی کو دو ہزار دینار ملے فتح کامل حاصل کرنے کے بعد لشکرِ اسلام اسی طرح پانی پر سے گذر گیا۔ اور واپس چلا آیا عفیف بن منذر اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

المترَ ان اللہ ذلل بحرہ — وانزل بالکفار احدی الجلائل

کیا تُنے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے سمندر کو بھی ہمارے تابع کر دیا۔ اور کفار پر اپنا ایک عذاب اُتارا۔

دعونا الذی شق البحار فجاءنا — باعجب من فلق البحار الاوائل

ہمنے خدا کو پکارا جسنے سمندر کو ہمارے لئے چیر دیا اس سے زیادہ تعجب خیز جو ہم سے پہلے (حضرت موسیٰ پر) چیرا تھا۔

جب یہ کامیاب فوجیں واپس ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام اطراف اسلام کا غلبہ کیا تو جنکے دل اسلام سے متزلزل تھے وہ سامنے آئے اور مسلمانوں کو ڈرانے لگے کہ آگے مفروق

نے شیبان و تغلب اور نمر کی فوجیں تمہارے مقابلہ کیلئے جمع کر رکھی ہیں مسلمانوں کی ایک قوم نے جواب دیا۔ لہازم انکو شکست دیگا۔ لہازم ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علاء رضی کی امداد کے لئے فوجیں جمع کرتا تھا حضرت عبداللہ رضی بن حذف نے فرمایا۔

لا توعدونا بمفروق و أسرته ان یأتنا یلق فینا سنة الحطم

تم ہمکو مفروق اور اسکی فوج سے نہ ڈراؤ اگر وہ ہمارے پاس آیا تو حطم جیسا نتیجہ پائے گا

وان ذا الحی من بکر وان کثروا لأمة داخلون النار فی أمم

یہ قبیلہ بکر اگرچہ کثیر التعداد ہیں لیکن یہ ایک ایسی امت جو دوسری امتوں کے ساتھ دوزخ میں جائیگی۔

فالنخل ظاهره خیل و باطنه خیل تکدس بالفتیان فی النعم

نخل ظاہر میں بھی سوار اور باطن میں بھی سوار ایسے تیز رفتار گھوڑے جو نوجوانوں کو بھگا کر لے جا رہے ہیں

جب یہ فوجیں دارین سے واپس آگئیں تو حضرت علاء رضی نے اعلان کیا ہر شخص کو رخصت ہے سب لوگ بہترین و شاداب علاقہ میں منتقل ہو گئے۔

ہجر میں ایک عیسائی راہب مسلمان ہو گیا لوگوں نے پوچھا تم کیوں مسلمان ہوئے کہا ان تین چیزوں نے مجھے اسلام کی رغبت دی خوفناک جنگلوں سے مسلمانوں کا صحیح و سالم آجانا اور انپر خدا کی رحمتوں کا نزول۔ سمندر کا انکو عبور کرنے کے لئے سخت ہو جانا سحری کیوقت سپاہیوں کا ایک دعا پڑھنا جو مینے سنا کے ذریعہ سنی مجھکو اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر میں اب بھی مسلمان نہ ہوا تو خدا میری صورت مسخ کر دے گا (بندر یا سور بنا دیگا) مسلمانوں نے کہا وہ دعا کونسی ہے اُسنے کہا یہ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَ یا اللہ تو رحمن ہے تو رحیم ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَالْبَدِيْعُ لَيْسَ قَبْلَكَ تو بدیع (کسی چیز کا نمونہ دیکھے بغیر پیدا کرنیوالا) ہے تجھ سے شَيْءٌ وَالدَّائِمُ غَيْرُ الْغَافِلِ وَ پہلے کوئی چیز نہیں تو ہمیشہ رہنے والا ہے نہ غافل ایسا زندہ جو الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَخَالِقُ کبھی نہیں مرے گا ہر وہ چیز جو دیکھی جاتی ہے اور ہر وہ چیز مَا يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى وَكُلَّ يَوْمٍ جو نہیں دیکھی جاتی سب کا پیدا کرنے والا ہر روز تیری ایک اَنْتَ فِيْ شَاْنٍ۔ شان ہوتی ہے۔

مجھے یقین ہو گیا ان لوگوں کو فرشتوں کی امداد صرف اسواسطے مل رہی ہے کہ یہ حق پر ہیں حضرت علاء رضی نے حضرت ابو بکر رضی کو لکھا کہ خدا نے ہمکو دہنار جیسے خوفناک جنگل سے

نکالا اور ہمکو اپنی خشکی و تری میں اپنی نرالی شان دکھائی غم اور مصیبت کے بعد ہمکو نجات دی تاکہ ہم اسکا شکر بجالائیں آپ ہمارے حق میں خدا سے دعا مانگیں کہ خدا اپنے لشکر اسلام کو ہر جگہ فتح و نصرۃ عطا فرمائے۔

بعد میں لکھا کہ خدا نے ہمکو فتح و ظفر عطا فرمائی ہمنے دشمن کو شراب کی بیہوشی میں پایا ہوا قتل کردیا خدا نے حطم کو بھی قتل کرادیا۔

حضرت ابوبکر رضہ نے لکھا۔

اگر بنو شیبان کیطرف سے کوئی شرارت محسوس ہو تو فوج بھیجکر انکی گوشمالی کرو ان کا علاقہ پائمال کرو خبر آئی کہ انہوں نے جمع ہونے پر اصرار نہیں کیا۔

(غازن صفحہ ۷۶-۷۷ جلد دوم)

(طبری صفحات از ۲۵۹ تا ۲۶۱ جلد سوم)

فتوحات عمان مہرہ اور یمن

عمان میں لقیط نامی ایک شخص رونما ہوا نبوت کا دعوی کیا اور اسپر قبضہ کر بیٹھا عمان بحر ہند کے ساحل پر ایک صوبہ کا نام ہے جیفر و عباد کو وہاں سے نکالدیا جیفر نے حضرت ابوبکر رضہ کو باخبر کیا اور فوج مانگی حضرت ابوبکر رضہ نے حذیفہ بن محصن کو حمیر سے اور عرفجہ ازد سے بھیجا۔ دونوں کو حکمدیا کہ جیفر کی ہدایات کے مطابق کام کرو حذیفہ عرفجہ کے سامنے اور عرفجہ حذیفہ کے سامنے رہے اور رہیت جلد عمان پہنچو جب یہ دونوں قریب پہنچے تو انہوں نے جیفر و عباد کو لکھا اور ان سے ہدایات طلب کیں وہ دونوں اس کے حکم کے مطابق آگے بڑھے

معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ نے عکرمہ بن ابی جہل کو یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے جلدی کی اور شکست کھائی حضرت ابوبکر رضہ نے انکو لکھا۔

تمنے جلد بازی سے کیوں کام لیا خبردار مجھے منہ نہ دکھانا اور نہ تمہارے متعلق میرے کانوں میں کوئی آواز آئے اب تلافئے مافات کرو اور گذشتہ دھبہ کو دھوؤ خوب سرگرمی سے کام کرو اور کوئی کارنامہ کرکے دکھاؤ فوراً عمان پہنچو حذیفہ اور عرفجہ کی امداد کرو جب تم اس مہم سے فارغ ہو جاؤ تم مہرہ کو رخ اسکے بعد یمن کا حتی کہ مہاجر بن امیہ سے یمن میں اور حضرموت میں ملو عمان اور یمن کے درمیان کل مرتدین کو پائمال کرو آج سے مجھکو تمہاری سخت کوشش کی

کی خبریں ملتی رہیں سخت محنت کرو اور خطرناک امتحانات میں پورے اُترو۔

حضرت عکرمہ رض اس ہدایت کے مطابق عمان روانہ ہوئے اور حذیفہ و عرفجہ سے پہلے پہنچ گئے حضرت ابو بکر رض نے ان سبکو ہدایت کر دی تھی کہ اس مہم سے فارغ ہو کر عکرمہ کی ہدایات کے مطابق قدم اُٹھانا جب یہ تینوں مقام رجاما (عمان میں ایک سرخ پہاڑ کا نام ہے) میں پہنچے تو جیفر و عباد سے مراسلت شروع کی اور لقیط کو جیش اسلامی کی آمد کی خبر ملی اُسنے اپنی فوجوں کا مرکز دبا بنایا اور جیفر و عباد نے صُحار (بڑا خوبصورت اور سرسبز و شاداب شہر تھا آب و ہوا بہت اچھی اور میوے بہت ہوتے تھے سارا شہر پختہ اینٹوں سے بنا ہوا ساج کی بہترین لکڑی یہیں ملتی ہے کہتے ہیں صُحار حضرت نوح ع کے پوتے کا نام ہے اہل علم کہتے ہیں بلحاظ آب و ہوا اور تجارت کے یہ شہر بہت اعلیٰ ہے۔ بازار بہت خوبصورت ہیں جو سمندر تک پھیلے ہوئے ہیں ساحل پر ایک نہایت خوبصورت جامع مسجد ہے جسکا منارہ بہت لمبا اور خوبصورت ہے یہ شہر چین کی دہلیز ہے اور عراق و مشرق کا خزانہ اور یمن کا مددگار صُحار کی مسجد نصف فرسخ (ایک فرسخ تین میل) پر واقع ہے اسی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی جامع مسجد کا محراب کوکب لکڑی کا بنا ہوا ہے کوکب لوازم بادشاہی ہے بادشاہوں کی سواری کے آگے رکھی جاتی ہے جسکی ایک ملمع دار گیند بنی ہوئی ہوتی ہے یہ محراب چاروں طرف پھرتی ہے کبھی تم اسکو زرد دیکھو گے اور کبھی سرخ اور سبز معجم البلدان صفحہ ۳۲۹ جلد ۵) کو حذیفہ عرفجہ اور عکرمہ کو لکھا کہ سب اپنی فوجیں یہاں لائیں اسکے بعد مسلمانوں نے مضافات اور قریبی علاقوں کو دشمن سے پاک کیا اور سب کو اپنی طرف ملا لیا اسکے بعد روسا رلقیط کو بھی اپنے ساتھ ملانے کیلئے مراسلۃ شروع کی سب سے پہلے بنو جُدید کی فوج کے افسر کو لکھا وہ راضی ہو گیا اور اُس کی فوج لقیط کو چھوڑ کر چلی آئی۔

اب دبا پر مسلمانوں نے ہجوم کیا لقیط نے فوجوں کی مستورات اور بچے صفوں کے پیچھے رکھے تھے تاکہ سپاہی انکی حفاظت کرتے ہوئے مسلمانوں سے خوب لڑیں اور اپنے حرم کی حفاظت کرتے ہوئے کٹ مریں دبا ایک تجارتی بازار ہے بازار کے اندر سخت جنگ ہوئی قریب تھا کہ لقیط کو غلبہ حاصل ہو جائے مسلمانوں کے لشکر میں خلل پڑ گیا اور مشرکین کو ظفر حاصل ہونے لگی کہ دفعتہً خدا کی طرف سے مسلمانوں کو غیبی امداد پہنچی حریت بن راشد کے ماتحت بنو ناجیہ کی فوج اور سیحان بن صوحان کے ماتحت عبد القیس کی فوج

اور عمان کے پراگندہ لوگ پہنچ گئے ان سے مسلمانوں کو تقویت ملی اور خدا نے اُن کے ذریعہ کفار کو ذلیل کر دیا۔ دشمن نے پیٹھ دکھائی اور اس معرکہ میں اُن کے دس ہزار سپاہی مارے گئے مسلمانوں نے انکا تعاقب جاری رکھا اور خوب انکا قتل عام کیا حتی کہ سب کو قیدی بنالیا تمام غنائم اسی وقت مسلمانوں میں تقسیم کر دی گئیں اور خمس دارالخلافہ کو بھیجدیا گیا خمس میں آٹھ سو قیدی تھے سارے بازار کو اس سرے سے اُس سرے تک غنیمت میں شمار کر لیا گیا۔ عرفجہ غنائم اور قیدیوں کا خمس لیکر مدینہ روانہ ہو لئے اور حذیفہ صوبہ کا امن قائم بحال کرنے کے لئے ٹھہر گئے اور حضرت عکرمہ رضہ فوج لیکر مہرہ چلے گئے اسی کے متعلق کباد کہتے ہیں۔

لعمری لقد لاقی لقیط بن مالك — من الشر ما اخزی وجوه الثعالب

خدا کی قسم لقیط کو وہ سزا ملی — جس سے ثعالب افسر ذلیل ہو گئے

(طبری صفحہ ۲۶۲ جلد سوم)

حضرت عکرمہ رضہ نے عمان کی مہم سے فارغ ہو کر مہرہ کا رُخ کیا اور مندرجہ ذیل کل فوجیں آپ کے ہمرکاب تھیں۔ عمان۔ ناجیہ۔ ازد۔ عبدالقیس۔ راسب۔ سعد مہرہ میں دشمن دو حصوں میں مشتمل تھا ایک مقام جیروت میں بہ علاقہ نضدون تک شخریت کے تحت تھا۔ دوسرا حصہ النجدین سارا مہرہ اسی کے ماتحت تھا سوائے اُن افراد کے جو شخریت کے ماتحت تھے یہ اس دوسرے حصہ کا مصبح تھا۔ ہر فریق اپنی فتح کا خواہشمند تھا خدا نے مسلمانوں کی مدد کیلئے ان میں یہ تفریق ڈالدی جب حضرت عکرمہ رضہ نے دیکھا کہ شخریت کے ساتھ فوج کم ہے تو پہلے اسکو ترک ارتداد کی دعوت دی وہ از سر نو مسلمان ہونے پر راضی ہو گیا اور خدا نے اسکے ذریعہ مصبح کو ذلیل کیا اُسکے بعد مصبح کو پیغام بھیجا اسکو اپنی کثرت تعداد پر غرور تھا نیز اسکا دشمن شخریت مسلمانوں کے ساتھ تھا سو اسلئے اُسنے یہ مطالبہ مسترد کر دیا النجدین میں مسلمانوں کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی۔ دبا سے زیادہ خونریزی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مرتدین کے لشکر میں انتشار پیدا کیا اُنکا رئیس مصبح مارا گیا مسلمان انپر سوار ہو گئے اور گاجر مولی کیطرح اُنکو کاٹا اور خاطر خواہ انکو قتل کیا اور جتنے قیدی پکڑنے چاہے پکڑ لئے دو ہزار اونٹ ہاتھ لگے حضرت عکرمہ رضہ نے خمس شخریت کے ساتھ دارالخلافہ بھیجدیا باقی غنیمت فوجوں میں تقسیم کر دی اب حضرت عکرمہ رضہ کا لشکر بہت قوی ہو گیا سامان جنگ بھی بافراط

ہاگیا حضرت عکرمہ رضہ نے مندرجہ ذیل قبائل جمع کئے اہل النجد، اہل ریاالنمرہ، ساحل کے باشندے برائر کے باشندے، مردلبان کے باشندے اہل جیروت وظہور الشجر صبرات ینعب و ذات الخیم ان سب نے بیعت اسلام کی اور قاصد کے ہاتھ ان فتوحات کی بشارت حضرت ابوبکر رضہ کو پہنچی اس قاصد کا نام سائب ہے یہ مدینہ پہنچے اور حضرت ابوبکر رضہ کے سامنے فتح کی خبر سنائی بعد میں شخریت خمس لیکر آگئے اس کے متعلق علجوم محاربی کہتا ہے۔

جزى الله شخريتا و فتيا هيثم　　وفرضم اذسادت الينا الحلائب

خدا شخریت اور ہیثم و فرضم کے نوجوانوں کو جزا دے جبکہ انکی فوجیں ہماری طرف آرہی تھیں و

اعكرم لولا جمع قومي دفعلهم　　لضاقت عليك بالفضاء المذاهب

اے عکرمہ اگر میری قوم کی جمعیت نہ ہوتی تو میدان کے راستے تجھ پر تنگ ہو جاتے۔

(طبری صفحہ ۲۶۴ جلد سوم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے تہامہ میں قبیلہ عک و اشعرون نے علم بغاوت کھڑا کیا۔ طخاریر نے اشعری اور خصم کی فوجیں جمع کیں یہ اعلاب ساحل کے راستہ پر کھڑے ہو گئے حضرت طاہر رضہ بن ابی ہالہ نے حضرت ابوبکر رضہ کو خبر دی اور یہ بھی لکھا کہ میں انکے مقابلہ میں جا رہا ہوں اور میرے ساتھ مسروق عکی ہے بالآخر دشمن کی منتشرہ فوج سے تصادم ہوا لڑائی ہوئی خدا نے مرتدین کو شکست دی مسلمانوں نے انکا خوب قتل عام کیا حتی کہ دشمن کی کثیر لاشوں سے راستے متعفن (بدبودار) ہو گئے دشمنوں کا یہ مقتل مسلمانوں کی فتح عظیم تھی طاہر کا پیغام فتح کے آنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضہ نے لکھا مجھکو تمہارا وہ خط ملا جسمیں تمنے اطلاع دی ہے کہ تم مسروق اور اسکی قوم کی مدد لیکر اعلاب مرتدین کے مقابلہ میں چلے ہو تمنے اچھا کیا دشمن پر جلدی ضرب لگاؤ اور فتح کے بعد وہیں ٹھہرے رہو حتی کہ اخابث کے راستے باامن ہو جائیں۔

فتح کے بعد طاہر نے طریق اخابث میں قیامگاہ لشکر بنا لیا عک کی فوج کے ساتھ مسروق بھی ساتھ تھا اور حضرت ابوبکر رضہ کی تازہ ہدایات کا انتظار کرنے لگے۔

(طبری صفحہ ۲۶۵ جلد سوم)

قیس بن عبد یغوث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گیا اور فیروز داذویہ اور جشیش (حضور کے عمال) کے قتل کے درپے ہوا حضرت ابوبکر رضہ نے عمیر ذی مران

سعید[۲] ذی زود۔ سمیفع[۳] ذی کلاع۔ حوشب[۴] ذی ظلیم۔ شہر[۵] ذی بنات کو لکھا آبنار کے مسلمانوں کی مدد کرو اُن کے دشمنوں سے لڑو فیروز کی اطاعت کرو اسلیئے کہ میں نے اس کو امیر بنایا ہے اس سے پہلے فیروز داذ دیہ جشیش اور قیس ملکر کام کرتے تھے جب حضرت ابو بکر رضنے قیس کو حاکم بنایا تو قیس نے ذی کلاع کو لکھا ابنا غیر ملکی ہیں جو تمہارے ملک میں منتقل ہو گئے ہیں اگر تمنے انکو چھوڑا تو یہ یمن کے مالک بن جائینگے میری رائے ہے کہ میں انکے رؤسا کو قتل کر دوں اور انکو اپنے ملک سے نکالدوں ذی کلاع نے اسکی بات نہ مانی اور نہ ابنار کی مدد کی غیر جانبدار رہے جو ابدیا تم جانو یا وہ جانیں ہم کچھ نہیں بولتے قیس ابنار کے رؤسار کو قتل کرنے کی طیاریاں کرتا رہا اور وقت کا منتظر رہا اور اپنے کام کو مستحکم کرنے کیلئے ایک چھوٹی سی جماعت بھی طیار کر لی دفعتہً اپنی جماعت کے ساتھ صنعار میں آپہنچا اور فیروز داذ دیہ سے ملا اور انکو ٹھکانے لگانے کے لئے انتظام کیا اُسکا ارادہ تھا کہ پہلے روز داذ دیہ کو قتل کیا جائے دوسرے روز فیروز تیسرے روز جشیش لہذا اول روز اُسنے داذ دیہ کو دعوتِ طعام دی جب داذ دیہ کھانا کھانے کیلئے داخل ہوئے تو اُسنے فوراً انکو قتل کر دیا فیروز کہیں جارہا تھا کہ راستہ میں ایک سطح پر دو عورتوں کو باتیں کرتے سُنا یہ بھی داذ دیہ کیطرح قتل ہوگا۔ فیروز کو خبر لگی وہ اپنے پاؤں پر دوڑا راستہ میں جشیش ملگیا وہ بھی اُن کے ساتھ ہوئے دونوں نے خولان کے پہاڑ کا رُخ کیا یہاں فیروز کے ماموں رہتے تھے قیس کے سواران دونوں کے تعاقب میں نکلے لیکن یہ پہلے نکل گئے بڑی مشکل سے پہاڑ پر پہنچے دونوں نے سادے موزے پہنے ہوئے تھے۔ قدم میں چھالے پڑ گئے دونوں منزلِ مقصود خولان تک پہنچ گئے فیروز تو اپنے ماموں کے ہاں محفوظ ہو گئے اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی سادے موزے نہیں پہنیں گے قیس کے تعاقب کرنے والے سوار واپس آگئے اور قیس نے صنعار پر قبضہ کر لیا اور مضافات سے خراج وصول کیا جب فیروز خولاں میں محفوظ ہو گئے اور چند مسلمان اُسکے پاس جمع ہو گئے تو حضرت ابو بکر رض کو حالات سے باخبر کیا حضرت ابو بکر رضنے اس سے پہلے رؤسا یمن کو لکھا تھا کہ فیروز کی مدد کرو تو رؤسار غیر جانبدار ہو گئے کوئی اعانت نہ کی عامۃ الناس قیس کے ساتھ ملگئے اب فیروز ابنار کی طرف متوجہ ہوا انہوں نے وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی ان کو اور اُن کے بال بچوں کو چھوڑ دیا اور جو بھاگ گئے تھے اُنکے اہل وعیال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ کو عدان بھیجا تاکہ انکو جہاز پر سوار کر کے ملک سے جلا وطن کر دیا جائے

دوسرے حصہ کو خشکی کے راستہ سے نکالنے کا حکم دیا۔ ویلمی کے عیالدار خشکی کی راہ جلاوطن کئے گئے اور داذویہ کے عیالدار بحری راستے سے ملک سے خارج کئے گئے۔

اب فیروز لڑائی کی طیاریوں میں مصروف ہو گئے اور عقیل وعک سے امداد مانگی۔ عقیل کی فوج معاویہ کی سرکردگی میں آئی اور قیس کے اس سوار دستہ سے تصادم کیا جو ابناء کے عیالات پکڑ کر لیجارہے تھے اور انکو خوب قتل کیا اسیطرح مسروق عک کی فوج لے آیا اور دشمن کو شکست دی حتی کہ فیروز صنعاء میں واپس آگئے اور عک وعقیل کی فوجیں لیکر فیروز نے صنعاء سے پرے قیس سے جنگ کی خدا نے قیس کو شکست دی وہ اپنے لشکر کے ساتھ بھاگا حتی کہ اُس مقام پر واپس آگئے جہاں سے چلے تھے یعنی وہ مقام جہاں عنسی قتل ہوا تھا اور یہاں سے قیس بھاگا تھا جبکہ وہ عنسی کی فوجوں کا افسر تھا عنسی کے زمانہ میں قیس صنعاء سے نجران تک تگ ودو کرتا تھا اور عمرو بن معدی کرب عنسی کیطرف سے فروہ بن مسیک کے مقابلہ میں تھا فروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حاضر خدمت ہوا اور اسلام قبول کیا خود کہتے ہیں ؎

لَمَّا رَأَیتُ مُلُوكَ حِمیَرَ أَعرَضَت　　كَالرِّجلِ خَانَ الرِّجلَ عِرقُ نِسَاءِهَا

جب میں نے شاہان حمیر کو منہ پھیرتے دیکھا جیسا کہ ایک قدم دوسرے قدم کی خیانت کرتا ہے عرق نساء تک (عرق نساء ایک رگ کا نام ہے جو چوتڑ سے قدم تک جاتی ہے)

یَمَّمتُ رَاحِلَتِی اِمَامَ مُحَمَّدٍ　　اَرجُو فَوَاضِلَهَا وَحُسنَ ثَنَاءِهَا

میری سواری نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ کیا میں اپنی سواری کی فضیلت اور اچھے لوٹنے کی امید لئے بیٹھا تھا۔

حضور نے انکو قبیلہ مراد کے صدقات کا تحصیلدار اور جو دشمن ان کا رُخ کرے انکا مقابلہ کرنے کیلئے افسر مقرر کیا عمرو بن معدی کرب مرتد ہونے کے بعد حضرت فروہ رض کی امارت پر اعتراض کرتا اور وہ اسکا جواب دیتے اسی دوران میں حضرت عکرمہ رض کی فوجیں پہنچگئیں اور قیس نے عمرو بن معدیکرب کے پاس پناہ حاصل کی اور دونوں میں تنازع شروع ہوا۔

حضرت ابوبکر رض نے طاہر بن ابی ہالہ اور مسروق کو صنعاء میں آنے اور ابناء کی مدد کرنے کا حکم دیا حسب الحکم دونوں صنعاء میں وارد ہوئے۔

عمرو بن معدیکرب پہلے مسلمان تھا اور حضرت خالدؓ بن سعید کے ساتھ تھا جب اسود عنسی مرتد ہوا تو یہ اُسکے ساتھ ملگیا اور حضرت خالدؓ بن سعید کی مخالفت کی حضرت خالدؓ بن سعید نے فوج لیکر اسود پر چڑہائی کی لڑائی کے دوران میں حضرت خالدؓ نے اسود کے کندھے پر تلوار ماری اسود کی تلوار کا حمائل کٹ گیا اور تلوار نے کندھے پر کاری ضرب لگائی عمرو نے پلٹ کر خالد پر ضرب لگائی لیکن کامیاب نہوئی جب خالدؓ نے پلٹ کر اسپر وار کرنا چاہا تو وہ گھوڑے سے اتر گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا حضرت خالدؓ نے اسکے گھوڑے اور تلوار پر قبضہ کر لیا۔

جب مہاجر بن امیہ حضرت ابو بکرؓ سے رخصت ہوئے تو مکہ کا راستہ اختیار کیا۔ اور طائف کا رُخ کیا جب نجران پہنچے تو حضرت فروہ بن مسیک آملے اور عمرو بن معدیکرب قیس سے جدا ہو گیا اور مہاجر کی خدمت میں بغیر امن حاصل کئے حاضر ہوا مہاجر نے اسکو اور قیس کو گرفتار کر کے بیڑیاں پہنادیں اور تمام راستہ میں مرتدین کے منتشر افراد کو جو ملگیا قتل کر دیئے گئے اور قیس و عمرو دونوں کو مدینے لے آئے اور حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے قیس سے کہا۔ تو نے اللہ کے بندوں پر زیادتی کی اُنکو قتل کیا اور مرتدین و مشرکین کو دوست بنایا۔ اگرچہ قیس نے داذویہ کو صنعار میں قتل کیا تھا اور اسکے بدلے اسکو پھانسی ملنا چاہیئے تھی لیکن اُس نے یہ فعل پوشیدہ کیا تھا ظاہرًا اسکا کوئی ثبوت نہ تھا اسواسطے حضرت صدیقؓ نے اسکو معاف کر دیا اور عمرو بن معدیکرب سے فرمایا کیا تو اپنی یہ ذلت محسوس نہیں کرتا کہ ہر روز تجھکو شکست ہوتی ہے اور بالآخر تو قید ہوتا ہے اگر تو دین اسلام کی مدد کرتا تو آج تیرا درجہ بلند ہوتا حضرت صدیقؓ نے اسکو بھی چھوڑ دیا اور دونوں کو انکے رشتہ داروں کے پاس بھیجدیا۔

حضرت مہاجرؓ نے عجیب (ایک موضع کا نام ہے) سے صنعار کا رُخ کرتے ہوئے اپنی فوج کو حکمدیا راستہ میں مرتدین شکست خوردہ فوج سے جو ملے بلا دریغ اسکو قتل کر دو حضرت مہاجرؓ نے اپنے درود صنعار کی اور راستہ میں اپنی کل کارروائی کی خبر حضرت ابو بکرؓ کو دی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو حضرموت (یہ صوبہ عدن کے شرقی جانب بحر قلزم کے قریب واقع ہے اسکے اردگرد بہت سے ریت کے ٹیلے ہیں جنکو

احقاف. کہتے ہیں ان ہی میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے حضرموت اور صنعاء کے مابین بہتر فرسخ کا فاصلہ ہے یا گیارہ روز کی مسافت) کے حاکم حضرت زیاد بن لبید اور کندہ کے حاکم حضرت مہاجر بن امیہ تھے حضرت مہاجر رضہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہگئے تھے اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے ناراض تھے ایک دن حضرت ام سلمہ (حضورؐ کی بیوی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو رہی تھیں تو عرض کیا مجھکو کوئی نیکی کیا نفع پہنچا سکتی ہے جبکہ آپ میرے بھائی مہاجر سے ناراض ہیں حضرت ام سلمہ رضہ نے اپنے خادم کو اشارہ کیا وہ حاضر خدمت ہوا اور حضورؐ سے مہاجر کی معافی مانگتا رہا جبتک حضورؐ نے معافی نہ دی وہ برابر اپنی درخواست پیش کرتا رہا بالآخر حضورؐ نے انکو معاف کردیا اور کندہ کا امیر بنا دیا یہ بیمار ہوگئے اور اپنا عہدہ سنبھالنے نہ جاسکے حضورؐ نے زیاد رضہ کو لکھا اُنکے آنے تک اُسکا عہدہ تم سنبھالو بعد میں جب یہ اچھے ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضہ نے اُن کے حق میں ولایت کندہ کی تجدید کردی اور حکم دیا کہ نجران سے یمن کے انتہائی حصہ تک مرتدین کی گوشمالی کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرموت کے باشندے اسلام کے تابع ہوگئے تھے اشعث بن قیس چند سواروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے اُسکی تعظیم وتکریم کی جب وہ واپس جانے لگا تو حضورؐ سے درخواست کی کسی مسلمان کو ہمارا والی بنا دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیاد بن لبید انصاری کو انکا والی مقرر کیا کندہ بھی انکے ماتحت کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی سلسلہ جاری رہا حضورؐ کی وفات کے بعد بنو ولیعہ مُرتد ہوگئے اُسکی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت زیاد رضہ بن لبید کو حضورؐ کی وفات سے مطلع کیا اور حکم دیا کہ تمام باشندوں سے میرے نام کی بیعت لو حسب الحکم حضرت زیاد رضہ نے انکو جمع کرکے خطبہ دیا اُنکو حضورؐ کی وفات سے مطلع کیا اور حضرت ابوبکر رضہ کی بیعت کیلئے مطالبہ کیا اشعث بن قیس نے بیعت کرنے سے انکار کردیا اور بہت سے کندی بھی اُسکے ساتھ شامل ہوگئے باقی کل مخلوق نے بیعت کرلی حضرت زیاد رضہ اپنے مکان میں تشریف لے آئے دوسرے روز زکوٰۃ وصول کرنے آئے جیساکہ انکا قاعدہ تھا انہوں نے ایک کندی سے زکوٰۃ میں ایک جوان اونٹنی وصول کی اس کندی نوجوان نے شور بپا کیا اور حارثہ بن سراقہ کو فریاد کیلئے بُلایا کہ اسے معدیکرب تمہاری اونٹنی پکڑی گئی حارثہ زیاد کے پاس آیا کہا اُسکا اونٹ چھوڑ دو فرمایا

غلط بات ہے اب وہ سرکاری مال میں بندھ چکا ہے اور اسپر سلطانی مہر لگ گئی ہے حارثہ نے کہا تو اسکو اسوقت خوشی سے چھوڑ دے ورنہ بعد میں کر تجھکو چھوڑنا پڑیگا زیاد نے فرمایا ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا میں کبھی اسکو نہیں چھوڑونگا حارثہ اٹھا اور اونٹنی کا عقال (جس سے گھوڑے کی پچھلی ٹانگیں باندھتے ہیں اسکو عقال کہتے ہیں) کھول کر اسکے پہلو میں ایک ضرب لگائی وہ اونٹنی نکل بھاگی حارثہ نے یہ شعر پڑھا۔

یمنعھا شیخ بخدیہ الشیب ملمع کما یلمع الثوب ✦ ماض علی الریب اذا کان الریب

بوڑھا اونٹنی کو روکتا ہے۔ بوڑھے کے رخساروں میں سفید بال آگئے ہیں اور ایسا ملمع کر رکھا جیسا کہ کپڑے کو کیا جاتا ہے۔ وہ شک میں ہے۔

حضرت زیاد رضہ اٹھے اور مسلمانوں کو للکارا انکو اعانت اسلام کیلئے بلایا مسلمانوں کی ایک جماعت زیاد رضہ کے ساتھ ملگئی مرتدین حارثہ سے ملگئے اسپر حارثہ نے کہا۔

اطعنا رسول اللہ مادام وسطنا ۔۔۔۔۔ فیاقوم ماشأنی وشان ابی بکر

جب تک رسول اللہ ہمارے درمیان تھے ہم انکی اطاعت کرتے تھے اے میری قوم ابوبکر سے ابمیرا کیا تعلق۔

ایورثھا بکرا اذا کان بعدہ ۔۔۔۔۔ فتلک لعمر اللہ قاصمۃ الظھر

اب ابوبکر انکا وارث بنتا ہے ۔۔۔۔۔ اللہ کی قسم اس سے میری کمر ٹوٹتی ہے۔

حضرت زیاد رضہ نے دوسرے فریق کے کچھ آدمی قید کرکے باندھ دئے تھے۔ اب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے دوسرا فریق بنو معاویہ مسلمانوں کا کچھ بگاڑ نہ سکا کیونکہ انکے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے حضرت زیاد رضہ نے حکم دیا ہتھیار رکھدو ورنہ میں تمپر دھاوا بولتا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالینگے حتی کہ تم ہمارے آدمی چھوڑ دو۔ حضرت زیاد رضہ نے جواب دیا جبتک تم ذلیل ہو کر ہتھیار نہ ڈالدو تمہارے آدمی نہیں چھوڑے جا سکتے نالائقو تمکو معلوم نہیں کہ سکون کے مسلمان تمہارے ہمسایہ میں رہتے ہیں اور تم انکی موجودگی میں شرارت کرتے ہو سکون کے مسلمانوں نے کہا آپ انپر حملہ کیجئے حضرت زیاد رضہ نے انپر حملہ کر دیا اور صبح سے شام تک ان سے لڑتے رہے حضرت زیاد رضہ کا ایک غلام خبر لایا کہ ان کے چاروں ملوک مخوس مشرح جمد ابضعہ سب شراب میں بدمست ہیں حضرت زیاد رضہ وہاں پہنچے اور انکو ذبح کرنا شروع کیا حضرت

زیاد رضؓ کہتے ہیں۔

نحن قتلنا الاملاك الاربعة　　جمدًا و مخوسا و مشرحا و ابضعه

ہم نے چاروں بادشاہ قتل کر دئے جنکے نام یہ ہیں۔ جمد۱ و مخوس۲ ۔ مشرح۳ ۔ ابضعہ۴

انکو ملوک (بادشاہ) اسواسطے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص ایک ایک وادی کا مالک تھا۔ .... حضرت زیاد رضؓ غنائم اور قیدی لیکر پلٹے راستہ میں اشعث بن قیس سے گذر ہوا۔ قیدیوں کے بچوں اور عورتوں نے چیخنا اور چلانا شروع کیا اشعث گرم ہوا اور ایک فوج لیکر مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلا اور حملہ کیا کچھ مسلمان قتل ہو گئے اور شکست ہو گئی کندہ کے لوگ بھی اشعث کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے یہ دیکھکر حضرت زیاد رضؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو لکھا اور مدد مانگی حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت مہاجر رضؓ کو لکھا کہ فوراً پہنچو مہاجر نے بڑا لشکر حضرت عکرمہ رضؓ کے حوالہ کیا اور ایک فوج لیکر جلدی سے اُدھر کا رُخ کیا محجر زرقان میں دونوں فوجیں ملگئیں اور اشعث کی فوج پر حملہ کیا ان کے بہت سے آدمی قتل کئے اور انکی فوج کو منتشر کر دیا۔ اب اشعث اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعۂ نجیر میں پناہ گزین ہوا مہاجر نے آگے بڑھکر اس قلعہ کا بھی محاصرہ کیا کندی فوج بھی اسمیں شامل تھی سکاسک اور سکون کے گمراہ شدہ افراد بھی محصور تھے حضرموت سے نجیر تک تین راستے جاتے ہیں ایک راستہ پر زیاد دوسرے پر مہاجر کھڑے ہو گئے تیسرا راستہ دشمن کے لئے کھلا تھا وہ اس سے آمدورفت رکھتے تھے بعد میں حضرت عکرمہ رضؓ کی فوج آگئی اور اُسنے یہ راستہ بھی بند کر دیا اب چاروں طرف سے دشمن کے راستے بند ہو گئے اور رسد ملنا بند ہو گیا حضرت عکرمہ رضؓ نے کندیوں پر بہت سختی کی کندیوں نے آپسمیں کہا اس مصیبت میں پھنسے رہنے سے مرنا اچھا ہے اپنی پیشانی کے بال کاٹو اور مسلمانوں پر حملہ کر دو شاید خدا ان ظالموں پر ہمکو فتح دے اس مشورہ کے بعد انہوں نے اپنی پیشانیوں کے بال کاٹے اور سخت اقرار کیا کہ بھاگنے کا نام تک نہیں لینگے۔ صبح کو دشمن قلعہ سے باہر نکلا اور نجیر کے سامنے سخت لڑائی ہوئی حتیٰ کہ تینوں راستے نعشوں سے پٹے پڑے تھے حضرت عکرمہ رضؓ یہ شعر رجزیہ پڑھ رہے تھے۔

اَنفِذُ قولی ولہ نَفَاذُ　　وکُلُّ من جادرنی مُعاذُ

میرا حکم ہر جگہ نافذ ہوتا ہے جو شخص میرا ہمسایہ بنتا ہے　اسکو　پناہ　ملتی ہے

کندیوں کو شکست ہو گئی اور ان کے بہت افراد تباہ ہوئے۔

جب یہ فتح مکمل ہو گئی تو زیاد اور مہاجر نے اپنی فوجوں سے کہا تمہارے بھائی (حضرت عکرمہ رضؓ کی فوج) تمہاری مدد کو آئے اور تمکو پہلے فتح حاصل ہو چکی تھی اب تقسیم غنائم میں انکو بھی شامل کرو سب فوج راضی ہو گئی اور حضرت عکرمہ رضؓ کے لشکریوں کو بھی غنیمت ملی خمس اور قیدی دارالخلافہ بھیجدیئے گئے اور بشیر (خوشخبری سنانے والا قاصد) آگے چلا گیا۔ راستہ میں کل قبائل کو خوشخبری سنائی جاتی اور فتح کی مبارکباد دیجاتی۔

حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ کے ہاتھ مہاجر رضؓ کو یہ پیغام بھیجا۔

اگر میرے اس پیغام پہنچنے تک تمکو کامیابی نہیں ہوئی تو میں تمکو حکم دیتا ہوں کہ جب تمکو فتح ہو جائے دشمن کے سب ہتھیار بند سپاہیوں کو قتل کر دو اُن کے اہل وعیال کو قید کر لو اور اگر دشمن میرے حکم پر ہتھیار ڈالدیں یعنی بلاشرط اُن سے ہتھیار ڈلواؤ اور پھر اُن کا قتل عام کر دو اور اگر میرے اس پیغام کے پہنچنے سے صلح ہو چکی ہے تو باغیوں کو اُنکے ملک سے جلاوطن کر دو۔ کیونکہ میں بُرا جانتا ہوں کہ باغی اپنی حرکتیں کرنے کے بعد بھی اپنے وطن میں موجود رہیں جلاوطنی کی سزا اُنکو ضرور ملنا چاہیئے تاکہ وہ بغاوت کرنے کا مزہ چکھیں۔

جب دشمن نے دیکھا کہ مسلمانوں کو امداد برابر مل رہی ہے اور مسلمان یقیناً یہاں سے نہیں جائینگے تو انکو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اور رؤسار کو اپنی جان بچانیکا فکر ہوا۔ اگر وہ مغیرہ کے آنے تک ٹھہر جاتے تو انکو جلاوطن ہونا پڑتا پس اشعث نے جلدی کی اور حضرت عکرمہ رضؓ سے امان حاصل کی حضرت عکرمہ رضؓ کے سوا اُنکو اور کوئی مسلمان پناہ نہیں دیتا تھا حضرت عکرمہ رضؓ اُسپر اس وجہ سے مائل تھے کہ اسمار بنت نعمان سے شادی ہو گئی تھی جب یہ عکرمہ جند میں تھے اور مہاجر کا انتظار کر رہے تھے تو اسمار کے والد نے اپنی لڑکی بطور تحفہ پیش کی حضرت عکرمہ رضؓ نے اس سے شادی کر لی حضرت عکرمہ رضؓ نے اشعث کو مہاجر کے پاس بھیجدیا اور سفارش کی کہ اس کو اور اسکے ساتھ مزید نو افراد کو اسکے انتخاب پر امن دے دیں اس شرط پر کہ یہ قلعہ کا دروازہ کھلوا دے گا حضرت مہاجر رضؓ نے منظور کیا فرمایا جلدی تحریر طیار کرو تاکہ میں اُسپر مُہر لگادوں اشعث نے اپنے رشتہ داروں کے نو نام لکھدیئے اور دہشت وجلدی میں اپنا نام لکھنا بھول گیا۔ دُوسرے مؤرخ کہتے ہیں معدان بن اسود نے اسکی کمر پکڑ لی اور اصرار کیا مجھکو اس فہرست میں شامل کر اشعث نے اپنا نام کاٹ دیا اور اسکا نام لکھدیا یہ فہرست حضرت مہاجر رضؓ کے

سامنے پیش ہوئی اپنے مُہر لگا دی اور فہرست حوالہ کردی قلعہ کا دروازہ کھُلا اور مسلمانوں نے فہرست میں درج شدہ ناموں کے سوا سب کو قتل کرنا شروع کر دیا ایکہزار عورتیں قید میں آئیں قیدیوں پر اور غنائم کی حفاظت پر پہرے دار مقرر ہو گئے حضرت مہاجر رضہ نے فہرست طلب کی دیکھا تو اُس میں اشعث کا نام نہیں تھا مہاجر رضہ نے فرمایا اللہ کا شکر جسنے تجھسے یہ چُوک کرادی اے دشمن خدا میں بڑا خواہشمند تھا کہ خدا تجھکو ذلیل کرے حضرت مہاجر رضہ نے اسکو باندھنے کا حکم دیا۔ اور قتل کرنے کا ارادہ کیا حضرت عکرمہ رضہ نے فرمایا! ابھی اسکا قتل ملتوی کردو اور حضرت ابوبکر رضہ کے پاس بھیجدو اُنکا آخری فیصلہ ہوگا چونکہ یہ اپنا نام لکھنا بھول گیا ہے اسواسطے قتل کی تاخیر کا مستحق ہے۔ حضرت مہاجر رضہ نے فرمایا میں اپنا فیصلہ نافذ کرچکا ہوں لیکن آپ کے مشورہ کے مطابق اسکو ملتوی کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضہ کے پاس بھیجتا ہوں الغرض! قیدیوں میں یہ بھی شامل کر دیا گیا اور عورتوں کے ساتھ مدینہ روانہ کر دیا گیا راستہ میں عورتیں اسپر لعنت بھیجتیں اور طعنہ دیتیں کہ تو نے ہم سب کو خراب کیا۔

حضرت مغیرہ رضہ جب پہنچے تو یہ ماجرا دیکھکر حیران رہ گئے کہا جو خدا کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔

یہ تمام قیدی مدینہ پہنچے حضرت ابوبکر رضہ نے اشعث کو طلب کیا بنو ولیعہ خود بھی ہلاک ہوا اور اپنے ساتھ تجھکو بھی ہلاک کیا تجھکو معلوم ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا کرنے والا ہوں اُس نے جواب دیا معلوم نہیں کہ میرے متعلق آپکا کیا ارادہ ہے حضرت ابوبکر رضہ نے فرمایا میں تجھکو قتل کروں گا اشعث نے عرض کیا آپ میرا قصور معاف کریں اور دشمن سے لڑنے کیلئے میری خدمات حاصل کریں اللہ کی قسم مینے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار نہیں کیا صرف اپنے مال پر بخل کرتے ہوئے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا میری عورت مجھے واپس کریں۔

اشعث جب حضورؐ کی زندگی میں مدینہ آیا تھا تو حضرت ابوبکر رضہ کی بہن سے منگنی (نسبت نکاح) کی تھی حضورؐ نے فرمایا جب تم دوبارہ آؤ گے تو نکاح ہوگا۔

حضرت ابوبکر رضہ نے اسکی درخواست قبول کی اُسکا خون معاف کیا اور اپنی بہن ام فروہ سے اُسکا نکاح کر دیا۔ نکاح کرنے کے بعد اشعث بازار میں آیا جو اونٹ اُسکے سامنے گذرتا یہ اُس کی قیمت ادا کر دیتا اور اسکو ذبح کرکے لوگوں کو کھلا دیتا اس نکاح کے بعد ام فروہ کے دو بیٹے محمد و اسحٰق اور دو بیٹیاں ام قریبہ و حبانہ پیدا ہوئیں اشعث نے مستقل سکونت مدینہ میں اختیار

کرلی عراق کی لڑائیوں میں شامل ہوا اور کوفہ میں فوت ہوا حضرت حسن رضؓ نے امیر معاویہ رضؓ سے صلح کرنے کے بعد اُسپر نمازِ جنازہ پڑھی۔ (معجم البلدان صفحہ ۲۹۵ جلد سوم)
(طبری صفحات از ۲۷۰ تا ۲۷۶ جلد سوم)

مُرتدین کو جہاد میں شامل نہ کرو

جو لوگ مُرتد نہیں ہوئے ہیں انکو اپنے امور میں شامل کرو اور ان سب کے نام لکھکر میرے پاس بھیجو۔ ان میں سے جو شخص واپس آنا چاہتا ہے اسکو رخصت دو اور جو لوگ مُرتد ہو چکے اُن کو (توبہ قبول کرنے اور از سرِ نو اسلام قبول کرنے کے بعد) جہاد میں نہ شامل کرو۔

حضرت مہاجر رضؓ کے سامنے دو مُغنّیہ (گانے والی عورتیں) پیش کی گئیں ایک نے اپنے گانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی آپنے اُسکا ہاتھ کاٹا اور اُسکے منہ سے داڑھیں نکلوا دیں (تاکہ وہ آئندہ نہ گا سکے) حضرت ابو بکر رضؓ نے لکھا تمنے حضورؐ کو گالی دینے والی عورت کو جو سزا دی ہے مجھکو اسکی خبر ملی ہے اگر تم اُسکو یہ سزا نہ دے چکے ہوتے تو میں تمکو اسکے قتل کرنیکا حکم دیتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو گالی دینے کی سزا قتل ہے۔
(طبری صفحہ ۲۷۶-۲۷۷ جلد سوم)

سنہ ۱۱ھ میں حج کے امیر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۲ھ

فتوحاتِ عراق کی ابتداء

جب حضرت خالد رضؓ بن ولید یمامہ کی مہم سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے انکو حکم دیا عراق کا رُخ کرو اور ہندوستان کی سرحد اُبلہ (دجلہ کے کنارہ پر اُس خلیج کے زاویہ میں جو قدیمی شہر بصرہ میں داخل ہوتی ہے) سے شروع کرو اہلِ فارس اور اُن قوموں کی تالیفِ قلوب کرو جو اس ملک میں آباد ہیں۔

جب حضرت خالد رضؓ کوفہ (یہ عراق کا مشہور شہر ہے جو حضرت عمر رضؓ کے عہد میں صرف ایک چھاؤنی تھی جو حضرت عمر رضؓ کے حکم سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے بنائی تھی) و نیز حضرت عمر رضؓ

نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ مسلمان سپاہیوں کے لئے ایک جامع مسجد ہی بناؤ حضرت سعد رض نے ایک مسجد بنائی جسمیں چالیس ہزار مسلمان نماز پڑھ سکتے تھے زیاد نے اپنے زمانہ میں اسمیں مزید بیس ہزار افراد کا اضافہ کیا یعنی اسکے زمانہ میں مسجد اتنی وسیع تھی کہ ساٹھ ہزار مسلمان نماز پڑھتے تھے اور اب تو کچھ پوچھنا ہے کہ یہ کتنی بڑی مسجد ہے اور کتنی خوبصورت ہے سید اسمٰعیل بن محمد حمیری اپنے زمانہ میں اس مسجد کا ذکر کرتا ہے۔

لعمرك ما من مسجد بعد مسجد بمكة طهرا او مُصلّى يثرب
خدا کی قسم مکہ اور مدینہ کی مسجدوں کے بعد کوفہ سے بڑھکر اور کوئی مسجد نہیں
بشرق ولا غرب علمنا مكانه من الارض معمورا ولا متجنب
مشرق و مغرب میں ہمارے علم میں کوئی مکان ایسا نہیں جو اس سے زیادہ آباد ہو
مُصلّى به نوحؑ تأثل وابتنى به ذات حيزوم وصدر محنب
اس میں حضرت نوح ؑ کا مصلیٰ ہے جو آپ نے بنایا تھا اور آپ نے بنزین گھوڑوں کیلئے اسمیں مستقر بھی بنایا تھا
وفاد به التنور ماء وعنده له قيل يا نوح ففي الفلك فادكب
اسی میں وہ تنور ہے جہاں سے طوفان نوح ؑ نے جوش مارا تھا اور حضرت نوح ؑ سے کہا گیا اب اپنی کشتی پر سوار ہو جا
وباب امير المؤمنين الذي به ممر امير المؤمنين المهذب
اسی میں امیر المؤمنین کا دروازہ ہے جہاں سے وہ گزرتے تھے

نجاشی مشہور شاعر کوفیوں کی ہجو بیان کرتا ہوا کہتا ہے۔

اذا سقى الله قوما صوب غادية فلا سقى الله اهل الكوفة المطرا
خدا جب کسی قوم کو صبح کی بارش دے تو خدا کرے وہ اہل کوفہ پر بالکل بارش نہ کرے
التاركين على طهر نساءهم والناكين بشاطي دجلة البقرا
حیض کی حالت میں اپنی عورتوں سے جماع کرتے ہیں اور وادی دجلہ کے کنارہ پر گائے سے جماع کرتے
والسارقين اذا ما جن ليلهم والدارسين اذا ما اصبحوا السورا
رات کو چوری کرتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو شہر کی فصیل مٹی ہوئی
القى العداوة والبغضاء بينهم حتى يكونوا لمن عاداهم جزرا
آپسمیں ایکدوسرے سے بغض و عناد رکھتے ہیں حتی کہ وہ جیسے دشمن بنتے ہیں سخت دشمن ہو جاتے ہیں

کوفہ سے مدینہ کے درمیان بیس ۲۰ مرحلے (منزلیں ہیں) کو روانہ ہوئے تو یہاں حضرت

مثنی بن حارثہ شیبانی موجود تھے حضرت خالد رض محرم سنہ ۱۲ھ کو چلے بصرہ (اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب لشکر اسلام نے دور سے اس مقام کو دیکھا تو کنکریاں نظر آئیں مسلمانوں نے کہا یہ مقام بصرہ ہے جب حضرت عتبہ رض کو اس علاقہ میں فتوحات حاصل ہوئیں تو انہوں نے حضرت عمر رض کو لکھا۔ مسلمانوں کے لئے کوئی ایسا مقام ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ جب موسم سرما آئے تو وہ اس میں جاڑا گذار سکیں حضرت عمر رض نے حکم دیا مقام بصرہ میں ایک چھاؤنی بناؤ حضرت عتبہ رض نے اس ہدایت پر عمل کیا اور سرکنڈوں کی ایک مسجد بنائی اور مسجد سے دورے میدان میں دار الامارۃ (حکومت کا صدر مقام) بنایا جسکو آجکل رحبہ بنی ہاشم کہتے ہیں اور بعد میں یہاں قید خانہ۔ دیوان اور امراء کے لیے حمام بنا اصمعی فرماتے ہیں جب بصرہ چھاؤنی بن گئی تو عبد الرحمن بن ابی بکرہ پیدا ہوئے یہ پہلا بچہ ہے جو بصرہ میں پیدا ہوا اُسکے والد نے اس خوشی میں بہت سے اونٹ ذبح کئے جس سے اہل بصرہ سیر ہو گئے سنہ ۱۴ھ میں بصرہ کی بنا پڑی کوفہ سے چھ ماہ پہلے ابو بکرہ (عبد الرحمن کے والد) نے سب سے یہاں کھجور کا درخت لگایا فرمایا یہ کھجوروں کے لئے موزوں مقام ہے بعد میں لوگوں نے کھجوروں کے پودے لگانے شروع کر دیئے (اور آج بصرہ کھجوروں کی منڈی ہے۔ مترجم) بصرہ میں سب سے پہلے نافع بن حارث کا مکان تھا۔

دوسری روایت میں ہے جب حضرت سعد رض بن ابی وقاص جسرہ میں ظفریاب ہوئے تو حضرت عمر رض نے انکو لکھا حضرت عتبہ بن غزوان کو ارض ہند اُبلہ میں بھیجو کیونکہ اسلام میں انکا بڑا درجہ ہے اور وہ بدری ہیں۔ جب حضرت علی رض واقعہ جمل سے فارغ ہو کر بصرہ کی جامع کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو فرمایا۔

بصرہ کے باشندو! تم قوم ثمود کے بقایا ہو یعنی اس قوم کافر کی نسل سے ہو جانوروں کے تابع ہو اسی واسطے تم نے شکست کھائی جب حضرت علی رض وہاں سے نکلے تو فرمایا۔

الحمد لله الذی اخرجنی من شر البقاع ترابا واسرعها خرابا

اللہ کا شکر جسنے مجھکو بدترین شہر سے نکالا اور یہ جلدی خراب ہو جائے گا۔

کا راستہ اختیار کیا یہاں قطبہ بن قتادہ تھا۔

دوسرے مؤرخ کہتے ہیں حضرت خالد رض کوفہ سے ہو کر سیدھے حیرہ (کوفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مشہور شہر تھا) پہنچے دوسری روایت میں ہے حضرت ابوبکر رض کی ہدایات کے مطابق

عراق میں داخل ہوئے بانقیاد[۱] کوفہ کے قریب) بارو سما[۲] بغداد کے نواح میں اُلّیس[۳] (انبار کی ایک بستی کا نام ہے اور انبار بغداد کے مغرب میں فرات پر ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسخ پر واقع ہے) میں آئے اور ابن صلوبا سے جزیہ لینے پر صلح کر لی اور اُس کو یہ فرمان لکھ کر دیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خالد بن ولید کی طرف سے ابن صلوبا سوادی کے نام جسکا مکان فرات کے کنارہ پر واقع ہے جب تک تم جزیہ کی رقم ادا کرتے رہو تمکو اللہ کی امان حاصل ہے اور تمہارا خون معاف ہے تمنے اپنی طرف سے اپنے جزیرہ کیطرف سے اور جو لوگ تمہاری بستی بانقیاد بارو سما میں رہتے ہیں ایکہزار درہم دیئے ہیں جنکو ہم نے برضا و خوشی قبول کر لیا ہے ہمارے مسلمان بھی تم سے راضی ہیں اب تمکو اللہ کی ضمانت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت اور مسلمانوں کی ضمانت حاصل ہے۔

اسکے بعد حضرت خالد رض حیرہ میں نزول فرما ہوئے شہر کے شرفاء نے قبیصہ بن ایاس کی زیر سرکردگی میں حضرت خالد رض کا استقبال کیا نعمان بن منذر کے بعد کسرای (شاہ ایران) نے اسکو اس شہر کا امیر بنایا تھا حضرت خالد رض نے انکو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

میں تمکو دعوتِ اسلام دیتا ہوں اگر تم مسلمان ہو گئے تو مسلمانوں کے برابر تمکو حقوق حاصل ہونگے اگر اسلام قبول کرنے سے انکار ہے تو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے سے انکار ہے تو میں تم پر چڑھائی کرنے کے لئے ایک ایسی قوم لایا ہوں جو مرنے کے لئے بالکل بیتاب ہے تمکو زندگی عزیز ہے لیکن انکو موت عزیز ہے ہم تم سے جہاد کرینگے حتی کہ اللہ تعالی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے۔

قبیصہ نے جواب دیا۔

ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہیں اور تمکو جزیہ ادا کرینگے نوے ہزار درہم[۹۰۰۰۰] سالانہ جزیہ کی رقم مقرر ہوئی۔ یہ پہلا جزیہ ہے جو عراق پر مقرر کیا گیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت خالد رض حضرت ابو بکر رض کی ہدایت کے مطابق یمامہ سے شام کیطرف روانہ ہوئے تو پہلے انکو اپنی مہمات کا آغاز عراق سے شروع کرنے کا حکم ہوا حضرت خالد رض عراق کو پائمال کرتے ہوئے نباج (یمامہ اور بصرہ کے درمیان) میں آ گئے۔

حضرت مثنیٰ بن حارثہ حضرت ابوبکر رضہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا مجھکو میری قوم پر امیر بنادیجئے تاکہ میں اپنے قرب وجوار کے علاقہ میں اہل فارس سے لڑوں اور اپنے علاقہ کی سرحد سے آپکو مطمئن کردوں حضرت صدیق رضہ نے یہ درخواست قبول فرمائی حضرت مثنیٰ رضہ نے اپنی قوم کی فوج بنائی کبھی وہ علاقہ کسکر (عراق کا مشہور ضلع ہے جسکے مشہور بستیاں یہ ہیں مبارک عبوشی بذار - فقیا - عیان دستمیساں - آجام البرید - اہل فارس کے دو زبردست صوبہ تھے ایک صوبہ پہاڑی دوسرا صوبہ زرعی - زرعی صوبہ کا نام کسکر ہے اور پہاڑی صوبہ کا صدر مقام اصفہان ہے ان میں سے ہر ایک صوبہ کا خراج ۱۲۰۰۰۰ مثقال ہے۔

عبید اللہ بن حر کہتے ہیں۔

انا الذی اجلیتکم عن کسکر ثم ھزمت جمعکم بنستر

پہلے ہی تمکو کسکر سے جلاوطن کیا اور تمہاری جمعیت کو نستر میں ہزیمت دی

ثم انقضضت بالخیول الضمر حتی حللت بین وادی حمیر

پھر میں اپنے تربیت یافتہ گھوڑوں کے ساتھ تم پر نیچے اترا حتی کہ میں وادی حمیر کے درمیان اترا) پھر اور کبھی فرات (دریائے فراۃ و دجلہ دو مشہور دریا ہیں) جو آرمینیہ سے نکلتے ہیں واسط اور بصرہ کے درمیان دجلہ اور فراۃ دونوں ملجاتے ہیں اور بحر ہند میں گرتے ہیں) کے زیر حصہ پہ حملے کرتے

حضرت خالد رضہ بن ولید بناج میں آئے اور حضرت مثنیٰ رضہ نے خفان (کوفہ کے قریب ایک موضع کا نام) میں اپنا معسکر (چھاؤنی) بنائی حضرت خالد رضہ نے حضرت مثنیٰ کو حکم دیا اپنا لشکر لیکر یہاں آجاؤ حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت مثنیٰ رضہ کو ہدایت بھیجی کہ حضرت خالد رضہ کے ماتحت رہو اور اُن کی اطاعت بجالاؤ۔ حضرت مثنیٰ رضہ ایک گھوڑے پر سوار ہوکر حاضر خدمت ہوگئے۔

حضرت خالد رضہ آگے بڑھے جابان صاحب الیس سامنے آیا حضرت خالد رضہ نے حضرت مثنیٰ رضہ کو مقابلہ میں بھیجا لڑائی ہوئی اور جابان شکست کھاگیا نہر کے ایک جانب اُسکی بہت فوج ماری گئی بعد میں اس نہر کا نام نہر دم (خون والی نہر) پڑگیا کیونکہ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہاں کافروں کا قتل عام ہوا تھا - اہل الیس نے ہتھیار ڈالدئے اور صلح کرلی۔

حضرت خالد رضہ آگے بڑھے حتی کہ حیرہ سے قریب ہوگئے - آزاذبہ (ایرانی سوار دستوں کے بڑے افسر کا نام) اپنے سوار دستے لیکر مقابلہ میں نکلا مجمع انہار پر مقابلہ شروع ہوا حضرت مثنیٰ رضہ اُسکی طرف متوجہ ہوئے خدا نے کفار کو شکست دی جب اہل حیرہ نے یہ ہزیمت دیکھی

تو وہ مسلمانوں کا استقبال کرنے باہر نکلے جنمیں عبد المسیح بن قبیصہ بھی تھا حضرت خالدرضؓ نے اُس سے گفتگو شروع کی فرمایا تم کہاں سے آئے جوابدیا اپنے باپ کی پشت سے فرمایا کہاں سے نکلے کہا اپنی ماں کے پیٹ سے فرمایا کمبخت تو کس چیز پر قائم ہے کہا زمین پر فرمایا تیرا ناس جائے تو کس چیز میں ہے کہا اپنے لباس میں فرمایا کمبخت تیرے ہوش وحواس قائم ہیں کہا ہاں اور میں قید میں ہوں فرمایا میں تجھسے سوال کر رہا ہوں کہا میں جواب دے رہا ہوں فرمایا بر سر جنگ ہو یا بر سر صلح کہا بر سر صلح فرمایا یہ قلعے کیسے ہیں کہا ہمنے انکو بیوقوفوں کے قید کرنے کے لئے بنایا ہے حتی کہ ایک بردبار اور حلیم آتا ہے اور قید ہونے سے بچ جاتا ہے۔

عیسائیوں کو شراب پینا پسند ہے اور مسلمانونکو جہاد میں شہید ہونا

حضرت خالدرضؓ نے فرمایا۔

میں تمکو دعوتِ اسلام دیتا ہوں اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو مسلمانوں کے برابر تمکو حقوق حاصل ہونگے اگر اسلام قبول کرنے سے انکار ہے تو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انکار ہے تو میں تمہارے استیصال کیلئے ایسی قوم لایا ہوں جو میدان جنگ میں مرنا ایسا پسند کرتے ہیں جیسے تم عیسائی شراب پینا پسند کرتے ہو۔

عیسائیوں نے جوابدیا ہم ہتھیار ڈالتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں۔ ایک لاکھ نوے ہزار دینار جزیہ کی رقم مقرر ہوئی یہ جزیہ کی پہلی رقم ہے جو عراق سے مدینہ منورہ بھیجی گئی۔

اسکے بعد حضرت خالدرضؓ بانقیا پر اُترے اور بصبہری بن صلوبا سے ایک ہزار دینار جزیہ مقرر ہوا حضرت خالدرضؓ نے انکو ایک تحریری فرمان بھی لکھدیا۔

اہل حیرہ سے یہ شرط بھی مقرر ہوئی کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے دشمن کی خبریں لانے کیلئے جاسوس مقرر ہوں انہوں نے یہ شرط تسلیم کی۔

حضرت خالدرضؓ بن ولید نے اہل مدائن (انوشیرواں نے سب سے پہلے مدائن شہر بنایا حضرت عمرضؓ کے زمانہ تک ایرانی حکومت کا یہی پایۂ تخت تھا۔ لیکن میرے نزدیک اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ساسانی بادشاہوں کا یہ مسکن تھا ہر نیا بادشاہ اسکے قریب اپنے نام سے ایک شہر آباد کرتا۔ حمزہ (ایک مورخ) کہتے ہیں مدائن کو فارسی میں توسفون کہتے ہیں عربوں نے اسکا نام مدائن (جمع مدینہ یعنی شہر) رکھدیا کیونکہ یہ سات شہروں کا نام ہے جو ایکدوسرے

سے قریب یا بعید مسافت پر واقع ہیں۔ اسفا بور (اسفانیر) وہ آردشیر (بہر سیر) ہنبوشافور (جندیسابور) درز بیذان (درزیجان) وہ جند یوخسرہ (رومیہ) نونیا فاذ۔ کرداذافاذ۔ حجاج بن یوسف نے واسط کو دارالامارۃ بنایا بنو عباس کے بادشاہ منصور نے بغداد کو معتصم نے سامرا کو اسکے بعد پھر بغداد کو مستقل دارالامارۃ بنایا گیا آجکل بھی شہر (بغداد) ام العراق ہے۔

مدائن اور بغداد کے مابین چھ فرسخوں کا فاصلہ ہے اسکے باشندے کاشتکار ہیں غالب آبادی شیعہ مذہب امامیہ رکھتی ہے شہر کے شرقی جانب حضرت سلمان فارسی رض کا مشہد ہے جسکی لوگ زیارت کرتے ہیں) کو لکھا۔

خالد رض بن ولید کیطرف سے اہل فارس حاکموں کے نام۔

جو شخص ہدایت اسلام کی اتباع کرے اُسپر سلام اما بعد اللہ کا شکر جسنے تمہارے لشکروں کو توڑ پھوڑ کر رکھدیا تمہارے ملک چھین لئے تمہارے مکروفریب کو خاک میں ملا دیا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلہ کو مانے ہمارے ذبیحہ کو کھائے۔ وہ مسلمان ہے جسکو سب مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہیں اما بعد جب تمہارے پاس میرا پیغام پہنچے فوراً اپنی ضمانتیں لیکر میری خدمت میں حاضر ہو اور مجھسے عہد نامے کرو ورنہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں تمہارے استیصال کیلئے ایسی قوم بھیجونگا جو موت کو اسطرح لبیک کہتے ہیں جسطرح تم زندہ رہنا پسند کرتے ہو۔

جب انہوں نے یہ فرمان پڑھا تو تعجب کرنے لگے۔

ایک اور روایت میں ہے جب حضرت خالد رض یمامہ کی مہم سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوبکر رض نے لکھا اب جبکہ خدا نے تمکو فتح عطا کردی ہے عراق کا رُخ کرو اور عیاض سے ملو۔ اور حضرت عیاض بن غنم کو جو اس وقت بناج و حجاز کے مابین تھے لکھا تم مُصَیّخ میں پہنچو۔ اور وہاں سے اپنی مہم شروع کرو پھر بالائی حصہ سے عراق میں داخل ہو حتی کہ حضرت خالد رض سے ملجاؤ تم دونوں کی فوج سے جو سپاہی واپس آنا چاہے اسکو مت روکو واپس آنے دو۔

جب حضرت ابوبکر رض کا یہ فرمان حضرت خالد رض و حضرت عیاض رض کی فوج میں پہنچا تو اہل مدینہ اور اسکے نواح کے باشندے لوٹ آئے دونوں افسروں (حضرت خالد رض و عیاض رض) نے حضرت ابوبکر رض سے مزید امداد طلب کی حضرت ابوبکر رض نے حضرت خالد رض کو حضرت قعقاع رض بن عمرو تمیمی کی فوج بھیجدی عرض کیا گیا آپ اُس شخص کو امدادی فوج بھیج رہے ہیں جس سے

اسکا لشکر علیحدہ ہوگیا فرمایا جس لشکر میں اس جیسے شخص (حضرت خالدرضؓ) ہوں وہ شکست نہیں کھائے گا اور حضرت عیاض رضؓ کو عبد بن عوف حمیری کی امدادی فوج بھیجدی دونوں کو ہدایت پہنچی۔

جنہوں نے مرتدین سے جہاد کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ثابت قدم رہے ہیں انکو فوج میں شامل کرو کبھی مرتد کو فوج میں مت داخل کرو جبتک میرا دوسرا حکم نہ پہنچے جب یہ حکم پہنچا تو کوئی باغی عراقی مہمات میں شامل کیا گیا۔

حضرت خالد رضؓ

جب حضرت ابوبکر رضؓ نے عراق کا مستقل اور سب فوجیں اُن کے ماتحت کردی گئیں تو انہوں نے حرملہ۔ سلمیٰ۔ مثنیٰ اور مذعور کو حکم بھیجا کہ فوراً میرے پاس پہنچو اور سب اپنے لشکر ابلہ میں لائیں یہ اسلئے کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت خالد رضؓ کو حکم دیا جب تم عراق میں داخل ہو تو اپنی مہم اہل سندھ و ہند ابلہ کی سرحد سے شروع کرو اسکے لئے اپنی فوجیں جمع کیں ربیعہ سے آٹھ ہزار مضر سے دو ہزار بس اپنی فوج دس ہزار تھی باقی چار امرا مثنیٰ۔ مذعور۔ سلمیٰ۔ حرملہ کی آٹھ ہزار فوج کل اٹھارہ ہزار فوج ہوئی اس لشکر کے ساتھ ہرمز سے مقابلہ شروع ہوا۔

حضرت خالد رضؓ کو فوجی ہدایات

حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت خالد رضؓ بن ولید کو لکھا تم عراق میں زیرین حصہ سے داخل ہو اور جب عیاض رضؓ کو عراق کی مہم کے لئے امیر مقرر کیا تو انکو لکھا تم عراق میں بالائی حصہ سے داخل ہو تم دونوں (حضرت خالد رضؓ و حضرت عیاض رضؓ) حیرہ کیطرف بڑھو تو جو سب سے پہلے حیرہ میں پہنچ جائیگا وہی دوسرے پر امیر ہوگا جب تم دونوں حیرہ میں ملجاؤ اور یہ وہ وقت ہے کہ تم فارس (ایران) کی حدود میں داخل ہوچکے ہو اور اب عقب سے مسلمانوں پر دشمن کیطرف سے حملہ کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا تو تم میں سے ایک بطور امدادی لشکر کے حیرہ میں ٹھہر جائے دوسرا اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن یعنی کفار پر شدت سے حملہ کرے اور اُن کے دار السلطنت مدائن کو پامال کر دے

حضرت خالد رضؓ ہرمز کو تنبیہ کرتے ہیں


ہرمز حکومتِ فارس کیطرف سے سرحدی مقامات کا افسرِ اعلیٰ تھا حضرت خالد رضؓ نے اسکو لکھا تم مسلمان ہوجاؤ سلامت رہوگے یا اپنے لئے اور اپنی قوم کیلئے ہم سے معاہدہ کرلو۔ اور جزیہ دینا منظور کرو ورنہ اسکے بعد تمکو پچھتانا پڑے گا کیونکہ میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اسطرح پسند رکھتے ہیں جسطرح تم زندگی کو پسند رکھتے ہو۔

حضرت خالد رضؓ نے یمامہ سے چلتے وقت اپنے لشکر کے تین حصے بنائے ان سبکو ایک راستہ سے نہیں بھیجا بلکہ مختلف راستے طے کرنیکا حکم دیا حضرت مثنیٰ رضؓ کو اپنی روانگی سے دو دن پہلے بھیجا انکا رہنما ظفر تھا حضرت عدی رضؓ بن حاتم اور حضرت عاصم رضؓ بن عمرو کو اپنی روانگی سے ایک روز پہلے بھیجا ان دونوں کے رہنما مالک بن عباد اور سالم بن نصر تھے بعد میں حضرت خالد رضؓ بنفس نفیس روانہ ہوئے انکا رہنما حضرت رافع رضؓ تھے حضرت خالد رضؓ نے ان تینوں کو حکم دیا تینوں لشکر حفیر (بصرہ سے مکہ کیطرف اول منزل) میں جمع ہو جائیں راستہ میں دشمن پر حملے کرتے جائیں یہ ہندوستان کا دروازہ تھا اور سب سے زبردست سرحد تھی یہاں کا عامل خشکی میں عرب سے اور سمندر میں اہل ہند سے مقابلہ کرتا رہتا۔

ہرمز کا قتل

جب ہرمز کو حضرت خالد رضؓ کا خط پہنچا تو فوراً شاہِ ایران کو مطلع کیا اور فوجیں جمع کرنیکا حکمدیا اسوقت جتنی فوج مہیا ہو سکتی تھی اسکو ساتھ لیکر حضرت حضرت خالد رضؓ کے مقابلہ میں نکلا تاکہ راستہ میں لشکر اسلام کے سوار دستوں کو روک لے اسکو عراق کے راستہ میں کوئی اسلامی فوج نہ ملی پھر اسکو معلوم ہوا کہ حفیر میں سب لشکر اسلام جمع ہوں گے ہرمز اپنا لشکر جرار لیکر حفیر میں آیا اور اپنے لشکر کو آراستہ کیا اور دونوں بازوؤں پر دو حقیقی بھائی قباذ و نوشجان متعین کئے انکو حکم دیا جب صف بستہ کھڑے ہو تو پاؤں میں زنجیریں ڈال لینا تاکہ فوج بھاگنے پر قادر نہ ہو سکے انہوں نے جوابدیا لیکن ہمنے سنا ہے کہ تم بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہو۔

جب حضرت خالد رضؓ کو خبر ملی کہ ہرمز حفیر میں آگیا ہے تو آپنے راستہ کتراکر کاظمہ (ایک مقام کا نام) کو منتہائے مقصود قرار دیا ہرمز کو اسکی خبر پہنچی تو وہ جلدی جلدی کاظمہ میں پہنچگیا جب وہ یہاں آیا تو تھکا ماندہ تھا یہ سرحدی علاقہ اسکے لئے بڑا خطرناک ثابت ہوا اس مقام کے کل عرب باشندے اسکے سخت برخلاف تھے اور بہت غصہ میں بھرے ہوئے تھے اور اسکو اشد کافر سمجھتے تھے ہرمز نے اپنی فوجوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا اور ایسا میدان جنگ منتخب کیا جہاں پانی بافراط موجود تھا۔ اب جبکہ حضرت خالد رضؓ تشریف لائے تو پانی ہاتھ سے جاچکا تھا حضرت خالد رضؓ کو اس سے مطلع کیا گیا آپنے حکمدیا یہ منادی کرادو کہ اسلامی سپاہی سواریوں سے اپنا سامان اُتارلیں اور پانی حاصل کرنے کے لئے دشمن پر حملہ کریں بخدا پانی کا مقام اُس فریق کو حاصل ہوگا جو سب سے زیادہ میدان جنگ میں ثابت قدم رہیگا اور زیادہ



جب حضرت خالدرضؓ جسر اعظم پر اُترے تو حضرت مثنیٰ بن حارثہ کو دشمن کے تعاقب میں بھیجا اور حضرت معقل رضؓ بن مقرن کو مزن اُبلہ کیطرف۔

حضرت مثنیٰ نہر مرآة پر گئے اور وہاں سے اُسکے قلعہ کیطرف رُخ کیا (اس قلعہ کی مالک ایک خاتون تھی) حضرت مثنیٰ نے اسکا محاصرہ کرلیا اور بزور شمشیر قلعے کے سپاہیوں کو نیچے اُترنے پر مجبور کیا اور ان سب کو قتل کر دیا جب اس خاتون کو خبر پہنچی تو مسلمان ہو گئی اور حضرت مثنیٰ رضؓ سے شادی کر لی۔

فوجی نقل وحرکت کے دوران میں اسلامی فوج نے کاشتکاروں کو بالکل نہ چھیڑا اور نہ انکو گرفتار کیا اور نہ قتل کیا کیونکہ حضرت ابوبکر رضؓ کا حکم تھا عراق کے کسانوں کو کچھ نہ کہنا اور جو مزارع تم سے جنگ کیلئے نہ کھڑے ہوں اُنسے تعرض نہ کرنا حضرت خالد رضؓ اور ان کے امراء نے اس حکم پر سختی سے عمل کیا کاشتکاروں سے جزیہ وصول کیا اور ان سے معاہدہ کرلیا تاکہ ملک برباد نہ ہو۔ ذات السلاسل کی لڑائی میں ہر سوار کا حصہ ایکہزار درہم اور ہر پیدل سپاہی کا حصہ اس سے تیسرے درجہ کا تھا۔

مذار کی خوفناک جنگ

ہرمز نے شاہ ایران کو لکھا تھا کہ خالد یمامہ سے لشکر لیکر چل پڑا ہے شاہ ایران نے ہرمز کی امداد کیلئے قارن بن قریانس کو امدادی لشکر دیکر روانہ کیا قارن مدائن سے یہ لشکر جرار لیکر مذار میں آیا یہاں ایران کی شکست خوردہ فوجیں ملیں جنمیں قباذ اور نوشجان بھی تھے انہوں نے آپسمیں مشورہ کیا اگر اب تم نے جمکر مسلمانوں کا مقابلہ نہ کیا تو اسکے بعد تم جمع نہ ہوسکو گے دوبارہ منتظم ہوکر مسلمانوں کا مقابلہ کرو قارن شاہی امداد لیکر آیا ہے شاید خدا اسکے ذریعہ ہمکو فتح عطا فرمائے اور دشمن سے اپنا انتقام لے سکیں سب افسروں نے اسپر عمل کیا اور مذار کو میدان جنگ بنایا قارن اپنے لشکر کے بازوؤں پر قباذ و نوشجان کو متعین کیا جب حضرت خالد رضؓ کو قارن کی خبریں ملیں تو اموال غنائم مسلمانوں میں تقسیم کئے خمس اور فتح کی خبر اور دشمن کے آئندہ ارادوں کے متعلق خبریں حضرت ابوبکر رضؓ کو بھیجیں۔ اسکے بعد حضرت خالد رضؓ نہر مثنیٰ سے مذار میں پہنچے دشمن کی بیشمار فوجیں تھیں صفوف جنگ قائم ہوئیں اور قارن میدان جنگ میں آیا اور حضرت خالد رضؓ کو مقابلہ کیلئے للکارا حضرت خالد رضؓ باہر نکلے لیکن حضرت معقل رضؓ بن عشی آگے بڑھ چکے تھے اور تلوار سے قارن کی گردن اڑادی حضرت عاصم رضؓ نے قباذ کو اور حضرت عدی رضؓ نے نوشجان کو ٹھکانے لگایا اس لڑائی

میں کفار کا نقصان عظیم ہوا. تیس ہزار مارے گئے اور اگر کشتیوں میں بیٹھکر بھاگ نہ جاتے تو ایک کافر بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نہ بچتا بہت اموالِ غنیمت مسلمانوں کو حاصل ہوئے حضرت خالد رضہ نے غنائم کا خمس اور فتح کی خبر مدینہ منورہ لیجانے کے لئے حضرت سعید رضہ بن نعمان کو مقرر کیا جن لوگوں نے کافروں کی امداد میں حصہ لیا تھا انکی اولاد کو قید کیا گیا قیدیوں میں حبیب ابوالحسن یعنی حضرت حسن بصری رح کا باپ بھی شامل تھا یہ عیسائی تھا جن لوگوں نے اطاعت قبول کی اور جزیہ دینے پر راضی ہو گئے ان پر حضرت سُوید رضہ بن مقرن متعین کئے گئے حضرت خالد رضہ نے انکو حکم دیا حفیر کو اپنا صدر مقام بناؤ اور اپنے عُمّال (تحصیلدار) ملک میں پھیلادو اور مجرموں کو سزا دو۔

واقعۂ ولجہ

جب شاہ فارس کو قارن کی ہزیمت اور اسکے قتل کی خبر ملی تو اُسنے مشہور ایرانی افسر اندرزغر کو لشکر دیکر روانہ کیا اسکے پیچھے بہمن جادویہ کو دوسرا لشکرِ عظیم دیکر بھیجا اندرزغر کی پیدائش عراق کی تھی اس سے قبل اندرزغر خراسان کی حد پر متعین تھا اندرزغر نے حیرہ اور کسکر کے درمیان مزید فوجیں جمع کیں عرب اور دہقانوں کے لشکر فراہم کئے مقام ولجہ کو میدان جنگ تجویز کیا جب اسکی طیاریاں مکمل ہو گئیں اور اسکا لشکر حد کو پہنچگیا اور حضرت خالد رضہ کیطرف روانہ ہوا اور حضرت خالد رضہ کو یہ خبریں ملیں تو دجلہ کے زیریں حصہ کی اسلامی فوج کو بیدار اور محتاط رہنے کا حکم دیا اور کمینگاہوں میں دو فوجیں بسر بن ابی رہم اور سعید بن مرہ کے ماتحت مقرر کیں اور موعودہ وقت پر انکو نکلنے کا حکم دیا اسکے بعد حضرت خالد رضہ اپنے لشکر کے ساتھ ولجہ کیطرف روانہ ہوئے سخت لڑائی شروع ہوئی یہ گذشتہ لڑائیوں سے بہت سخت تھی حتیٰ کہ فریقین کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اور حضرت خالد رضہ نے محسوس کیا کہ کمینگاہ کی فوجیں کیوں نہیں آئیں جب یہ تازہ دم فوجیں آئیں تو کفار کی صفوں میں انتشار پیدا ہوا اور اُن کے پیر اکھڑ گئے حضرت خالد رضہ نے آگے سے اور کمینگاہوں کی فوجوں نے پیچھے سے کفار کا قتل عام کیا اندرزغر ہزیمت کھا کر بھاگ گیا اور پیاس سے تڑپ کر مر گیا۔ میدان جنگ میں کافروں کا ایک مشہور بہادر جو ہزار آدمیوں کا تن تنہا مقابلہ کرتا تھا حضرت خالد رضہ کے مقابلہ میں آیا اور انکو مقابلہ کے لئے للکارا حضرت خالد رضہ نے اسکو قتل کر دیا فارغ ہو کر اسکی نعش سے تکیہ لگا کر کھڑے ہو گئے اور فوج کو احکام دینے شروع کئے قیدیوں میں بکر بن وائل عیسائی قبیلہ کے دو آدمی جابر بن بجیر اور ابن عبدالاسود پکڑے گئے

کافروں کا قتل عام حتی کہ نہر کا پانی خونا خون ہوگیا

ان قیدیوں کی گرفتاری سے عیسائی قبیلہ بھڑک اٹھا اور مسلمانوں سے انتقام لینے کیلئے تل گیا انہوں نے کفار عجم (ایرانیوں) سے تعاون کا مطالبہ کیا ایرانی بھی راضی ہوگئے اور یہ سب عیسائی اور کافروں کی فوجیں مقام الیس میں جمع ہوئیں شاہ ایران نے اپنے خاص افسر بہمن جاذویہ کو لکھا کہ عیسائیوں کی امداد کیلئے الیس پہنچو۔ بہمن نے جابان (ایک ایرانی افسر) کو حکم دیا تم لشکر لیکر اس طرف چلو جبتک میں نہ آؤں جنگ نہ کرنا جابان نے الیس کا رخ کیا اور بہمن شاہ ایران سے مشورہ کرنے روانہ ہوگیا جب بہمن شاہی محل میں پہنچا تو بادشاہ بیمار تھا۔ جابان الیس پہنچا تو وہاں قبائل نصاریٰ و دیگر عرب کفار اہل حیرہ وغیرہ مشرکین کی فوجیں جمع تھیں حضرت خالد رض کو خبر ملی کہ عبدالاسود۔ جابر اور زہیر کے ماتحت الیس میں فوجیں جمع ہورہی ہیں یہ نہ معلوم ہوا کہ جابان بھی اپنا لشکر لیکر آرہا ہے حضرت خالد رض کو صرف یہی علم تھا کہ عرب عیسائیوں سے مقابلہ ہوگا لیکن جب الیس پہنچے تو جابان اپنا لشکر لئے پڑا تھا کفار کی فوجیں کھانے کا دسترخوان بچھا چکی تھیں لشکر نے جابان سے کہا ہم پہلے کھانا کھالیں یا مسلمانوں سے جنگ کریں جابان نے کہا کھانا چھوڑدو پہلے مسلمانوں سے جنگ کرو لڑائی سے فارغ ہو کر کھانا کھانا لشکر نے انکار کیا کہا پہلے ہم کھانا کھائینگے۔ یہ کہکر دسترخوان پر جمع ہوگئے حضرت خالد رض جب وہاں پہنچے تو مسلمان سپاہیوں کو سواریوں سے بوجھ اتارنے کو کہا جب اس سے فارغ ہوگئے تو کفار کا رخ کیا اور اپنے پیچھے حفاظت کیلئے ایک فوج متعین کی پھر صفوں کے آگے آئے اور للکار کر کہا کدھر ہے ابجر کہاں ہے عبدالاسود کدھر ہے مالک بن قیس یہ ندا سنکر سب بزدل ہوگئے صرف مالک مقابلہ میں نکلا حضرت خالد رض نے فرمایا اے خبیث تجھکو میرے مقابلہ میں آنے کی کیوں جرأت ہوئی تجھ میں تو وفا نہیں یہ کہکر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر دیئے اب سب کافر کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے جابان نے کہا میں نے تمسے کہا نہ تھا کھانا پیچھے کھانا پہلے مسلمانوں کو لو وہ تمکو نہیں چھوڑینگے ہم انکی مسلمانوں سے فارغ ہوکر اپنے کھانے میں مشغول ہوتے ہیں جابان نے اپنے لشکر کو اس طرح ترتیب دی لشکر کے دونوں بازوؤں پر عبدالاسود اور ابجر کو مقرر کیا حضرت خالد رض کا لشکر بہ تنظیم سابق رہا سخت لڑائی شروع ہوئی کافر بڑی جرأت سے لڑ رہے تھے کیونکہ انکو توقع تھی کہ بہمن مزید لشکر لیکر پہنچ جائیگا۔ مسلمان انتہائی صبر کے ساتھ نہایت بہادری و پامردی سے مقابلہ

شریف ہوگا حسب الحکم سواریوں کے سامان کو اتار دیا گیا گھوڑے ایک طرف کھڑے کر دئیے گئے اور مسلمان پیدل سپاہی آگے بڑھکر دشمن پر حملہ آور ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر بھیجا وہ اتنا برسا کہ مسلمانوں کی صفوں کے پیچھے پانی کے حوض بھر گئے اس سے مسلمانوں کو تقویت ہو گئی۔

ہرمز نے غداروں کی ایک فوج مقرر کی اور کہا جب میں خالد سے دست و گریباں ہوں تو تم دفعۃً اس پر ٹوٹ پڑنا اور اسکی بوٹی بوٹی اڑا دینا اسکے بعد ہرمز میدان جنگ میں آیا اُسکے آدمیوں نے پکارنا شروع کیا خالد کہاں ہے جب حضرت خالدرضؓ میدان جنگ میں تشریف لائے تو ہرمز نے انکو مقابلہ کیلئے للکارا حضرت خالدرضؓ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے اور اسکی طرف پیدل چلے دونوں باہم دست و گریباں ہو گئے اور شمشیر زنی شروع ہوئی حضرت خالدرضؓ نے اُنکو اپنی گود میں اٹھا لیا اب ہرمز کے نگہبان آگے بڑھے اور آپ کو قتل کرنے کے لئے غدر کیا حضرت خالدرضؓ نے اسکی پرواہ نہ کی اور ہرمز کے قتل کرنے میں مشغول رہے ادھر حضرت قعقاعرضؓ بن عمرو نے ہرمز کے حامیوں پر حملہ کر دیا اور سب نگہبان سلا دئیے گئے اہل فارس کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے رات تک انکا تعاقب کیا حضرت خالدرضؓ نے اموال غنائم جمع کرنیکا حکم دیا منجملہ دیگر اشیاء ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ایکہزار رطل (پیمانہ پنج من) زنجیریں ملیں اسواسطے اس لڑائی کا نام ذات السلاسل پڑ گیا۔ قباذ۔ نوشجانؔ ہاتھ سے نکل گئے ہرمز کا سلب (مقتول کے بدن سے جو کچھ حاصل ہو اسکو سلب کہتے ہیں) حضرت خالد کو ملا۔ صرف اُسکا تاج ایک لاکھ روپے کا تھا۔ جواہر سے مرصع تھا جب دشمن کے تعاقب سے مسلمان سپاہی واپس آئے تو حضرت خالدرضؓ کے منادی نے کوچ کرنیکا حکم دیا حضرت خالدرضؓ لشکر لیکر آگے بڑھے اور وہاں اُترے جہاں آج بصرہ کا بڑا پل ہے قباذؔ اور نوشجانؔ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکے تھے حضرت خالدرضؓ نے فتح کی خبر اور غنائم کا خمس اور ہاتھی زرّین کلیب کے ہاتھ مدینہ منورہ بھجوائیں جب یہ ہاتھی مدینہ منورہ کی گلیوں میں چکر لگا رہے تھے تو رسیدہ عمر عورتیں کہہ رہی تھیں کیا یہ بھی خدا کی مخلوق ہیں (اہل مدینہ نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھے تھے) حضرت ابوبکررضؓ نے یہ ہاتھی زر کے ساتھ میدان جنگ کو واپس کر دئیے۔

جب حضرت خالدؓ جسر اعظم پر اترے تو حضرت مثنیٰ بن حارثہ کو دشمن کے تعاقب میں بھیجا اور حضرت معقلؓ بن مقرن کو مزلن آبلہ کیطرف۔

حضرت مثنیٰ نہر مراۃ پر گئے اور وہاں سے اسکے قلعہ کیطرف رُخ کیا (اس قلعہ کی مالک ایک خاتون تھی) حضرت مثنیٰؓ نے اسکا محاصرہ کرلیا اور بزور شمشیر قلعے کے سپاہیوں کو نیچے اترنے پر مجبور کیا اور ان سب کو قتل کر دیا جب اس خاتون کو خبر پہنچی تو مسلمان ہو گئی اور حضرت مثنیٰؓ سے شادی کرلی۔

فوجی نقل و حرکت کے دوران میں اسلامی فوج نے کاشتکاروں کو بالکل نہ چھیڑا اور نہ انکو گرفتار کیا اور نہ قتل کیا کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کا حکم تھا عراق کے کسانوں کو کچھ نہ کہنا اور جو مزارع تم سے جنگ کیلئے نہ کھڑے ہوں اُنسے تعرض نہ کرنا حضرت خالدؓ اور ان کے امراء نے اس حکم پر سختی سے عمل کیا کاشتکاروں سے جزیہ وصول کیا اور ان سے معاہدہ کرلیا تاکہ ملک برباد نہ ہو۔ ذات السلاسل کی لڑائی میں ہر سوار کا حصہ ایکہزار درہم اور ہر پیدل سپاہی کا حصہ اس سے تیسرے درجہ کا تھا۔

مذار کی خوفناک جنگ

ہرمز نے شاہ ایران کو لکھا تھا کہ خالد یمامہ سے لشکر لیکر چل پڑا ہے شاہ ایران نے ہرمز کی امداد کیلئے قارن بن قریانس کو امدادی لشکر دیکر روانہ کیا قارن مدائن سے یہ لشکر جرار لیکر مذار میں آیا یہاں ایران کی شکست خوردہ فوجیں ملیں جنمیں قباذ اور نوشجان بھی تھے انہوں نے آپسمیں مشورہ کیا اگر اب تم نے جمکر مسلمانوں کا مقابلہ نہ کیا تو اسکے بعد تم جمع نہ ہوسکو گے دوبارہ منظم ہوکر مسلمانوں کا مقابلہ کرو قارن شاہی امداد لیکر آیا ہے شاید خدا اسکے ذریعہ ہمکو فتح عطا فرمائے اور دشمن سے اپنا انتقام لے سکیں سب افسروں نے اسپر عمل کیا اور مذار کو میدان جنگ بنایا قارن نے اپنے لشکر کے بازوؤں پر قباذ و نوشجان کو متعین کیا جب حضرت خالدؓ کو قارن کی خبریں ملیں تو اموال غنائم مسلمانوں میں تقسیم کیئے خمس اور فتح کی خبر اور دشمن کے آئندہ ارادوں کے متعلق خبریں حضرت ابوبکرؓ کو بھیجیں۔ اسکے بعد حضرت خالدؓ نہر مثنیٰ سے مذار میں پہنچے دشمن کی بیشمار فوجیں تھیں صفوف جنگ قائم ہوئیں اور قارن میدان جنگ میں آیا اور حضرت خالدؓ کو مقابلہ کیلئے للکارا حضرت خالدؓ باہر نکلے لیکن حضرت معقلؓ بن اعشیٰ آگے بڑھ چکے تھے اور تلوار سے قارن کی گردن اڑادی حضرت عاصمؓ نے قباذ کو اور حضرت عدیؓ نے نوشجان کو ٹھکانے لگایا اس لڑائی

کر رہے تھے حضرت خالدرضؓ نے خدا سے استدعا کی یا اللہ اگر تو نے مجھکو انپر غلبہ عطا کر دیا ہے کہ میں ان میں سے کسی کو نہ چھوڑوں تو مجھکو قدرت دے کہ میں انکا اتنا قتل عام کروں کہ انکی نہر خون سے بھر جائے اسکے بعد خدا نے مسلمانوں کو غلبہ دینا شروع کیا حضرت خالدرضؓ نے لشکر اسلام میں منادی کرائی کافروں کو قتل نہ کرو انکو زندہ گرفتار کرو صرف اُسی کو قتل کرو جو گرفتار ہونے سے انکار کرے تھوڑی دیر بعد مسلمان سوار بیشے کافروں کی فوج در فوج قیدی لا رہے تھے حضرت خالدرضؓ نے ایک فوج متعین کی جو انکی گردنیں کاٹ کر نہر میں پھینک رہے تھے کامل ایک رات اور ایک دن تک یہی عمل رہا اور دو دن تک کافروں کا تعاقب ہوتا رہا حتی کہ دونوں نہر وں تک یہی سلسلہ جاری رہا اور الیس کے ہر جانب انکی گردنیں ماری جارہی تھیں اور نہر بند کر دی گئی تھی جب قتل عام ہو چکا تھا تو نہر چھوڑ دی گئی اور سارا پانی خونا خون ہو گیا اس روز سے یہ نہر نہر الدم (خون والی نہر) کہلانے لگی۔ نہر پہ پانی سے چلنے والی چکیاں لگی ہوئی تھیں اٹھارہ ہزار لشکریوں کے لئے یہ چکیاں تین دن تک سرخ آٹا نکالتی رہیں کافروں کے مقتولین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچی مسلمان سوار جب کافروں کے تعاقب سے فارغ ہوگئے تو حضرت خالدرضؓ کافروں کے بچھائے ہوئے دسترخوان پر تشریف لائے مسلمانوں سے کہا خدا نے تمکو یہ نعمت عطا فرمائی ہے اسکو تناول کرو سب مسلمان دسترخوان پر بیٹھ گئے جن مسلمانوں نے خوشحالی نہیں دیکھی تھی اور وہ پتلی روٹیاں نہیں جانتے تھے انہوں نے تعجب سے پوچھا یہ سفید چیز کیا ہے۔ جن مسلمانوں نے خوشحالی دیکھی تھی انہوں نے مذاق کرتے ہوئے کہا کبھی تم نے لذتِ عیش سنا ہے وہ جواب دیتے ہاں یہ کہتے یہ وُہی لذتِ عیش ہے۔

حضرت خالدرضؓ نے جندل نامی شخص کے ہاتھ خمس اور فتح کی خبر اور قیدی دارالخلافہ بھیجے جب یہ حضرت ابوبکررضؓ کے سامنے پہنچے اور خوشخبری سنائی تو دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے عرض کیا جندل فرمایا تمکو یہ مبارک ہو۔

نفسُ عِصامٍ سوّدت عِصامًا دعوّدتہُ الکرّ والاً قدامًا

ایسا شریف نفس جو شریف نفس کی سرداری کرتا ہے اسپر مزید یہ کہ جرات بہادری اور اقدام جیسی حمیدہ صفت رکھتا ہے۔

حضرت ابوبکررضؓ نے ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی انکو عطا کرنے کا حکم دیا اس سے انکا لڑکا پیدا ہوا۔

تمام عورتیں خالد جیسا بچہ جننے سے قاصر ہیں

حضرت خالدرضؓ نے الیس کی مہم سے فارغ ہو کر امغیشا کا رُخ کیا اور اتنی جلدی جا پہنچے کہ دشمن اپنے اموال منتقل کرنے پر قادر نہ ہوسکا حضرت خالدرضؓ فورًا ان کے سر پر جا پہنچے اوران سب کو یہاں سے جلاوطن کر دیا حضرت خالدرضؓ نے انکے مساکن اور مکانات منہدم کرنے کا حکم دیا بہت اموالِ غنائم حاصل ہوئے اتنی غنیمت گذشتہ کسی لڑائی میں حاصل نہ ہوئی ہر سوار کا حصہ ڈہائی ہزار روپے علاوہ اُس مال کے جو بعد میں حاصل ہوا جب حضرت ابوبکرؓ کو یہ خبر ملی تو آپنے قریش سے کہا۔

تمہارا شیر سب شیروں پر غالب آگیا تمام عورتیں خالد جیسا بچہ جننے سے قاصر ہیں (طبری صفحات از ٦ تا ١١ جلد ۴) (ابن خلدون صفحات ٧٨ تا ٨٠ جلد ٢)

۵) فتح حیرہ

آزاذبہ ایرانی حکومت کیطرف سے حیرہ کا حاکم تھا۔ اسکے ٹوپ کی قیمت پچاس ہزار ۵۰۰۰۰ روپے تھی۔ جب حضرت خالدرضؓ نے امغیشا کو خراب کر دیا تو آزاذبہ کو یقین ہوگیا کہ وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتا وہ اپنا مستقبل سنوارنے لگا اور لڑائی کی طیاری میں مصروف ہو ہوگیا اور اپنے بیٹے کو لشکر دیکر آگے بھیجا پھر خود لشکر لیکر اسکے پیچھے چلا حتی کہ حیرہ کے باہر میدان میں اپنی چھاؤنی ڈالی۔ اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ دریائے فرات کا پانی بند کر دو جب حضرت خالدرضؓ نے امغیشا سے اپنی فوجوں کو کشتیوں پر سوار کرایا اور تمام فوجی سامان انپر رکھوا دیا گیا اور اور کشتیاں دریا میں چل پڑیں تو دفعتہً کشتیاں ٹھہر گئیں پانی بند ہوگیا ملاحوں نے کہا۔ اہل فارس نے دریا سے نہریں نکالی ہیں دریا کا پانی بند کے ذریعہ روکا گیا ہے اب اگر ان بندوں کو کھولا جائے تو پانی آسکتا ہے۔

حضرت خالدرضؓ فورًا اپنے سوار دستے لیکر آزاذبہ کے بیٹے کیطرف چل پڑے عتیق کے دہانہ پر اُسکے سوار دستوں سے تصادم ہوا۔ مسلمانوں نے دفعتہً انکو جالیا اور سبکو موت کی نیند سلا دیا پھر فورًا وہاں سے آگے بڑھے اور فرات کے کنارے باد قلا میں اسکے لشکر سے مقابلہ ہوا لڑائی ہوئی انکو بھی قتل کر دیا گیا اور نہروں کے بند کھول دئے گئے فرات کا پانی چل پڑا۔

حضرت خالدؓ نے بادقلی کی کافر فوجوں سے فارغ ہو کر حیرہ کا رُخ کیا اور اپنی فوجوں کو طلب کیا حتی کہ خورنق اور نجف کے درمیان فروکش ہوئے جب آزاذبہ کو خورنق میں حضرت خالدؓ کے آمد کی خبر ملی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ وجہ یہ تھی اسکو خبر پہنچی کہ شاہ ایران اردشیر مرگیا ہے اسکا بیٹا قتل کردیا گیا ہے حضرت خالدؓ آگے بڑھے اور آزاذبہ کی چھاؤنی کی جگہ غریین اور قصر ابیض کے درمیان اپنا پڑاؤ ڈالا۔ اور اہل حیرہ قلعہ میں پناہ گزین ہو گئے حضرت خالدؓ نے اپنے ایک سوار دستے کو شہر میں گھسنے کا حکم دیا اور اپنے افسروں کو حکم دیا ہر محل کا علیحدہ علیحدہ محاصرہ کرلیا جائے حضرت ضرار بن ازور نے قصر ابیض کا محاصرہ کرلیا۔ اس میں ایاس بن قبیصہ طائی پناہ گزین تھا ضرار بن خطاب نے قصر عدسیین کا محاصرہ کرلیا اس میں عدی بن عدی مقتول موجود تھا ضرار بن مقرن نے قصر بنی مازن کا محاصرہ کرلیا اس میں ابن اکال تھا مثنیٰ نے قصر ابن بقیلہ کا محاصرہ کرلیا اس میں عمرو بن عبد المسیح تھا ان سب کو ایک دن کی مہلت دی کہ اپنا انجام سوچ لو صرف اہل حیرہ نے اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا مسلمانوں نے انپر حملہ کردیا۔

حضرت خالدؓ نے اپنے امراء کو حکم دیا پہلے انکو دعوتِ اسلام دینا جو قبول کرے اس سے جنگ بند کردینا اور جو انکار کرے اسکو ایکدن کی مہلت دینا دیکھو دشمن کو طیار ہونے کا موقعہ نہ دینا ورنہ وہ مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچائینگے اور مسلمانوں کو ان کے خلاف لڑنے کے لئے بھڑکانا ترغیب دینا۔ سب سے پہلے حضرت ضرار نے اپنے محصورین قصر ابیض کو دعوتِ اسلام دی ان سے کہا۔

ان تین باتوں میں سے ایک بات قبول کرلو اسلام قبول کرنا جزیہ دینا اور اطاعت قبول کرنا یا لڑنا۔ انہوں نے لڑنے پر اصرار کیا اور آپس میں کہا انپر (مسلمانوں پر) خزازیف پھینکو حضرت ضرارؓ نے اپنی فوج سے کہا محل سے دُور ہٹ جاؤ تاکہ ہم تیروں کی بارش سے بچ جائیں اور دیکھیں کہ یہ کیا کرتے ہیں تھوڑی دیر گذری تھی کہ محل کا سرا آدمیوں سے بھر گیا جو سب توبرے اٹھائے ہوئے تھے انہوں نے کنکریاں پھینکنا شروع کردیں حضرت ضرارؓ نے حکم دیا انپر تیر برساؤ سب وہاں سے ہٹ گئے اور مسلمانوں نے حملہ کردیا ہر افسر نے اسیطرح کیا دشمن کا خوب قتل عام ہوا اور انہوں نے دروازے کھول لئے اور پکارنا شروع کیا اے اہلِ عرب، ہم نے تمہاری پیش کردہ شرطوں میں سے ایک شرط قبول کرلی اپنی دست درازی بند

کرو لڑائی چھوڑ دو اور ہکو حضرت خالد رضہ کے سامنے پیش کردو۔ ان سبکو ان کی خواہشات کے مطابق حضرت خالد رضہ کے سامنے بھیجدیا گیا۔

حضرت خالد رضی نے ہر محل کے افسر سے علیحدہ علیحدہ تخلیہ کیا سبکو یکجا جمع نہ ہونے دیا ان میں عمرو بن عبد المسیح سب سے زیادہ معمر تھا حضرت خالد رضہ نے اس سے پوچھا تم اپنے زمانہ کا کوئی عجیب واقعہ بتاؤ جو تم نے دیکھا ہو۔ اُسنے کہا میں نے دمشق و حیرہ کے درمیان منظوم بستیاں دیکھیں ان کے درمیان عورت سفر کرتی ہے اور زاد راہ کیلئے اپنے پاس صرف ایک روٹی رکھتی ہے۔ پھر وہ حضرت خالد رضہ کے قریب آیا اُسکے خادم کے ہاتھ میں ایک کیسہ تھا جسمیں زہر تھا حضرت خالد رضہ نے اسکو دیکھ لیا ہاتھ مار کر اسکو پکڑ لیا اور کھولا حضرت خالد رضہ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے اُسنے جوابدیا مجھکو فکر ہوا کہ اگر تم میرے خیالات کے موافق نہ نکلو تو پھر موت میرے لئے اچھی بہ نسبت اس منظر کے جسکو میں اپنی قوم میں داخل ہوتا دیکھوں حضرت خالد رضہ نے فرمایا کوئی شخص اپنے وقت سے پہلے نہیں مرسکتا پھر یہ دعا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ (اللہ کے نام کے ساتھ ایسا اللہ کہ جب اسکا نام لو تو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی) پڑھکر اس زہر کو اپنے منہ میں رکھا لوگوں نے بہتیرا روکا اور چھپٹے کہ آپکو یہ زہر منہ میں ڈالنے سے روکیں کہ آپنے جلدی کی اور زہر کو اپنے منہ میں پھانک لیا تھوڑی دیر آپکو بخار چڑھا پھر آپ خوش و خرم اُٹھ کھڑے ہوئے عبد المسیح نے کہا مسلمانو! جبتک تمہارا عقیدہ ایسا رہیگا تو کامیاب ہوتے چلے جاؤ گے اور ہمیشہ فتحیاب رہو گے اسکے بعد حضرت خالد رضہ نے اُسنے صلح کرلی اور جزیہ قبول کرلیا جو سال بسال ایک لاکھ (دوسری روایت میں دو لاکھ) اور نوے ہزار درہم کی صورت میں مسلمانوں کو ادا کیا جائیگا۔ حضرت خالد رضہ نے معاہدہ میں یہ بھی لکھدیا اگر انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو معاہدہ ہذا کالعدم سمجھا جائیگا یہ معاہدہ ربیع الاول سنہ ۱۲ھ میں لکھا گیا حضرت ابوبکر رضہ صدیق کی وفات کے بعد کافروں کی نیت میں فرق آیا معاہدہ کو پھاڑ کر پھینکدیا اور سرکشی اختیار کی جب حضرت سعد رضہ نے حضرت عمر رضہ کے عہد میں اس علاقہ کو دوبارہ مسخر کیا تو انپر چار لاکھ درہم جزیہ مقرر کیا ہرہ اس کے علاوہ تھے۔ عبد المسیح نے مرثیہ میں اشعار پڑھے جنکے چند شعر یہ ہیں۔

اُتُقْسَمُنَا الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ ... عَلَانِیَةً کَاَیْسَارِ الْجَزُوْرِ

ہمکو معد (قریش) کے قبائل علانیہ ذبح ہونیوالے اونٹوں کو تیروں کیطرح آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔

نُؤَدّی الخَرَاجَ بعدَ خَرَاجِ کِسریٰ وخَرجٌ من قُرَیظَۃَ وَالنَّضِیرُ

ہم کسریٰ کو خراج ادا کرنے کے بعد اب ہم قریظہ و نضیر جیسا خراج ادا کر رہے ہیں۔

کَذَاکَ الدَّھرُ دَولَتُہٗ سِجَالٌ فَیَومٌ مِن مَسَاءَۃٍ اَو سُرُورٍ

اسیطرح زمانے کے حالات بدلتے رہتے ہیں اسکی دولت ایک قسم کا ڈول ہے کبھی برائی سے پر ہوتا ہے

جریر بن عبداللہ خالد بن سعید کے ساتھ جہادِ شام میں نکلے تھے انہوں نے حضرت خالد رضہ سے حضرت ابوبکر رضہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی درخواست کی انہوں نے قبول کی جریر نے حضرت ابوبکر رضہ سے عرض کیا۔ میری قوم کو جو اس وقت متفرق مقامات پر پھیلی ہوئی ہے یکجا جمع کر دیجئے جیسا کہ حضور رضہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر رضہ کو غصہ آیا فرمایا تم ہماری مصروفیتیں دیکھ رہے ہو ہم اس وقت زبردست شیروں (عیسائی اور مجوسی) کے بالمقابل دبے ہوئے ہیں پھر تم ہمکو ایک لایعنی کام میں مصروف کرانا چاہتے ہو جاؤ خالد بن ولید کے پاس اس جہاد میں شامل ہو اور اسکا انجام دیکھو یہ حسب الحکم حیرہ میں حضرت خالد رضہ کے پاس آئے حیرہ کے بعد مہموں میں شامل ہو گئے حضرت قعقاع رضہ بن عمرو نے ایام حیرہ کے متعلق یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

سَقَی اللّٰہُ قَتلٰی بِالفُرَاتِ مُقِیمَۃً وَاُخرٰی بِاَثبَاجِ النِّجَافِ الکَوَانِفِ

اللہ تعالیٰ ان شہیدوں پر رحمت بھیجے جو اسوقت فرات میں مقیم ہیں اور دوسرے ان شہروں پر جو نجف کے علاقہ کے وسط میں قتل ہوئے۔

فَنَحنُ وَطِئنَا بِالکَوَاظِمِ ھُرمُزًا وَبِالثِّنیِ قَرنَی قَارِنٍ بِالجَوَارِفِ

ہمنے کاظم میں ہرمز کے لشکر کو پامال کیا اور ثنی میں قارن کے لشکر کو جسکے دو بازو جرف تک پھیلے ہوئے تھے

وَیَومَ اَحَطنَا بِالقُصُورِ تَتَابَعَت عَلَی الحِیرَۃِ الرَّوحَاءِ اِحدَی المَصَارِفِ

اور جس روز ہمنے حیرہ میں لگاتار اسکے محلات کا احاطہ کیا جو دشمن کی فوجوں کا ایک مصرف تھا

حَطَطنَاھُم مِنھَا وَقَد کَادَ عَرشُھُم یَمِیلُ بِہٖ فِعلُ الجَبَانِ المُخَالِفِ

ہمنے انکو وہاں سے اتارا اور قریب تھا کہ انکا تخت ہل جائے جس طرح بزدل مخالف ہلتا ہے۔

رَمَینَا عَلَیھِم بِالقَبُولِ وَقَد رَأَوا غَبُوقَ المَنَایَا حَولَ تِلکَ المَحَارِفِ

بالآخر ہمنے انکو اپنی شرطیں ماننے پر مجبور کر دیا اور وہ اس علاقہ میں چاروں طرف موت کے پیالے پینے کیلئے دیکھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کو فتح حیرہ کی خوشخبری سنائی تھی

تحریر نمودہ محمد عبداللہ کاتب سکنہ جو یالوالہ
ڈاکخانہ سیکھواں تحصیل شاہدرہ
ضلع شیخوپورہ

اخلاق النبیؐ

اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مفصل بیان درج ہے

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی پوری تشریح ہے ہر مسلمان کے گھر میں

اس کتاب کا ہونا ضروری ہے قیمت چار روپے

اخلاقِ مسلم

اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو کیسے اخلاق رکھنیکا حکمدیا ہے قرن اول کے مسلمان یہی اخلاق رکھکر انتہائی عروج پر پہنچے عجیب کتاب ہے قیمت چار روپے۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن۔ معرفت غلام رسول بک سیلر۔ موہن لال روڈ

لاھور

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

تاریخ اسلام

جلد دوم

اس میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل حالات درج ہیں

مصنفہ

عبدالرحمٰن دہلوی

قیمت ~~~~~~ چار روپے